

حیات و نزول مسیح علیہ السلام
اور
ولادتِ امام مہدی علیہ السلام
(عقیدہ ختم نبوت کے تناظر میں)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

حیات و نزولِ مسیح علیہ السلام

اور

ولادتِ امام مہدی علیہ السلام

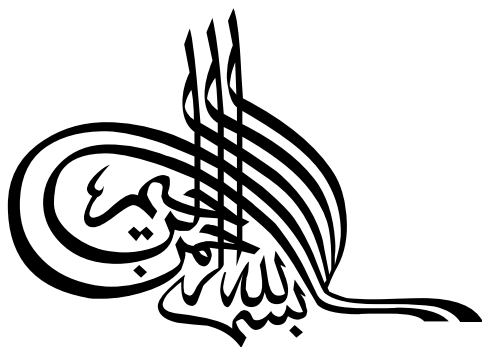
(عقیدہ ختم نبوت کے تناظر میں)

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
وَلَا التَّمَسُّتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهِ
اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدَى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمٍ

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۱-۴ / ۸۰ پی آئی
 وی، مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل
 و ایم / ۴-۹۷۰-۷۳، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ
 کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷-این ۱ / اے ڈی (لابریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست
 ۱۹۸۶ء؛ اور حکومت آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ
 ۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی
 تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : حیات و نزولِ مسیح ﷺ اور ولادتِ امام مہدی ﷺ
(عقیدہ ختم نبوت کے تناظر میں)

تصنیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ترتیب و تخریج : محمد علی قادری

نظر ثانی : ڈاکٹر علی اکبر الازہری

زیرِ اہتمام : فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اشاعتِ اول : ستمبر 2008ء

تعداد : 1,100

قیمت : 120/- روپے

ISBN 978-969-32-0830-6

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

فہرست

صفحہ	عنوانات
۹	پیش لفظ ❁
۱۳	<u>ابتدائیہ</u>
	<u>باب اوّل</u>
۱۷	مسئلہ حیات و مماتِ مسیح علیہ السلام
۲۰	حیاتِ مسیح علیہ السلام سے متعلق قرآنی عقیدہ
۲۶	مमतِ مسیح علیہ السلام سے متعلق قادیانی عقیدہ
۲۷	خلطِ بحث کی قادیانی چال
۲۷	ایک تمثیل سے وضاحت
۲۸	مमतِ مسیح علیہ السلام پر قادیانی استدلال اور اس کا ردّ
۳۰	لفظ مُتَوَفِّیکَ کا معنی و مفہوم
۳۰	(۱) وعدہ پورا کرنا
۳۱	(۲) اجر یا بدلہ پورا دینا

صفحہ	عنوانات
۳۲	(۳) نذر پوری کرنا
۳۲	(۴) ناپ تول پورا کرنا
۳۳	(۵) قبضے میں لے لینا
۳۳	موت اور وفات میں فرق
۳۵	لفظ مُتَوَفِّیْکَ سے ممتِ مسیح کے قادیانی استدلال کا رد
۳۵	سیاق و سباقِ کلام سے لفظ مُتَوَفِّیْکَ کا معنی و مفہوم
۳۹	رَافِعُکَ کی تفسیر
۴۲	آیتِ مُتَوَفِّیْکَ کا صحیح مفہوم
۴۳	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفعِ جسمانی تھا نہ کہ روحانی
۴۴	رفعِ جسمانی قانونِ قدرت کے خلاف نہیں
۴۵	بحث کا ماحصل
	<u>باب دوم</u>
۴۷	مسئلہ نزولِ مسیح علیہ السلام
۵۰	احادیثِ نزولِ مسیح علیہ السلام
۶۰	تصویرِ مسیح احادیث کی روشنی میں

صفحہ	عنوانات
۶۰	۱۔ مسیح ابن مریم علیہما السلام
۶۰	۲۔ مسیح دجال یا مسیح کذاب
	<u>باب سوم</u>
۶۵	مسئلہ ولادتِ امام مہدی علیہ السلام
۶۸	ظہورِ امام مہدی علیہ السلام قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے ہے
۷۰	ظہورِ امام مہدی علیہ السلام امت کا اجماعی عقیدہ ہے
۷۱	ظہورِ امام مہدی علیہ السلام پر ائمہ حدیث کی تصانیف
۷۴	امام مہدی کے مسئلے پر تمام مذاہب اور مکاتب فکر کا اجماع
۷۵	آمدِ امام مہدی علیہ السلام کا حوالہ قرآن حکیم کے تناظر میں
۸۱	سیدنا امام مہدی کی ولادت و حلیہ علیہ السلام
۸۱	ظہورِ امام مہدی علیہ السلام سے قبل کے حالات
۸۴	بیت المقدس کی فتح
۸۵	فتح القسطنطنیہ اور غزوۃ الہند کا پس منظر
۸۷	خاتم سلسلہ ولایتِ امام مہدی علیہ السلام
۹۰	۱۔ حضرت مہدی علیہ السلام امام برحق اور بنو فاطمہ سے ہیں

صفحہ	عنوانات
۹۳	۲۔ امام مہدی علیہ السلام کا دورِ خلافت آئے بغیر قیامت پانہیں ہوگی
۹۷	۳۔ امام مہدی علیہ السلام زمین پر معاشی عدل کا نظام نافذ کریں گے
۱۰۰	۴۔ تمام اولیاء و ابدال امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کریں گے
۱۰۴	۵۔ امام مہدی علیہ السلام خلیفۃ اللہ علی الاطلاق ہوں گے
۱۰۷	۶۔ امام مہدی علیہ السلام کے ذریعے دین کا غلبہ و استحکام
۱۱۱	۷۔ امام مہدی علیہ السلام کے دورِ حکومت میں معاشی خوشحالی ہوگی
۱۱۷	۸۔ امام مہدی علیہ السلام کی ولایت و سلطنت پر انعاماتِ الہیہ کی کثرت
۱۱۹	۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امام مہدی علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا کرنا
۱۲۵	۱۰۔ امام مہدی علیہ السلام کی اطاعت واجب اور تکذیب کفر ہوگی
۱۲۶	۱۱۔ امام آخر الزمان علیہ السلام، مہدی الارض و السماء ہوں گے
۱۳۰	۱۲۔ امام مہدی علیہ السلام روئے زمین پر بارہویں امام اور آخری خلیفۃ اللہ ہوں گے
۱۳۹	ماخذ و مراجع

پیش لفظ

عقیدہ ختم نبوت قرآن و سنت کے دلائل قطعیہ سے صراحت کے ساتھ ثابت ہے۔ ایک سو سے زائد آیات قرآنیہ اور دو سو زائد احادیث نبویہ اس پر دلالت کرتی ہیں۔ صحابہ و تابعین سے لے کر آج کے دن تک امت مسلمہ کے ہر طبقے کا اس پر اجماع رہا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا اور آپ ﷺ کے بعد جو بھی دعویٰ نبوت کرے گا مرتد اور کافر و زندیق ہو جائے گا۔ یہ عقیدہ ہر مسلمان کے ایمان کا جز و لازم ہے اور اس کے لئے وہ اپنی جان بھی قربان کر سکتا ہے۔ اس کا تحفظ نہ صرف امت مسلمہ کے ایمان کی سلامتی کا باعث ہے، بلکہ اس کی بقا کا بھی ضامن ہے۔ اس متفق علیہ عقیدہ سے سرِ مؤخر احراف غارت گریاں ہیں اور اس کا انکار سراسر ضلالت و گمراہی اور کفر و ارتداد کا باعث ہے۔

تاریخ اسلام کے آئینے میں دیکھا جائے تو جاں نثارِ مصطفیٰ ﷺ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ہزاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنی جانیں نچھاور کیں اور جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنوں کی بزورِ شمشیر سرکوبی کی۔ اسی طرح بعد کی صدیوں میں بھی جب کبھی انکارِ نبوت کا فتنہ پیدا ہوا عشاقِ انِ مصطفیٰ ﷺ اس کے خلاف آہنی دیوار بن کر ڈٹ گئے۔ انہوں نے ہر محاذ پر اس عقیدہ کا دفاع کیا۔ ائمہ و علماء نے تحریر و تقریر کے ذریعے جھوٹے مدعیان نبوت کا رد کیا۔

بیسویں صدی کے شروع میں ہندوستان کے ایک قصبہ قادیان میں پیدا ہونے والے شخص مرزا غلام احمد (۱۸۳۵-۱۹۰۸ء) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے ختم نبوت کے قصرِ عالی شان میں نقب زنی کی مذموم کوشش کی۔ مرزا صاحب نے امت مسلمہ کو فکری و

نظریاتی اور اعتقادی حوالے سے تقسیم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی اور نت نئے دعووں کے ذریعے اسلامیان ہند کے ذہنوں کو الجھانے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی۔ موصوف کے مرحلہ وار کئے گئے دعویٰ کی تفصیل خود اس کی اپنی کتب میں موجود ہے۔ انہی دعووں میں سے مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کے دعوے بھی ہیں۔ مرزا صاحب کا اصل دعویٰ تو نبوت ہی کا تھا مگر اس تک رسائی کے لئے انہیں عامۃ الناس کو الجھانے اور ان کے ذہنوں کو پرانگندہ کرنے کے لئے متضاد دعوے کرنے پڑے۔

مرزائے قادیاں نے اپنے دعویٰ مسیحیت کو ثابت کرنے کے لئے حیات مسیح علیہ السلام کا انکار کرتے ہوئے ممت مسیح علیہ السلام کا عقیدہ وضع کیا اور رفع و نزول مسیح علیہ السلام کی اصطلاحات کی اپنی تحریروں میں فاسد تاویلات پیش کر کے کم علم اور ضعیف العقیدہ مسلمانوں کے ذہنوں کو الجھانے کی کوشش کی۔ ان من گھڑت تاویلات کی آڑ میں موصوف خود کو احادیث نزول مسیح علیہ السلام کا مصداق ٹھہرانے لگے اور نزول مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں ہی امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی پیشین گوئی کو پورا کرنے کے لئے خود کو امام مہدی بھی قرار دے دیا۔ مرزا صاحب نے یہ سارا تانا بانا اپنی جھوٹی نبوت کو سچا ثابت کرنے کے لئے تیار کیا۔ مگر اس جھوٹ کو سوائے عقل کے اندھوں کے کسی نے سچ نہ مانا۔ مرزا صاحب کا ہر دعویٰ فریب اور جھوٹ کا پلندہ تھا۔ ان کا مقصد محض دشمنانِ اسلام کے ایجنڈے کی تکمیل تھی۔ آج بھی قادیانی حضرات مرزا صاحب کی روش پر امت مسلمہ کو اصل موضوع سے ہٹا کر دیگر لابیائی اور غیر متعلقہ امثال میں الجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ زیر نظر کتاب اسی حوالے سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کے مختلف مواقع پر دیئے گئے لیکچرز اور دیگر قلمی نگارشات سے مرتب کی گئی ہے۔

حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی ہر تحریر و تقریر عشق رسول ﷺ سے لبریز نظر آتی ہے۔ یہ ان کا عشق رسول ﷺ ہی ہے کہ جب کبھی ناموس رسالت مآب ﷺ کے تحفظ کی بات ہوئی ان کی زبان اور قلم بیک وقت حرکت میں آگئے

اور اپنی مدلل اور پر مغز تحریر اور تقریر کے ذریعے گستاخانِ رسول ﷺ کا ناطقہ بند کر دیا۔ ختم نبوت کے موضوع پر مصنف کی دیگر کتب کے علاوہ ”عقیدہ ختم نبوت“ کے نام سے ضخیم کتاب موجود ہے جس میں عقیدہ ختم نبوت کی حقیقت کو سیکڑوں آیات، احادیث، آثارِ صحابہ، اقوالِ ائمہ اور دیگر نقلی و عقلی دلائل کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔ زیر نظر کتاب موضوع کی اہمیت و افادیت اجاگر کرنے کے لئے الگ شائع کی گئی ہے۔

اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو ان لوگوں کے عقائد کی اصلاح کا ذریعہ بنائے جو اس موضوع کے حوالے سے ذہنی خلفشار کا شکار ہیں اور ہمیں اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کے نعلینِ پاک کے توسل سے دینِ اسلام کے عقائدِ صحیحہ پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ!)

(محمد علی قادری)

سینئر ریسرچ اسکالر

فرید مِلّت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

۱۲ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ، بمطابق ۱۳ ستمبر ۲۰۰۸ء

ابتدائیہ

قادیانی مبلغ حضرات کا وتیرہ یہ ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے مخاطب کی علمی استعداد اور مطالعہ دیکھ کر اس سے گفتگو کرتے ہیں۔ اگر انہیں یہ پتا ہو کہ وہ شخص قادیانیت کے حوالے سے زیادہ معلومات نہیں رکھتا تو اسے حسب ضرورت وہ عبارتیں دکھاتے ہیں جن سے ان کا مقصد پورا ہو جائے اور وہ شخص ان کے جال میں پھنس جائے۔ وہ ختم نبوت کے صحیح معانی پر مشتمل مرزا صاحب کی ابتدائی تحریریں دکھا کر اپنے ایمان کا ڈھنڈورا تو پیٹتے ہیں لیکن وہ عبارتیں سامنے لانے سے گریز کرتے ہیں جن سے مرحلہ وار انحراف کرنے کے بعد مرزا صاحب نے کوئی ابہام نہ رہنے دیا اور نبوت و رسالت کے صریح دعوے کئے۔ اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ مخاطب کو مرزا صاحب کے تمام سابقہ موقف اور مختلف ادوار کی تحریروں کا آڑ اول تا آخر علم ہے تو وہ ختم نبوت کے معانی کی بحث کو نہیں چھیڑتے بلکہ حیات و مماتِ مسیح (ﷺ)، رفع و نزول مسیح (ﷺ) اور آمدِ امام مہدی (ﷺ) جیسے غیر متعلقہ موضوعات زیر بحث لاتے ہیں۔ اس خلطِ مبحث کے دوران وہ اپنے خود ساختہ دلائل سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ (ﷺ) کو آسمان پر زندہ نہیں اٹھایا گیا بلکہ وہ وفات پا چکے ہیں۔ لہذا اب وہ دوبارہ آسمان سے نہیں اتریں گے بلکہ زمین میں ہی پیدا ہوں گے۔ وہ تان اس بات پر توڑتے ہیں کہ احادیث میں جس مسیح کی آمد کی خبر دی گئی ہے اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ وہ قرآنی آیات اور احادیث رسول (ﷺ) کی من مانی تاویلات کے ذریعے مخاطب کے ذہن کو الجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

قادیانی زعماء سے کوئی پوچھے کہ حیات و مماتِ مسیح (ﷺ) کا مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت سے کیا واسطہ؟ بالفرض و الحال اگر حضرت عیسیٰ (ﷺ) کی وفات کو مان بھی لیا

جائے تو کیا اس سے مرزا صاحب کا نبی ہونا ثابت ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں! یہ ایک غیر معقول اور غیر منطقی بات ہے کہ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اس لئے مجھے نبی مان لیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب سطحی قسم کے اخلاق و کردار کے مالک انسان تھے۔ وہ ایک نبی تو کیا ایک اچھا انسان کہلانے کے بھی حقدار نہیں۔ انہوں نے متعدد متضاد دعوے کئے اور ہر دعویٰ پچھلے دعوے سے مختلف نکلا۔ ان کے یہ تمام دعوے مکرو فریب اور جھوٹ پر مبنی ان کی ذہنی متلون مزاجی اور اختراع کا نتیجہ ہیں۔ مرزا صاحب اپنے ان دعوؤں کے ذریعے مسلسل گمراہی کی دلدل میں گرتے چلے گئے یہاں تک کہ نبوت کا، پھر تشریحی نبوت کا اور آخر کار خاتم نبوت ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ بنا بریں مرزا صاحب کافرو مرتد ہو گئے اور ان کو نبی ماننے والے کفر و ارتداد کی تاریک وادی میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔

اس پر طرہ یہ کہ قادیانی مبلغین مرزا صاحب کے بدلتے ہوئے پینتروں، دعویٰ نبوت اور اخلاق و کردار پر گفتگو کرنے کی بجائے امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا بے محل موضوع چھیڑ دیتے ہیں اور طرفہ تماشایہ کہ امام مہدی سے مراد بھی مرزا صاحب ہی کو لیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مسیح موعود اور مہدی منتظر دونوں سے ایک ہی شخصیت یعنی مرزا قادیانی مراد ہے۔ غرض وہ ہر حوالے سے سادہ و کم علم مسلمانوں کو اپنے شگجے میں گھیرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس حصہ میں ہم نے قرآن و حدیث کے صریح ارشادات اور ائمہ اعلام کے اقوال صحیحہ سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھایا گیا اور قرب قیامت کے زمانے میں ان کا دوبارہ نزول ہوگا۔ جیسا کہ اس کی تفصیلات صحیح احادیث میں بیان ہوئی ہیں۔

قرآن و حدیث کے دلائل سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ السلام دو الگ الگ شخصیات ہیں۔ ان میں سے پہلی شخصیت کا قرب قیامت کے زمانہ میں آسمان سے نزول ہوگا جبکہ دوسری شخصیت کی زمین میں ولادت ہوگی۔ مرزا صاحب کا دعویٰ مسیحیت جس کی آڑ میں انہوں نے دعویٰ نبوت کیا

سرے سے باطل اور بے اصل ہے، کیونکہ مرزا صاحب کی ذات پر احادیث میں مذکور علامات میں سے کسی ایک علامت کا بھی اطلاق نہیں ہوتا۔ اسی طرح مرزا صاحب کا دعویٰ مہدیت بھی جھوٹ کا پلندہ ہے، اس میں سرے سے کوئی حقیقت نہیں۔ تاریخی تناظر میں دیکھا جائے تو صرف مرزا صاحب نے ہی نہیں بلکہ ماضی قریب میں اور بھی بہت سے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا جن میں ایک نام محمد علی سوڈانی (۱۸۴۴-۱۸۸۵ء) کا ہے جس نے انیسویں صدی عیسوی میں دعویٰ مہدیت کیا۔ علاوہ ازیں کچھ لوگوں نے ظہورِ امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے بزمِ خویش بے بنیاد دعوے کئے۔ کسی نے کہا کہ ان کا ظہور ہو چکا ہے اور کسی نے کہا کہ وہ آج سے چند سال بعد ظاہر ہوں گے۔ ہم نے آمدِ امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے متعدد احادیث نقل کر دی ہیں جن میں ان کے ظہور کی واضح علامات بہ تفصیل مذکور ہیں۔ لہذا اس میں کسی قسم کا ابہام یا التباس نہیں کہ ان کا ظہور کب اور کیسے ہوگا؟

ان تمام وجوہات کے پیش نظر یہ ضروری سمجھا گیا کہ درج بالا موضوعات کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیا جائے تاکہ قادیانی ہتھکنڈوں کا توڑ ہو سکے۔ مسلمانوں کو قادیانیوں کی فتنہ سازی اور عیاری و مکاری سے ہوشیار اور ان کے بچھائے ہوئے دامِ فریب سے خبردار رہنا چاہیے۔ قادیانیت کی یہ ایک ایسی جہت ہے جس کا ہمہ گیر اور بھرپور مطالعہ ہر صاحبِ فہم کے لئے ناگزیر ہے تاکہ وہ اس فتنے سے خود بھی بچے اور دوسروں کو بھی اس میں مبتلا نہ ہونے دے۔

باب اوّل

مسئلہ حیات و مماتِ مسیح علیہ السلام

یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ مسئلہ حیات و مماتِ مسیح علیہ السلام کا براہِ راست مسئلہ ختمِ نبوت سے کوئی تعلق نہیں اور بفرضِ محال اگر قرآن و سنت کی تصریحات سے حیاتِ مسیح نہ بھی ثابت ہو سکے تب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے میں شک کا ذرہ بھر احتمال نہیں۔ آپ ﷺ ہی سب سے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت کے اجراء کا نہ کوئی امکان ہے اور نہ کوئی جواز، ایسا دعویٰ کرنے والا نصوصِ قرآن و سنت کا صریح منکر اور کافر و کذاب ہے۔

عالمِ اسلام کے جمہور علماء کا روزِ اول سے یہی مسلک رہا ہے اور بحمدِ اللہ آج بھی وہ اس پر قائم ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ رب العزت کے جلیل القدر نبی اور رسول ہیں جو بنی اسرائیل کی اصلاح و ہدایت کے لیے مبعوث کیے گئے۔ ان کی پیدائش بھی معجزے کے طور پر ہوئی اور وہ جسم و روح کے ساتھ آسمان پر زندہ اٹھالیے گئے اور قربِ قیامت کی علامتِ کبریٰ کے طور پر دوبارہ آسمان سے زمین پر اتریں گے۔

یہ بات نفس الامر کے طور پر دلیلِ قطعی ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیاتِ قرآن حکیم سے ثابت ہے اور اس کی توضیح و تائید میں احادیث متواتر کا ایک ذخیرہ موجود ہے۔ حیاتِ مسیح کی تائید و حمایت میں علمائے حق نے آیاتِ قرآنی اور احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں اپنا نقطہ نظر اتنے پر زور استدلال سے پیش کیا ہے کہ قادیانی مبلغ اس کا سامنا کرنے کی جرات نہیں کرتے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے نظریہ وفاتِ مسیح کے کئی پہلو زیر بحث لائے جاسکتے ہیں مگر طوالت سے بچنے کے لیے ہم صرف اتنا کہنے پر اکتفا کریں گے کہ مرزا صاحب کا

موقف اس مسئلے پر متضاد نظریات پر مبنی ہے۔ اپنے دورِ اول میں وہ حیات و نزول مسیح علیہ السلام کے قائل تھے اور اس پر ان کی تحریریں شاہد ہیں۔ اس سلسلے میں ’براہین احمدیہ (ص: ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۵)“ اور ”روحانی خزائن (ص: ۵۷، ۵۸)“ کا مطالعہ قارئین کے لیے چشم کشا ہوگا۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ مرزا نے قرآن حکیم اور کتبِ حدیث میں بیان کردہ اس نظریے کی صحت کا اعتراف کیا ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

”واضح ہو کہ اس امر سے دنیا میں کسی کو انکار نہیں کہ احادیث میں مسیح موعود کی کھلی کھلی پیشگوئی موجود ہے بلکہ قریباً تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے جس کا نام عیسیٰ بن مریم ہوگا اور یہ پیشین گوئی بخاری، مسلم اور ترمذی وغیرہ کتبِ حدیث میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے جو کہ ایک منصف مزاج کی تسلی کے لیے کافی ہے اور بالضرورت اس قدر مشترک پر ایمان لانا پڑتا ہے کہ ایک مسیح موعود آنے والا ہے۔“ (۱)

حیاتِ مسیح علیہ السلام سے متعلق قرآنی عقیدہ

سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام اللہ رب العزت کے وہ جلیل القدر نبی اور رسول ہیں جو حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثتِ مبارکہ سے پونے چھ سو سال قبل قومِ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کیے گئے، جب یہودیوں نے انہیں صلیب پر لٹکانے اور قتل کرنے کا دردہ منصوبہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے منصوبے اور سازش کو اس طرح ناکام بنا دیا کہ اپنی قدرتِ کاملہ سے انہیں زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سخت دشمن اور آپ کے منصوبہ قتل میں شامل ایک یہودی کی صورت کو بدل کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت جیسا کر دیا۔ آپ علیہ السلام کے دشمن یہودیوں نے آپ علیہ السلام کے شبہ میں اسے پکڑا اور سولی پر چڑھا دیا۔ اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ صرف یہ کہ مصلوب ہونے سے

(۱) غلام احمد قادیانی، شہادۃ القرآن: ۴، مندرجہ روحانی خزائن، ۶: ۲۹۸

بچ گئے بلکہ بطور معجزہ زندہ آسمان پر اٹھا لیے گئے۔

احادیث میں موجود حضور نبی اکرم ﷺ کی پیشین گوئیوں کے مطابق قرب قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ اس حال میں زندہ زمین پر تشریف لائیں گے کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے۔ نماز فجر کے وقت دمشق کی مشرقی جانب جامع مسجد میں آپ کا نزول ہوگا، دجال کا قتل آپ کے ہاتھوں ہوگا، آپ کی شادی اور اولاد ہوگی بالآخر ”كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ“ کے تحت آپ کا طبعی وصال ہوگا اور تاجدار کائنات حضور نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں گنبد خضریٰ کے اندر آپ کو دفن کیا جائے گا۔ امت مسلمہ کا اجماعی اور متفق علیہ عقیدہ قرآن اور حدیث کے مطابق یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طبعی وفات نہیں ہوئی اور وہ آسمان سے زندہ زمین پر اتریں گے۔ ذیل میں آیات مبارکہ کی روشنی میں حیات مسیح کا عقیدہ بیان کیا جاتا ہے:

۱۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ
الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَأَشْهَدُ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝ رَبَّنَا
آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَمَكْرُوهًا
وَمَكْرَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَكْرِيْنَ ۝ (۱)

”پھر جب عیسیٰ (علیہ السلام) نے ان کا کفر محسوس کیا تو اس نے کہا: اللہ کی طرف کون لوگ میرے مددگار ہیں؟ تو اس کے مخلص ساتھیوں نے عرض کیا: ہم اللہ (کے دین) کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور آپ گواہ رہیں کہ ہم یقیناً مسلمان ہیں ۝ اے ہمارے رب! ہم اس کتاب پر ایمان لائے جو تو نے نازل فرمائی اور ہم نے اس رسول کی اتباع کی سو ہمیں (حق کی) گواہی

(۱) آل عمران، ۵۲: ۳-۵۴

دینے والوں کے ساتھ لکھ لے ۵ پھر (یہودی) کافروں نے (عیسیٰ علیہ السلام) کے قتل کے لیے) خفیہ سازش کی اور اللہ نے (عیسیٰ علیہ السلام) کو بچانے کے لیے) مخفی تدبیر فرمائی، اور اللہ سب سے بہتر مخفی تدبیر فرمانے والا ہے ۵“

اس آیت کی تفسیر میں امام فخر الدین رازیؒ بیان کرتے ہیں:

أما مكرهم بعيسى عليه السلام فهو أنهم هموا بقتله وأما مكر الله تعالى بهم ففيه وجوه الأول مكر الله تعالى بهم هو أنه رفع عيسى عليه السلام إلى السماء وذلك أن ملك اليهود أراد قتل عيسى عليه السلام وكان جبريل عليه السلام لا يفارقه ساعة وهو معنى قوله ﴿وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ﴾^(۱) فلما أرادوا ذلك أمره جبريل عليه السلام أن يدخل بيتا فيه روزنة فلما دخلوا البيت أخرجه جبريل عليه السلام من تلك الروزنة وكان قد ألقى شبهه على غيره فأخذ وصلب ففترق الحاضرون ثلاث فرق، فرقة قالت: كان الله فينا فذهب وأخرى قالت: كان ابن الله، والأخرى قالت: كان عبد الله ورسوله، فأكرمه بأن رفعه إلى السماء وصار لكل فرقة جمع فظهرت الكافرتان على الفرقة المؤمنة إلى أن بعث الله تعالى محمدا ﷺ وفي الجملة فالمراد من مكر الله بهم أن رفعه إلى السماء وما مكهم من إيصال الشر.^(۲)

”پس یہود کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مکر یہ تھا کہ انہوں نے ان کو دھوکے سے قتل کرنے کا ارادہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اس مکر کی جو تدبیر فرمائی اس کی

(۱) البقرة، ۲: ۲۵۳

(۲) رازی، التفسیر الکبیر، ۸: ۵۸

کئی صورتیں ہیں: ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا اور یہ اس طرح ہوا کہ یہود کے ایک بادشاہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا جبکہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک لمحہ بھی جدا نہیں ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس فرمان - ﴿اور ہم نے پاکیزہ روح کے ذریعے اس کی مدد فرمائی﴾ - کا یہی مطلب ہے۔ پس جب یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ان کو ایک مکان میں داخل ہونے کا کہا۔ اس مکان میں ایک روشن دان تھا، جب وہ اس مکان میں داخل ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس روشن دان سے نکال لیا اور آپ کی شبیہ ایک اور شخص پر ڈال دی۔ پس یہود نے اسے پکڑا اور اسے (عیسیٰ سمجھ کر) صلیب پر لٹکا دیا۔ پس اس پر وہاں پر موجود لوگوں کے تین گروہ بن گئے۔ ایک نے کہا کہ ہمارے درمیان (معاذ اللہ) خدا تھا، دوسرے نے کہا: (معاذ اللہ) وہ خدا کا بیٹا تھا، تیسرے نے کہا: وہ اللہ کے بندے اور رسول تھے۔ پس پہلے دونوں گروہ باطلہ تیسرے مومن گروہ پر غالب آ گئے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو معبوث فرمایا۔ المختصر یہود کے ساتھ اللہ کے مکر کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا اور یہود کو حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ دھوکہ دہی سے باز رکھا۔“

امام ابن کثیرؒ مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

فَلَمَّا أَحَاطُوا بِمَنْزِلَةِ وَظَنُوا أَنَّهُمْ قَدْ ظَفَرُوا بِهِ نَجَاهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ بَيْنِهِمْ وَرَفَعَهُ مِنْ رُوزْنَةِ ذَلِكَ الْبَيْتِ إِلَى السَّمَاءِ وَأَلْقَى اللَّهُ شَبْهَهُ عَلَى رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ عِنْدَهُ فِي الْمَنْزِلِ فَلَمَّا دَخَلَ أُولَئِكَ أَعْتَقَدُوهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ عَيْسَى فَأَخَذُوهُ وَأَهَانُوا وَصَلَبُوا وَوَضَعُوا عَلَى رَأْسِهِ الشُّوْكَ وَكَانَ هَذَا مِنْ مَكْرِ اللَّهِ بِهِمْ فَإِنَّهُ نَجَّى نَبِيَّهِ وَرَفَعَهُ مِنْ

بین اظہرہم۔^(۱)

”جب یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکان کو گھیر لیا اور گمان کر لیا کہ وہ آپ پر غالب آ گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان سے آپ کو نکال لیا اور اس مکان کی کھڑکی سے آسمان پر اٹھا لیا اور آپ کی شبابت اس شخص پر ڈال دی جو اس مکان میں آپ کے پاس تھا۔ سو جب وہ اندر گئے تو اس کو رات کے اندھیرے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام خیال کیا۔ پس اسے پکڑا اور سولی پر لٹکا دیا اور اس کے سر پر کانٹے رکھ دیئے۔ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہی تدبیر فرمائی کہ اپنے نبی کو بچا لیا اور اسے ان کے درمیان سے اٹھا لیا اور ان کو ان کی گمراہی میں حیران چھوڑ دیا۔“

۲۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّىْكَ وَارْفَعُكَ اِلٰى مُطَهَّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَمَةِ ثُمَّ اِلٰى مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِیْمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ (۲)

”جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ! بے شک میں تمہیں پوری عمر تک پہنچانے والا ہوں اور تمہیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھانے والا ہوں اور تمہیں کافروں سے نجات دلانے والا ہوں اور تمہارے پیروکاروں کو (ان) کافروں پر قیامت تک برتری دینے والا ہوں، پھر تمہیں میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے سو جن باتوں میں تم جھگڑتے تھے میں تمہارے درمیان ان کا فیصلہ کر دوں گا۔“

(۱) ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۱: ۳۶۶

(۲) آل عمران، ۳: ۵۵

اس آیت کی تفسیر میں امام فخر الدین رازیؒ بیان فرماتے ہیں:

معنی قوله: إِنِّي مُتَوَفِّيكَ أَي مَتَمِّمَ عَمْرِكَ فَحِينَئِذٍ أَتُوفَّاكَ فَلَا أَتْرَكُهُمْ حَتَّى يَقْتُلُوكَ بَل أَنَا رَافِعُكَ إِلَى سَمَائِي وَمُقَرِّبُكَ بِمَلَائِكَتِي وَأُصَوِّنُكَ عَنِ أَنْ يَتِمَكَّنُوا مِنْ قَتْلِكَ وَهَذَا تَأْوِيلُ حَسَنٍ. (۱)

”اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: (اِنِّی مُتَوَفِّیْکَ) کا معنی یہ ہے کہ (اے عیسیٰ!) میں تیری عمر پوری کروں گا اور پھر تجھے وفات دوں گا۔ پس میں ان یہود کو تیرے قتل کے لیے نہیں چھوڑوں گا بلکہ میں تجھے آسمان اور ملائکہ کے مسکن کی طرف اٹھا لوں گا اور تجھ کو ان کے قابو میں آنے سے بچا لوں گا اور یہ اس آیت کی نہایت احسن تفسیر ہے۔“

۳۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝ بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (۲)

”اور ان کے اس کہنے (یعنی فخریہ دعویٰ) کی وجہ سے (بھی) کہ ہم نے اللہ کے رسول، مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو قتل کر ڈالا ہے، حالانکہ انہوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ انہیں سولی چڑھایا مگر (ہوا یہ کہ) ان کے لیے (کسی کو عیسیٰ علیہ السلام کا) ہم شکل بنا دیا گیا، اور بے شک جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کر

(۱) رازی، التفسیر الکبیر، ۸: ۶۰

(۲) النساء، ۳: ۱۵۷، ۱۵۸

رہے ہیں وہ یقیناً اس (قتل کے حوالے) سے شک میں پڑے ہوئے ہیں، انہیں (حقیقتِ حال کا) کچھ بھی علم نہیں مگر یہ کہ گمان کی پیروی (کر رہے ہیں)، اور انہوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھالیا، اور اللہ غالبِ حکمت والا ہے۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر اعلان فرما دیا ہے کہ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف زندہ اٹھالیا۔ اس آیت کے بعد کسی تاویل و تفسیر کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

مہماتِ مسیح علیہ السلام سے متعلق قادیانی عقیدہ

مرزا غلام احمد قادیانی نے چونکہ اپنے دعویٰ نبوت کے ابتدائی مراحل میں دعویٰ مسیحیت کیا تھا، اس لیے انہوں نے مہماتِ مسیح کا عقیدہ گھڑا چنانچہ قادیانیوں کے نزدیک یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تختہ صلیب پر لٹکا دیا اور وہ آپ کو مردہ سمجھ کر بھاگ گئے۔ آپ غشی کی حالت میں بیدار ہو کر براستہ افغانستان کشمیر آ گئے جہاں سری نگر میں ایک سو پچیس سال کی عمر کو پہنچ کر فوت ہو گئے۔ وہاں پر ”محلہ خان یار“ میں آپ کو دفن کیا گیا۔ اس لیے کشمیر میں ایک مقام کو آپ کے مزار سے منسوب کیا جاتا ہے۔ ان کے مطابق سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے رفع درجات اور رفع روحانی کا مقام عطا کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قادیانیوں کا یہ خود ساختہ عقیدہ ہے جس کا ثبوت نہ قرآن و سنت سے ملتا ہے اور نہ ہی تاریخی شواہد سے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے تبعین اور مبلغین کا وطیرہ یہ ہے کہ وہ مسلمانوں سے اصل مسئلہ یعنی مرزا کے جھوٹے دعویٰ نبوت پر گفتگو کرنے کی بجائے انہیں مہماتِ مسیح علیہ السلام کے خود ساختہ تصور میں الجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ وہ فوت ہو گئے، اور اگر زندہ ہیں تو ان کے رفع سماوی کو رفع جسمانی کی بجائے رفع روحانی سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک مہدی عیسیٰ ایک ہی ذات کے دو نام ہیں۔

خلطِ مبحث کی قادیانی چال

حقیقت میں ان سب باتوں کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات سے ہے نہ کہ مرزا قادیانی کی نبوت سے۔ بلکہ وہ موضوع ہی الگ ہے۔ اصل موضوع تو مرزا صاحب کا جھوٹا دعویٰ نبوت ان کے کفریہ عقائد، جھوٹی پیشین گوئیاں اور ان کے سیرت و کردار کے بارے میں حقیقت پسندانہ تجزیہ ہے، مگر جب قادیانیوں سے اس موضوع پر گفتگو کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ اس سے میلوں دور بھاگتے ہیں۔ یہ منطق عقل و فہم سے ماوراء ہے کہ کوئی شخص کسی کو نبی مانے مگر اس کے اسوہ اور سیرت و کردار پر گفتگو کی جائے تو وہ اس کو چھپانے لگے اور اگر کوئی زیادہ اصرار کرے تو مشتعل اور سیخ پا ہو جائے۔

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے پیروکار اصل موضوع پر گفتگو کرنے کی بجائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و ممات کو موضوعِ بحث کیوں بناتے ہیں جس کا فی الواقعہ اصل موضوع سے کوئی تعلق ہی نہیں؟ اس کا سیدھا سا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کی سیرت و کردار کے حوالے سے جو انٹ نقوش تاریخ کے اوراق پر ثبت ہیں، ان پر خلطِ مبحث سے پردہ ڈالنا قادیانیوں کا شیوہ بن چکا ہے جو دراصل مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد سے توجہ ہٹانے کی ناکام کوشش ہے۔ مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کی بجائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و وفات کے بارے میں غیر متعلقہ بحث شروع کر کے وہ اپنے مخاطبین و سامعین کے دل میں تشکیک و التباس پیدا کرنے اور انہیں اس امر پر قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں، وہ دوبارہ آسمان سے زندہ نہیں اتریں گے اور وہ احادیث رسول ﷺ جن میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ نزول کا ذکر ہے ان سے وہ مرزا غلام احمد قادیانی مراد لیتے ہیں۔

ایک تمثیل سے وضاحت

یہاں اتمامِ حجت کے لیے ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ اور دلیل کے

کھوکھلے پن کو ایک تمثیل سے واضح کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں سید جمال الدین افغانی ہوں۔ دوسرا آدمی اس سے دعویٰ کا ثبوت مانگتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنا جمال الدین افغانی ہونا ثابت کرے مگر بجائے وہ اپنا جمال الدین افغانی ہونا ثابت کرنے کے وہ سائل کو اس بحث میں الجھا دیتا ہے اور اپنا زور استدلال اس پر صرف کرنے لگتا ہے کہ جمال الدین افغانی زندہ ہے یا مر گیا ہے حالانکہ جمال الدین افغانی کے مرنے اور زندہ رہنے سے مدعی کا جمال الدین افغانی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اس تمثیل سے قطع نظر حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آج سے دو ہزار سال قبل زمین پر حیات ظاہری میں موجود تھے اور آج بھی زندہ آسمان پر موجود ہیں اور الحمد للہ ہمارا یہ عقیدہ قرآن و سنت کے قطعی دلائل سے ثابت ہے اس کا مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اگر کوئی خود ساختہ دلائل سے معاذ اللہ ان کی ممت ثابت بھی کر دے تو دونوں حالتوں کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہی ہے۔ وہ زندہ اُتریں گے یا دوبارہ پیدا ہوں گے۔ اسے تو حضور نبی اکرم ﷺ کی بیان کردہ احادیث کی روشنی میں پرکھا جائے گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مسیح موعود ہونا قرآن و حدیث کے کس فرمان سے ثابت ہے؟ اصل مسئلہ حیات و وفات مسیح کا نہیں بلکہ مرزا کا دعویٰ نبوت ہے۔ پس مسلمانوں سے جب بھی کوئی قادیانی مبلغ حیات و ممت مسیح کی بحث چھیڑے تو اس موضوع پر گفتگو کی بجائے اصل موضوع یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کے رد کی طرف پلٹنا چاہیے۔ اس اصولی موقف کے بعد ہم قادیانیوں کے دعویٰ ممت مسیح پر ان کے بے بنیاد استدلال کو تفصیل سے واضح کر کے اس کا بطلان کریں گے۔

ممت مسیح علیہ السلام پر قادیانی استدلال اور اس کا رد

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر قادیانی درج ذیل آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہیں:

إِذْ قَالَ اللَّهُ يٰعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ارْفَعْكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ
الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ
الْقِيَمَةِ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ مَرْجِعِكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ
تَخْتَلِفُونَ ۝ (۱)

”جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ! بے شک میں تمہیں پوری عمر تک پہنچانے والا
ہوں اور تمہیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھانے والا ہوں اور تمہیں کافروں سے
نجات دلانے والا ہوں اور تمہارے پیروکاروں کو (ان) کافروں پر قیامت تک
برتری دینے والا ہوں، پھر تمہیں میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے سو جن باتوں
میں تم جھگڑتے تھے میں تمہارے درمیان ان کا فیصلہ کر دوں گا“

مذکورہ آیتِ کریمہ میں قادیانیوں کے باطل استدلال کا محل دو الفاظ
”مُتَوَفِّيكَ“ اور ”رَافِعُكَ“ ہیں۔ انہی دو الفاظ سے وہ اپنی من مانی تاویلات کے
ذریعے مماتِ مسیح کا عقیدہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ لفظ ”مُتَوَفِّيكَ“
سے وفات مراد لے کر وہ یہ استدلال کرتے ہیں کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ عیسیٰ
میں تجھے وفات دینے والا اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ اب یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ
جس بات کا اظہار فرمائے اس کو پورا نہ کرے یعنی وفات نہ دے نیز لفظ ”رَافِعُكَ“ کی
وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح کو آسمان پر اٹھالیا نہ کہ
جسم کو چنانچہ آپ کا رفعِ سماوی اُن کے نزدیک رفعِ روحانی ہے نہ کہ جسمانی۔ قادیانیوں
کے اس تصور کو رد کرنے سے پہلے قرآن مجید کی روشنی میں ہم لفظ ”مُتَوَفِّيكَ“ کا معنی و
مفہوم متعین کریں گے۔

لفظ مُتَوَفِّیْکَ کا معنی و مفہوم

لفظ مُتَوَفِّیْ وَفَّی، یَفِّی، وَفَاءً سے مشتق ہے، جس کا معنی ہے پورا دینا یا پورا کرنا۔ قرآن حکیم میں یہ لفظ مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے مثلاً:

- ۱۔ وعدہ پورا کرنا
- ۲۔ اجر یا بدلہ پورا دینا
- ۳۔ عمر پوری کرنا
- ۴۔ قبضے میں لے لینا
- ۵۔ نذر پوری کرنا
- ۶۔ ناپ تول پورا کرنا

چنانچہ ”وفاء یا وفاة“ کا حقیقی معنی موت نہیں ہے بلکہ پورا کرنا ہے۔ کسی کی موت کو بطور مجاز وفات اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ موت آنے پر اس کی عمر پوری ہو چکی ہوتی ہے۔ اب ہم مذکورہ بالا معانی پر بطور دلیل قرآنی آیات پیش کریں گے۔

(۱) وعدہ پورا کرنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ. (۱)

”اے ایمان والو! (اپنے) عہد پورے کرو۔“

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا (۲)

(۱) المائدہ، ۵: ۱

(۲) الإسراء، ۱۷: ۳۴

”اور وعدہ پورا کیا کرو، بے شک وعدہ کی ضرور پوچھ کچھ ہوگی“

مذکورہ بالا دونوں آیات میں اَوْفُوا - جو لفظ وفاء ہی سے مشتق ہے - کا معنی پورا کرو دیا گیا ہے۔

(۲) اجر یا بدلہ پورا دینا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۱۔ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ^(۱)

”پھر ہر شخص کو جو کچھ عمل اس نے کیا ہے اس کی پوری پوری جزا دی جائے گی اور ان پر ظلم نہیں ہوگا“

۲۔ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ^(۲)

”اور جس جان نے جو کچھ بھی (اعمال میں سے) کمایا ہوگا اسے اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا“

۳۔ وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ^(۳)

”اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو (اللہ تعالیٰ) اُن کو پورا پورا اجر دے گا۔“

۴۔ وَإِنَّمَا تُوَفَّقُونَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ^(۴)

”اور بے شک قیامت کے دن تمہیں پورا پورا اجر دیا جائے گا۔“

(۱) البقرہ، ۲: ۲۸۱

(۲) آل عمران، ۳: ۲۵

(۳) آل عمران، ۳: ۵۷

(۴) آل عمران، ۳: ۱۸۵

۵۔ اِنَّمَا يُوفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (۱)

”بلاشبہ صبر کرنے والوں کو اُن کا اجر بے حساب انداز سے پورا دیا جائے گا“

مذکورہ بالا تمام آیات میں وارد ہونے والے الفاظ تَوْفُّونَ، وَفَّيْتُ، يُوفَّى لفظ وفاء سے مشتق ہیں اور پورا کرنا، پورا ہونا کے معنی دے رہے ہیں۔

(۳) نذر پوری کرنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يُوفُّونَ بِالنَّذْرِ. (۲)

”(یہ بندگانِ خاص وہ ہیں) جو (اپنی) نذریں پوری کرتے ہیں۔“

اس آیت کریمہ میں بھی لفظ وفاء کا مشتق ”يُوفُّونَ“ پورا کرنا کے معنی میں آیا ہے۔

(۴) ناپ تول پورا کرنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ. (۳)

”اور ناپ تول انصاف کے ساتھ پورا پورا کیا کرو۔“

اس آیت کریمہ میں بھی لفظ أَوْفُوا - جو وفاء سے مشتق ہے - پورا کرنا کے معنی میں آیا ہے۔

(۱) الزمر، ۳۹: ۱۰

(۲) الدھر، ۷۶: ۷

(۳) الانعام، ۶: ۱۵۲

(۵) قبضے میں لے لینا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۱۔ وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى. (۱)

”اور وہی تو ہے جو تمہیں رات کو قبضہ میں لیے لیتا ہے (تم پر نیند طاری ہو جاتی ہے) اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس کو وہ جانتا ہے پھر تم کو (نیند سے) دن میں اٹھا دیتا ہے۔ (چلاتا پھراتا ہے) تاکہ معینہ وقت پورا ہو۔“

۲۔ اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلَ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى. (۲)

”اللہ ہی جانوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور ان (جانوں) کو بھی جن پر موت طاری نہیں ہوئی، نیند کے وقت کھینچ لیتا ہے۔ پھر ان (جانوں) کو روک لیتا ہے جن پر موت کا حکم صادر کر چکا ہو اور دوسری (جانوں) کو ایک وقت معین تک چھوڑ دیتا ہے۔“

ان آیتِ کریمہ میں بھی ”وفاء“ سے مشتق لفظ ”یتوفی“ کے معنی موت نہیں بلکہ قبضہ میں لے لینا کے ہیں۔

موت اور وفات میں فرق

مذکورہ آیتِ کریمہ میں معلوم ہوا کہ موت اور وفات دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ ”يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ“ میں وفات تو ہے مگر موت نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نیند کی حالت میں روح

(۱) الانعام، ۶: ۶۰

(۲) الزمر، ۳۹: ۴۲

کو اپنے قبضہ میں لے لیتے ہیں۔ مگر پھر بیداری کے وقت لوٹا دیتے ہیں جبکہ موت میں روح قبضے میں تو لے لی جاتی ہے مگر اسے لوٹایا نہیں جاتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ موت کا وقت آنا الگ چیز ہے اور روح کا قبضہ میں آنا اور وفات پانا ایک الگ چیز ہے۔ پس معلوم ہوا کہ عمر کا پورا ہونا، روح کا قبضے میں لے لینا، قبضے سے واپس لوٹا دینا اور موت کا وقت آنا یا نہ آنا یہ سب جدا جدا حقیقتیں ہیں۔ اپنے قبضہ میں لے لینا یہ بھی وفات کا معنی ہے اور عرصہ حیات پورا کرنا یہ بھی وفات کا معنی ہے۔ جب قرآن مجید سے وفات کا معنی عمر پوری کرنا اور قبضہ میں لے لینا ثابت ہے تو اب لغت میں اس لفظ سے موت کے معنی تلاش کرنا نص قرآنی کو بگاڑنے کے مترادف ہے۔ پس اس آیتِ کریمہ میں ”مُتَوَفِّیْكَ“ کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔

۱۔ اے عیسیٰ علیہ السلام! میں تیرا عرصہ حیات پورا کرنے والا ہوں خواہ یہ یہودی جتنے بھی منصوبے بنائیں ان کے باعث تیری موت واقع نہیں ہوگی بلکہ ”وَرَأْفَعُكَ اِلٰی“ میں اپنی قدرتِ کاملہ سے تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا۔

۲۔ دوسرا معنی یہ ہوگا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام! میں تجھے اپنے قبضہ قدرت اور حفاظت میں لے لوں گا وہ اس طرح کہ ”وَرَأْفَعُكَ اِلٰی“ تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا۔ یہ جتنی بھی تجھے صلیب پر چڑھانے کی سازشیں تیار کرتے پھریں ناکام و نامراد ہوں گے۔

چنانچہ ثابت ہوا کہ ”مُتَوَفِّیْكَ“ میں وفات بمعنی موت نہیں اور جب وفات موت نہیں تو ”وَرَأْفَعُكَ“ سے مراد رفع روح اور رفع درجات نہیں بلکہ اس سے مراد کسی زندہ شخصیت کو معجزۂ جسمانی طور پر اُپر اٹھا لینا ہے، بصورت دیگر لفظ ”مُتَوَفِّیْكَ“ میں اگر وفات بمعنی موت بھی (بطور مجاز) مراد لے لیا جائے، جس طرح قادیوں کا موقوف ہے تو اس سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اس صورت میں ”اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ“ کا معنی یہ ہوگا کہ اے عیسیٰ! بے شک میں موت دینے والا ہوں اور تجھے میں جب چاہوں گا موت دوں گا۔ یہ تجھے قتل کرنے کے چاہے جتنے منصوبے اور

سازشیں تیار کریں وہ تجھے موت نہیں دے سکتے۔

لفظ مُتَوَفِّیْکَ سے مماتِ مسیح کے قادیانی استدلال کا رد

مذکورہ قرآنی آیات سے ہم یہ ثابت کر چکے کہ وفات کا حقیقی معنی موت نہیں بلکہ پورا پورا اجر یا بدلہ دینا ہے جبکہ مجازی طور پر لوگ وفات کو موت کے ہم معنی کرتے ہیں۔ اصولی بات تو یہ ہے کہ اگر ایک لفظ کا ایک حقیقی معنی ہو اور دوسرا مجازی تو حقیقی معنی کو مجازی معنی پر ترجیح دی جائے گی۔ ہاں اگر کوئی ایسا قرینہ پایا جائے جس کی وجہ سے حقیقی معنی مراد لینا معذور اور مشکل ہو تو پھر مجازی معنی مراد لیا جاسکتا ہے مگر اس مقام پر ”مُتَوَفِّیْکَ“ میں ایسا کوئی قرینہ نہیں پایا جاتا جس کی وجہ سے حقیقی معنی معذور ہو اس لیے یہاں پر مجازی معنی مراد نہیں لیا جائے گا۔ اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ لفظ ”مُتَوَفِّیْکَ“ سے مماتِ مسیح ثابت نہیں ہوتی چنانچہ شارح اسلام حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ عِيسَى لَمْ يَمُتْ وَإِنَّهُ رَاجِعٌ إِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ^(۱)

”بے شک عیسیٰ علیہ السلام پر موت واقع نہیں ہوئی اور وہ تمہاری طرف قیامت پناہ ہونے سے پہلے دوبارہ آئیں گے۔“

سیاق و سباقِ کلام سے لفظ مُتَوَفِّیْکَ کا معنی و مفہوم

قرآن مجید کے کسی مقام کو اس وقت تک سمجھنا مشکل ہے جب تک اس کے سیاق و سباق کو نہ دیکھا جائے۔ سو لفظ ”مُتَوَفِّیْکَ“ کا معنی و مفہوم سمجھنے کے لیے سورہ آل عمران کی آیت: ۵۲ سے لے کر آیت: ۵۵ تک کا پورا مضمون اپنے مفہوم کے اعتبار سے دیکھنا ہو گا۔

چنانچہ آیت نمبر ۵۲ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(۱) قرطبی، الجامع لأحكام القرآن، ۳: ۲۰۲

فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَى مِنْهُمْ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ
الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَ أَشْهَدُ بِأَنَّكَ مُسْلِمُونَ^(۱)

”پھر جب عیسیٰ (علیہ السلام) نے ان کا کفر محسوس کیا تو اس نے کہا: اللہ کی طرف کون لوگ میرے مددگار ہیں؟ تو اس کے مخلص ساتھیوں نے عرض کیا: ہم اللہ (کے دین) کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور آپ گواہ رہیں کہ ہم یقیناً مسلمان ہیں۔“

مذکورہ آیت کریمہ میں دو جملے قابل غور ہیں:

- ۱۔ فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَى مِنْهُمْ الْكُفْرَ.....جب عیسیٰ (علیہ السلام) نے ان کا کفر محسوس کیا۔
- ۲۔ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ.....آپ نے کہا: اللہ کی طرف کون لوگ میرے مددگار ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ مضمون کس پس منظر کی طرف اشارہ کر رہا ہے اور ان یہودیوں نے کیا کفر کیا تھا؟ اور آپ نے اپنے ساتھیوں سے کیوں مدد طلب کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ان یہودیوں کا کفر دراصل یہ تھا کہ وہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کرنے کے درپے تھے اور آپ کو مصلوب کرنے کے ناپاک عزائم رکھتے تھے۔ اس سلسلے میں انہوں نے منصوبہ قتل بھی تیار کر رکھا تھا۔ آپ کو جب اُن کے ناپاک عزائم کا علم ہوا اور اُن کا منصوبہ قتل جان کر آپ نے اپنے حواریوں سے پوچھا کہ آج تم میں سے کون ہے جو اللہ کے لیے میری مدد کرنے والا ہو۔ اس پس منظر کی وضاحت میں یہودیوں کی ناکامی کا ذکر سورۃ النساء میں یوں آیا ہے:

وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ^(۲)

(۱) آل عمران، ۳: ۵۲

(۲) النساء، ۴: ۱۵۷

”اور نہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور نہ سولی دی۔“

اس جگہ لفظ قتل سے وضاحت ہو گئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس نوعیت کی مدد طلب کی وہ قتل کے خلاف تھی۔ پس ثابت ہو گیا کہ یہودیوں کا کفر دراصل منصوبہ قتل تھا چنانچہ قرآن نے اُن کے اِس منصوبے کے خلاف اپنے منصوبے کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَمَكْرُؤًا وَّمَكْرَ اللَّهِ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ۝ (۱)

”پھر (عیسیٰ علیہ السلام) کے قتل کے لیے (انہوں نے خفیہ تدبیریں کیں اور اللہ نے بھی (عیسیٰ علیہ السلام) کو بچانے کی) خفیہ تدبیریں کیں۔ (یعنی کفار کی تدبیر کا رد کیا) اور اللہ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر خفیہ تدبیر کرنے والا ہے۔“

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں بیان فرمائیں:

- ۱۔ یہود کا مکر کرنا۔
- ۲۔ اللہ تعالیٰ کا اُن کے مکر کے خلاف تدبیر فرمانا۔
- ۳۔ اللہ تعالیٰ کا بہتر تدبیر فرمانے والا ہونا۔

اس آیتِ کریمہ میں یہ سارا واقعہ کنایہ اور ایما کے انداز میں بیان ہوا، یہ نہیں فرمایا کہ یہود نے کیا مکر کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس مکر کو ناکام بنانے کی تدبیر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کس طرح بہتر تدبیر فرمانے والا ہے۔ اس تمام واقعہ کی تفصیل آگے سورہ النساء میں بیان کر دی گئی۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلْبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ

مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتَّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝ بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ
وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ
مَوْتِهِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۝^(۱)

”اور ان کے اس کہنے (یعنی فخریہ دعویٰ) کی وجہ سے (بھی) کہ ہم نے اللہ کے رسول مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو قتل کر ڈالا (ہے) حالانکہ انہوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا۔ مگر (ہوا یہ کہ) ان کے لیے (کسی کو عیسیٰ کا) ہم شکل بنا دیا اور بے شک جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں وہ یقیناً اس (قتل کے حوالے) سے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں (حقیقت حال کا) کچھ بھی علم نہیں۔ مگر یہ کہ گمان کی پیروی (کر رہے ہیں) اور انہوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور (قربِ قیامت نزولِ مسیح علیہ السلام کے وقت) اہل کتاب میں سے کوئی (فرد یا فرقہ) نہ رہے گا مگر وہ عیسیٰ (علیہ السلام) پر ان کی موت سے پہلے ضرور (صحیح طریقے سے) ایمان لے آئے گا، اور قیامت کے دن عیسیٰ (علیہ السلام) ان پر گواہ ہوں گے“

مذکورہ آیات سے پہلے آیت نمبر ۱۵۵ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

بَلْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ.^(۲)

”اللہ نے ان کے دل پر ان کے کفر کے سبب سے مہر لگا دی۔“

یعنی انہیں ہدایت سے محروم کر دیا گیا اور ان کے باطل دعویٰ کا کلیتہاً رد اس طرح

فرمایا:

(۱) النساء، ۴: ۱۵۷-۱۵۹

(۲) النساء، ۴: ۱۵۵

۱۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہرگز قتل نہیں کیا بلکہ وہ اس بارے میں مغالطے میں مبتلا ہو گئے۔ اس مغالطے میں پڑنے کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک یہودی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سخت دشمن تھا اور آپ کے قتل کے منصوبے بنانے میں پیش پیش تھا، اس کی صورت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہو گئی اور اُسے یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شبہ میں سولی دے دیا جبکہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ملائکہ اُٹھا کر آسمان پر لے گئے۔ یہی اللہ کی بہتر خفیہ تدبیر تھی کہ ان کو پتہ بھی نہ چلے اور وہ ظالم جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خون کا پیاسا تھا خود مارا جائے اور جو یہودی اس واقعہ کے بعد زندہ رہے وہ اصل حقیقت سے بے خبر قیامت تک شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیئے گئے۔

۲۔ پھر دوبارہ مزید تاکید اور زور دے کر فرمایا کہ یہود نے ہرگز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا۔

۳۔ اس کے بعد اگلی آیت نمبر ۱۵۸ میں فرمایا:

بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ. ^(۱)

”بلکہ اللہ نے اُن کو اپنی طرف زندہ اُٹھا لیا۔“

رَافِعُک کی تفسیر

۱۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت ﴿يُعِيسِي اِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ﴾ ^(۲) کی تفسیر میں فرمایا:

رافعک ثم متوفیک فی آخر الزمان. ^(۳)

(۱) النساء، ۳: ۱۵۸

(۲) آل عمران، ۳: ۵۵

(۳) سیوطی، الدر المنثور، ۲: ۲۲۶

”(اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ!) میں تجھے اُٹھانے والا ہوں پھر آخری زمانے میں تجھے وفات دوں گا۔“

۲۔ آپ ﷺ نے آیت کریمہ ﴿وَمَا قَتْلُوهُ يَقِينًا ۝ بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ﴾^(۱) کی تفسیر میں فرمایا:

ورفع عیسیٰ من روزنة البيت إلى السماء.^(۲)

”اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے گھر کے روشن دان سے آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا۔“

۳۔ نیز آیت کریمہ ﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ﴾^(۳) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

هو خروج عیسیٰ بن مریم قبل يوم القيامة.^(۴)

”قیامت کی نشانی سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یومِ قیامت سے پہلے نزول ہے۔“

۴۔ حضرت مجاہد التاجیؒ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَلَكِنْ شَبَّهَهُ لَهُمْ﴾^(۵) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

صلبوا رجلا غیر عیسیٰ شبہ بعیسیٰ یحسبونه إیاءہ ورفع الله إلیہ عیسیٰ حیًا.^(۶)

(۱) النساء، ۴: ۱۵۷، ۱۵۸

(۲) ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۱: ۵۷۵

(۳) الزخرف، ۴۳: ۶۱

(۴) سیوطی، الدر المنثور، ۷: ۳۸۵

(۵) النساء، ۴: ۱۵۷

(۶) سیوطی، الدر المنثور، ۲: ۷۲۸

”یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ ایک اور شخص کو پکڑ کر سولی چڑھا دیا جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ تھا جسے وہ عیسیٰ سمجھ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اپنی طرف زندہ اٹھا لیا۔“

۵۔ حضرت قتادہؓ آیت ﴿يَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَرَافِعَكَ إِلَيْنَا﴾^(۱) کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:

هذا من المقدم والمؤخر تقديره إِنِّي رافعك إِلَيَّ ومتوفيك
يعني بعد ذلك.^(۲)

”اس آیت میں تقدیم و تاخیر ہے اور مطلب یہ ہے کہ (اے عیسیٰ!) ابھی میں تمہیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھانے والا ہوں پھر آخری زمانہ میں تمہیں موت دوں گا۔“

۶۔ امام قرطبیؒ آیت مذکورہ کے ذیل میں لکھتے ہیں:

قال جماعة من أهل المعاني منهم الضحاك والفراء في قوله تعالى: ﴿يَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَرَافِعَكَ إِلَيْنَا﴾ على التقديم والتأخير، لأنّ الواو لا توجب الرتبة، والمعنى إِنِّي رافعك إِلَيَّ ومطهرک من الذين كفروا، ومتوفيك بعد أن تنزل من السماء.^(۳)

”اہل معانی کی ایک جماعت، جس میں امام ضحاک اور امام فراء بھی شامل ہیں، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿يَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَرَافِعَكَ إِلَيْنَا﴾ کے

(۱) آل عمران، ۳: ۵۵

(۲) ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۱: ۳۶۷

(۳) قرطبی، الجامع الأحکام القرآن، ۴: ۹۹

بارے میں بیان کرتے ہیں کہ اس میں تقدیم و تاخیر کا فرما ہے کیونکہ واد ترتیب کو ثابت نہیں کرتی، مطلب یہ کہ (اے عیسیٰ!) ابھی میں تمہیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھانے والا ہوں پھر آخری زمانہ میں جب تم آسمان سے نازل ہو گے تو اس کے بعد تمہیں موت دوں گا۔“

۷۔ امام رازیؒ نے تفسیر کبیر میں کئی مقامات پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر کیا ہے۔ سورۃ النساء کی آیت ﴿وَمَا قَتْلُوهُ يَقِينًا ۝ بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ﴾^(۱) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

رفع عیسیٰ علیہ السلام إلى السماء ثابت بهذه الآية ونظير هذه الآية قوله في آل عمران: ﴿يَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مَتَوَفَّيْكَ وَرَأْفَعُكَ إِلَيَّ﴾.^(۲)

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف زندہ اٹھایا جانا اس آیت سے ثابت ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا سورۃ آل عمران میں یہ فرمان ہے: ﴿إِنِّي مُتَوَفِّيْكَ وَرَأْفَعُكَ إِلَيَّ﴾۔“

آیتِ مُتَوَفِّيْكَ کا صحیح مفہوم

مذکورہ بالا تفاسیر کی روشنی میں آیت کریمہ ﴿إِنِّي مُتَوَفِّيْكَ وَرَأْفَعُكَ إِلَيَّ﴾ کا صحیح مفہوم یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے پیارے عیسیٰ! یہودی لاکھ تجھے قتل کرنے اور صلیب پر چڑھانے کے منصوبے بنائیں، وہ تجھے مارنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ میں آپ کا عرصہ حیات پورا کرنے والا ہوں اور جو عرصہ حیات آپ کا زمین پر رہنے کا معین تھا، میں اس کو اس طرح پورا کروں گا کہ آپ کو زندہ آسمان پر اٹھا کر پھر دوبارہ قرب قیامت زمین پر اتار دوں گا اور آپ کی بقیہ زندگی پوری کرنے کے بعد آپ کو طبعی موت دوں گا۔ اس آیت کریمہ کی رو

(۱) النساء، ۴: ۱۵۷، ۱۵۸

(۲) رازی، التفسیر الکبیر، ۱۱: ۸۱

سے نزول سے لے کر تادم وصال آپ کا عرصہ حیات ”مُتَوَفِّيكَ“ کا مصداق ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی تھا نہ کہ روحانی

اللہ رب العزت نے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۵۸ میں ”بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ“ فرما کر اُن جھوٹے اور مکار لوگوں کا رد کر دیا جو کہتے ہیں کہ رفع عیسیٰ علیہ السلام سے مراد رفع جسمانی نہیں بلکہ درجات کی بلندی کے اعتبار سے رفع روحانی ہے کیونکہ آیت نمبر ۱۵۷ میں ”إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ“ کا ارشاد امرِ جسمانی سے متعلق ہے جس کی وضاحت میں فرمایا: ”وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ“

چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل اور مصلوب کرنے کا تعلق جسم کے ساتھ ہے نہ کہ روح کے ساتھ تو جب قتل اور صلیب سے بچانے کے لیے رفع الی السماء ہوگا تو یہ رفع جسمانی ہوگا نہ کہ روحانی۔ بالفاظ دیگر اگر یہ مفہوم مراد لیا جائے کہ جب یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے اور سر دار لٹکانے کا منصوبہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رفع درجات عطا کرتے ہوئے ان کی روح کو اوپر اٹھالیا تو یہ نص قرآنی کے خلاف ہے کیونکہ مقصود یہ تھا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو دشمنوں کے قاتلانہ منصوبے سے باحفاظت بچایا جائے اگر مقصود ہی پورا نہ ہوا تو اس رفع کا کیا فائدہ؟ دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ (۱)

”اللہ غالب حکمت والا ہے“

جبکہ سورۃ آل عمران میں ارشاد فرمایا:

وَاللَّهُ خَبِيرٌ الْمَاكِرِينَ ۝ (۲)

(۱) النساء، ۴: ۱۵۸

(۲) آل عمران، ۳: ۵۴

”اور اللہ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر خفیہ تدبیر کرنے والا ہے“

اللہ تعالیٰ کا ان دو صفات یعنی حکمت والا اور بہتر تدبیر کرنے والا ہونا اس امر کا متقاضی تھا کہ اللہ تعالیٰ دشمنوں کے منصوبے کے بدلے ایسا منصوبہ رو بہ عمل لائے جو اُن کے گمان میں بھی نہ ہو اور جس کی گرد تک بھی اُن کی عقل اور سوچ کی رسائی نہ ہو چنانچہ اس کی صورت یہ ہوئی کہ ایک مشتبہ شخص مصلوب کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ سلامت آسمان پر اُٹھا لیا۔ بصورت دیگر اگر معاملہ اس کے برعکس ہوتا اور قادیانیوں کی بات مانتے ہوئے بفرض محال ہم کچھ دیر کے لیے یہ تسلیم کر لیں کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا تو مطلب یہ ہوا کہ وہ اپنے منصوبے میں کامیاب ہو گئے۔ اس طرح تو اللہ تعالیٰ کے ”خَيْرُ الْمَا كِرِينَ“ (بہتر تدبیر کرنے والا) اور ”عَزِيزًا حَكِيمًا“ (غالب حکمت والا) ہونے کا دعویٰ ثابت ہی نہیں ہوتا بلکہ معاذ اللہ یہ تاثر ملتا ہے گویا اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے برگزیدہ رسول کے خلاف بنائے گئے منصوبے کے پروان چڑھنے کا تماشہ دیکھتا رہا اور پسِ قتل اُن کی روح کو اپنے قبضے میں لے کر رفع درجات عطا کر دیا۔ ایسا سوچنا گمراہی اور نصِ قرآنی کے خلاف ہے اور ایسی سوچ رکھنے والا گمراہ اور مرتد ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

رفع جسمانی قانونِ قدرت کے خلاف نہیں

اپنے مقبول و برگزیدہ بندے کو جسمانی طور پر اوپر اٹھا لینا اللہ تعالیٰ کے قانون، قدرت اور منشاء کے خلاف امر نہیں جیسا کہ سیدنا ادریس علیہ السلام کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِدْرِيسَ اِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ۝ وَ رَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝ (۱)

”اور (اس) کتاب (قرآن) میں ادریس کا ذکر فرمائیے بے شک وہ (بھی) نہایت سچے نبی تھے ۵ اور ہم نے اُسے بلند مقام پر اُٹھالیا ۵“

اس آیت کے بارے میں مفسرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے اپنی زندگی میں جنت کی سیر کرنے کی آرزو کی تھی جس کو پورا کرتے ہوئے آپ کو ملائکہ کے ذریعے اُپر اٹھالیا گیا اور جنت کی سیر کرائی گئی۔ جنت کی سیر کرنے کے بعد ملائکہ نے عرض کیا کہ حضرت اب سیر ہو چکی ہے واپس تشریف لے چلیں۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ مولا تیرا وعدہ ہے کہ جو جنت میں ایک دفعہ آ جاتا ہے وہ واپس نہیں جاتا۔ مجھے اب ہمیشہ یہیں رکھ کہ تیرے قرب کی بارگاہ سے واپس نہیں جانا چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ ہمارے ادریس کو یہیں چھوڑ دو ہم اس کو واپس نہیں بھیجتے چنانچہ آج تک آپ چوتھے آسمان پر زندہ و سلامت تشریف فرما ہیں۔ شب معراج کو آپ سے حضور نبی اکرم ﷺ کی ملاقات بھی ہوئی۔ لہذا ثابت ہوا کہ جسمانی طور پر کسی کو اُٹھا لینا قانونِ قدرت کے خلاف نہیں بلکہ ممکنات میں سے ہے جس کی وضاحت خود قرآن مجید نے کر دی ہے۔

بحث کا حاصل

قرآن مجید اور احادیثِ نبوی ﷺ کی جملہ تصریحات اس امر پر شاہد و عادل ہیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اُٹھا لیے گئے۔ احادیثِ رسول ﷺ کے مطابق قربِ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجالِ اکبر کے خاتمہ کے لیے سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے زمانے میں دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی گوشہ میں نماز فجر کے وقت نازل ہوں گے۔ آپ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی امامت میں نماز پڑھیں گے اور ان تمام اُمور کو سرانجام دیں گے جن کی تفصیل احادیث میں بیان ہوئی ہے پھر طبعی عمر کو پہنچ کر آپ کا وصال ہو جائے گا اور آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے پہلو مبارک میں دفن ہوں گے۔ مرزا غلام احمد

قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت ثابت کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا شوشہ کھڑا کیا اور اس طرح اُمتِ مسلمہ کے متفق علیہ عقیدہ کی عمارت میں نقب لگا کر اُس کی بنیادوں کو متزلزل کرنے کی مذموم کوشش کی، لیکن اس کی تلپیس، کذب آفرینی اور افترا پردازی کا سراب قرآن و سنت کی حقانیت و صداقت کے آفتاب کے سامنے زیادہ دیر نہ ٹھہر سکا اور بانی قادیانیت کے فریب کا پردہ چاک ہو گیا۔

باب دوم

مسئلہ نزولِ مسیح علیہ السلام

مسئلہ نزولِ مسیح ﷺ اس حوالے سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ بانیِ قادیانیت مرزا غلام احمد نے دعویٰ نبوت سے پہلے دعویٰ مسیحیت کو اس عمارت کی بنیاد کے طور پر کھڑا کیا جس پر آگے چل کر مجازی، ظلی، بروزی اور درپردہ حقیقی نبوت کے دعوای نہایت چابکدستی اور عیاری سے استوار کر لیے۔ انہوں نے اپنی جھوٹی نبوت منوانے کے لیے سب سے بھیا تک اور گمراہ کن کردار منصبِ مسیحیت پر خود کو فائز کرنے کے حوالے سے ادا کیا۔ اگرچہ مرزا صاحب خود کو مثیلِ مسیح قرار دینے سے پہلے نفسِ ختم نبوت کا عقیدہ تسلیم کرنے کا اعلان کرتے ہیں لیکن پھر رفتہ رفتہ ’الناس کالانعام‘ کی سادہ لوحی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ انتہائی دجل و فریب سے اس مسئلے پر الحاد و تشکیک کی فضا پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کی جبارت اس انتہاء کو پہنچ جاتی ہے کہ ان کا بے باک قلم یہاں تک لکھ دیتا ہے:

ومع ذلك إذا كان نبينا ﷺ خاتم الأنبياء فلا شك أنه من آمن بنزول المسيح الذي هو نبي في بني إسرائيل فقد كفر بخاتم النبیین.^(۱)

”اس کے ساتھ جب ہمارے نبی خاتم الانبیاء ہیں تو اس میں ذرہ شک نہیں کہ جس شخص نے نزولِ مسیح پر ایمان رکھا جو بنی اسرائیل کے نبی تھے اُس نے خاتم الانبیاء کا انکار کیا۔“

اس طرح نزولِ مسیح ﷺ کے مسئلہ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے تشکیک و التباس کی گرد اُڑا کر اپنے لیے فضا ہموار کرنا چاہی کہ یہ کیسا تضاد ہے کہ ایک طرف مسلمان حضور نبی اکرم ﷺ کو خاتم النبیین بھی مانتے ہیں اور اس کے ساتھ حضرت مسیح ﷺ کی دوبارہ

(۱) غلام احمد قادیانی، رسالہ تحفہ بغداد: ۲۸، مندرجہ روحانی خزائن، ۷: ۳۳

آمد پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ وہ اس بات سے صرفِ نظر کیے رہے کہ ختمِ نبوت کا نفسِ مضمون ذہن نشین کر لینے سے کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہتا۔ فی الحقیقت مرزا صاحب کے تمام دلائل کذب و افتراء اور دجل و فریب کا ملغوبہ ثابت ہوئے۔

اسلام کے اساسی نظریات میں نظریہٴ نزولِ مسیح علیہ السلام کو بنیادی اہمیت اس لیے بھی حاصل ہے کہ اس کا تعلق توحید و رسالت اور ختمِ نبوت میں بہت نمایاں حیثیت کا حامل ہے۔ اس کا یہ پہلو قابلِ ذکر ہے کہ یوں تو مرزا غلام احمد قادیانی نے ابتدائی دور میں وحی و الہام کے دعوے کے ساتھ مہدیت، مجددیت اور محدثیت کے دعوؤں کے تھوڑا عرصہ بعد دعویٰ مسیحیت کر ڈالا اور اس دعویٰ کو دعویٰ نبوت و رسالت کے لیے سیڑھی کے طور پر استعمال کیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ دعویٰ مسیحیت کی مسند پر بیٹھ کر نہایت عیاری اور چابکدستی سے بتدریج نبوت و رسالت کے دعوؤں کی طرف یلغار کرتے ہوئے آگے بڑھے۔ مسیحیت کے حوالے سے ان کا کردار ایک ایسے شخص کا ہے جو ختمِ نبوت کے نفسِ مضمون کو تسلیم کرتے ہوئے جاہل اور نیم خواندہ عوام الناس کی سادہ لوحی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انتہائی دجل و فریب سے عقیدہٴ نزولِ مسیح سے مخالف موقف اختیار کر کے اپنی جعلی نبوت منوانے کے لیے لوگوں کے ذہنوں میں الحاد و تشکیک کے بیج بوتا رہا۔ ہم اس مسئلے کو نزولِ مسیح کے باب میں احادیث کی روشنی میں بیان کر رہے ہیں۔

احادیثِ نزولِ مسیح علیہ السلام

یہ امر پیشِ نظر رہے کہ نزولِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ درجنوں احادیث میں بیان ہوا ہے، بعض میں مختصر طور پر اور بعض میں تفصیلی طور پر۔ ان کثیر احادیث میں چند ایک بطور استشہاد درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكُنَ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا

مقسطاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبله أحد۔^(۱)

”مجھے اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، عنقریب تم میں ابن مریم (علیہ السلام) اُتریں گے (چونکہ اللہ ﷻ نے سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو آسمان پر زندہ اٹھا لیا تھا، اب قیامت کے نزدیک دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے) جو انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیرہ موقوف کر دیں گے اور (اس وقت) مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ اسے کوئی بھی قبول نہ کرے گا (ہر شخص خوشحال ہوگا)۔“

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

کیف أنتم إذا نزل ابن مریم منکم وإمامکم منکم۔^(۲)

”تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔“

(۱) ۱۔ بخاری، الصحيح، کتاب البیوع، باب قتل الخنزیر، ۲: ۷۷۴، رقم:

۲۱۰۹

۲۔ مسلم، الصحيح، کتاب الإیمان، باب نزول عیسیٰ ابن مریم، ۱: ۱۳۵،

رقم: ۱۵۵

۳۔ ترمذی، السنن، کتاب الفتن، باب ما جاء فی نزول عیسیٰ ابن مریم،

۴: ۵۰۶، رقم: ۲۲۳۳

(۲) ۱۔ بخاری، الصحيح، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب نزول عیسیٰ ابن مریم، ۳

۱۲۷۲، رقم: ۳۲۶۵

۲۔ مسلم، الصحيح، کتاب الإیمان، باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکما

بشریعة نبینا محمد ﷺ، ۱: ۱۳۶، رقم: ۱۵۵

۳۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۲۱۳، رقم: ۶۸۰۲

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ایک اور حدیث میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لا تقوم الساعة حتى ينزل فيكم ابن مريم حگما مقسطا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله أحد. (۱)

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم حاکم عادل بن کر نازل ہوں گے پس وہ (آ کر) صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کریں گے اور (اس وقت) مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ اُسے کوئی بھی قبول نہ کرے گا۔“

۴۔ حضرت حذیفہ ابن اُسید غفاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

اطلع النبي ﷺ علينا، ونحن نتذاكر فقال: ما تذاكرون؟ قالوا: نذكر الساعة قال: إنها لن تقوم حتى ترون قبلها عشر آيات فذكر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها

(۱) ۱۔ بخاری، الصحيح، کتاب المظالم والغصب، باب كسر الصليب وقتل الخنزير، ۸۷۵:۲، رقم: ۲۳۴۲

۲۔ مسلم، الصحيح، کتاب الايمان، باب نزول عيسى ابن مريم حاکما بشریة نبينا محمد ﷺ، ۱: ۱۳۵، رقم: ۱۵۵

۳۔ ترمذی، السنن، کتاب الفتن عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام، ۴: ۵۰۶، رقم: ۲۲۳۳

۴۔ ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم عليهما السلام وخروج يأجوج ومأجوج، ۲: ۱۳۶۳، رقم: ۴۰۷۸

۵۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۳۸، رقم: ۱۰۹۵۷

ونزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ویأجوج ومأجوج وثلاثة خسوف
خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب
وآخر ذلك نار تخرج من اليمن تطرد الناس إلى محشرهم^(۱)

”ہم باتیں کر رہے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔
آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا:
(آقا) قیامت کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو: (۱)
دھواں؛ (۲) دجال؛ (۳) دابۃ الارض؛ (۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا؛
(۵) حضرت عیسیٰ بن مریم کا نازل ہونا؛ (۶) یاجوج ماجوج کا ٹکنا اور تین جگہ
زمین کا دھنسا؛ (۷) مشرق میں دھنسا؛ (۸) مغرب میں دھنسا؛ (۹) جزیرہ
عرب میں دھنسا؛ (۱۰) آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانک
کر انہیں محشر کی طرف لے جائے گی۔“

۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

سمعت رسول الله ﷺ يقول: لا تنزال طائفة من أمتي يقاتلون على
الحق ظاهرين إلى يوم القيامة. قال: فينزل عيسى ابن مریم علیہ السلام
فيقول أميرهم: تعال صلّ لنا. فيقول: لا، إن بعضكم على بعض

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في الآيات التي

تكون قبل الساعة، ۴: ۲۲۲۵، رقم: ۲۹۰۱

۲۔ ابن ماجہ، السنن، كتاب الفتن، باب الآيات، ۲: ۱۳۴۷، رقم: ۴۰۵۵

۳۔ حاکم، المستدرک، ۴: ۴۷۴، رقم: ۸۳۱۷

۴۔ ابن أبي شیبہ، المصنف، ۷: ۵۰۰، رقم: ۳۷۵۴۲

۵۔ طبرانی، مسند الشاميين، ۲: ۳۲، رقم: ۸۶۳

أمراء تكرمه الله هذه الأمة. (۱)

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری اُمت میں سے ایک جماعت قیامِ حق کے لیے کامیاب جنگِ قیامت تک کرتی رہے گی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان مبارک کلمات کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ”آخر میں (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام آسمان سے اُتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا: تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے۔ اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: (اس وقت) میں امامت نہیں کروں گا۔ تم میں سے بعض، بعض پر امیر ہیں“ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو عطا فرمائی ہے۔)“

۶۔ حضرت نو اس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِحَ كَفِّهِ عَلَى أَجْنَحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ قَطْرٌ وَإِذَا رَفَعَهُ يَنْحَدِرُ مِنْهُ جَمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ وَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ فَيَنْطَلِقُ حَتَّى يَدْرِكَهُ عِنْدَ بَابٍ لَدَى فَيَقْتُلُهُ. (۲)

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام

حاکما بشریعة نبینا محمد ﷺ، ۱: ۱۳۷، رقم: ۱۵۶

۲۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۲۳۱، رقم: ۶۸۱۹

۳۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۹: ۱۸۰

۴۔ أبو عوانة، المسند، ۱: ۹۹، رقم: ۳۱۷

(۲) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عیسیٰ ابن

مریم، ۲: ۱۳۷۷، رقم: ۴۰۷۵

۲۔ حاکم، المستدرک علی الصحيحین، ۴: ۵۳۸، رقم: ۸۵۰۸

”جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو بھیجیں گے تو وہ دمشق کی مشرقی جانب سفید مینار کے پاس دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے جب وہ (عیسیٰ علیہ السلام) اپنا سر جھکائیں گے تو پسینے کے قطرے گریں گے اور جب سر اوپر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے گریں گے جس کا فریاد بھی آپ کی خوشبو پہنچے گی، اس کا زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا آپ کی خوشبو منہائے نظر تک پہنچے گی آپ دجال کو تلاش کریں گے حتیٰ کہ ”باب لد“ پر اسے پالیں گے پھر اسے قتل کر دیں گے“

۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ليس بيني وبينه نبي يعني عيسى، وإنه نازل فإذا رأيتموه فاعرفوه: رجل مربع، إلى الحمرة والبياض، بين ممصرتين، كأن رأسه يقطر وإن لم يصبه بلل، فيقاتل الناس على الإسلام، فيدق الصليب، ويقتل الخنزير، ويضع الجزية، ويهلك الله في زمانه الملل كلها إلا الإسلام، ويهلك المسيح الدجال، فيمكث في الأرض أربعين سنة ثم يتوفى فيصلى عليه المسلمون.^(۱)

”میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے مابین کوئی نبی نہیں ہے اور بے شک وہ نازل ہوں گے جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا کہ درمیانے قد کے آدمی ہیں ان کا رنگ مائل سرخی و سپیدی ہے (دیکھنے والے کو) یوں محسوس ہوگا کہ ان کے سر سے پانی ٹپکنے والا ہے حالانکہ وہ بھیگے ہوئے نہ ہوں گے وہ لوگوں سے دین اسلام پر

(۱) ۱۔ أبو داود، السنن، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال، ۴: ۱۱۷، رقم:

۴۳۲۴

۲۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۲۳۳، رقم: ۶۸۲۱

۳۔ ابن عبد البر، التمهيد، ۱۲: ۲۰۱

جنگ کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ جہاد موقوف کر دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ملتوں کو مٹا دے گا وہ جال کو قتل کریں گے اور چالیس سال تک زمین پر رہنے کے بعد وصال فرمائیں گے پھر مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے۔“

۸۔ حضرت ابو امامہ الباہلیؓ سے مروی علاماتِ قیامت کے بیان پر مشتمل ایک طویل حدیث میں ہے کہ ایک صحابیہ اُم شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ہم یومئذ قلیل وجلہم بیت المقدس وإمامہم رجل صالح فیہما إمامہم قد تقدم یصلی بہم الصبح إذ نزل علیہم ابن مریم الصبح فرجع ذلک الإمام ینکص یمشی القہقري لیتقدم عیسیٰ ابن مریم یصلی بالناس فیضع عیسیٰ یدہ بین کتفیه ثم یقول لہ: تقدم فصل فإنہا لک أقیمت فیصلی بہم إمامہم۔^(۱)

”عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام و امیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا اچانک (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ وہ امام آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہے گا تا کہ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام امام کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے: آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے۔ سو ان کے امام

(۱) ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب فتنة الدجال و خروج عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام و خروج یأجوج و مأجوج، ۲: ۱۳۶۱، رقم: ۴۰۷۷

(مہدی) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔“

۹۔ حضرت عثمان بن ابو العاصؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

فینزل عیسیٰ ابن مریمؑ عند صلاة الفجر فيقول له إمام الناس: تقدم يا روح الله فصل بنا. فيقول: إنكم معشر هذه الأمة أمراء بعضكم على بعض تقدم أنت فصل بنا. فيتقدم الأمير فيصلهم بهم. (۱)
 ”(حضرت) عیسیٰ ابن مریمؑ نماز فجر کے وقت (آسمان سے) اتریں گے تو لوگ ان سے عرض کریں گے: اے روح اللہ! آگے تشریف لائیے اور ہمیں نماز پڑھائیے، حضرت عیسیٰؑ فرمائیں گے: تم امت محمدیہ کے لوگ ہو۔ بے شک تم میں سے بعض بعض پر امیر ہیں۔ پس آپ ہی آگے بڑھیں اور ہمیں نماز پڑھائیں تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور انہیں نماز پڑھائے گا۔“

۱۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ألا إن عيسى ابن مريم ليس بيني وبينه نبي ولا رسول ألا أنه خليفتي في امتي من بعدي. (۲)

”خبردار! میرے اور عیسیٰ ابن مریم کے مابین نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول مگر یہ کہ وہ میرے بعد میری امت میں میرے خلیفہ ہوں گے۔“

۱۱۔ محمد بن علی بن ابی طالب ابن حنفیہؓ آیت کریمہ ”وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ“

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۴: ۵۲۲، رقم: ۸۲۷۳

۲۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۹: ۶۰، رقم: ۸۳۹۲

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۵: ۱۲۲، رقم: ۴۸۹۸

۲۔ سیوطی، الدر المنثور، ۲: ۷۳۶

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

إِنَّ عِيسَى لَمْ يَمُتْ وَإِنَّهُ رَفَعَ إِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ نَازِلٌ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ
السَّاعَةُ فَلَا يَبْقَى يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ إِلَّا آمَنَ بِهِ. (۱)

”بے شک عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے بلکہ وہ (زندہ) آسمان کی طرف اٹھالیے
گئے اور وہ قیامت قائم ہونے سے پہلے (زمین پر) اُتریں گے پس کوئی ایسا
یہودی اور نصرانی نہیں رہے گا جو ان پر ایمان نہ لائے“

۱۲۔ ”سنن ابن ماجہ“ میں دجال کے بارے میں ایک طویل حدیث ہے جس میں
نزول عیسیٰ ابن مریم کا ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے:

ایک دن صبح کے روز مسلمانوں کا امام انہیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہوگا کہ
اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ امام آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہے گا تاکہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت کرائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر
فرمائیں گے کہ آگے بڑھو اور امامت کراؤ، بے شک تمہارے لیے اقامت کہی گئی ہے اور
وہ امام (یعنی امام مہدی علیہ السلام) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی
اقتداء میں نماز پڑھیں گے) نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں
گے، دروازہ کھولو پس دروازہ کھولا جائے گا، اس وقت دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ
باہر موجود ہوگا جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح گچھلے گا جس طرح پانی
میں نمک پگھلتا ہے چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر بھاگ نکلے گا، آخر کار حضرت
عیسیٰ علیہ السلام (فلسطین میں) ’باب لد‘ کے پاس اسے پکڑ لیں گے اور قتل کر دیں گے پھر اللہ
تعالیٰ یہودیوں کو شکست سے دوچار فرمائے گا۔ (۲)

(۱) سمیوطی، الدر المنثور، ۲: ۷۳۴

(۲) ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب فتنة الدجال و خروج عیسیٰ ابن

مریم علیہ السلام و خروج یاجوج و ماجوج، ۲: ۱۳۶۱، رقم: ۴۰۷۷

مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ جس مسیح کے آنے کا ذکر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہیں۔ اب دوبارہ انہی کا نزول ہوگا۔ مسیح موعود کی جو علامات اور خصوصیات حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمائیں مرزا قادیانی میں ان میں سے کوئی ایک بھی نہیں پائی جاتی مثلاً نہ تو اس کا ملک شام میں نزول ہوا، نہ اس کے دور میں غلبہ اسلام ہوا، نہ اس نے حج یا عمرہ کیا، نہ ہی گنبد خضراء کے اندر اسے دفن کیا گیا چنانچہ احادیث کی روشنی میں یہ ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی اسی طرح باطل اور بے بنیاد ہے جس طرح نبوت و رسالت کا۔ مرزا صاحب نے امام مہدی علیہ السلام ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا جبکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے بالصراحت فرما دیا تھا کہ امام مہدی میرے اہل بیت سے ہوں گے اور وہ میرے ہم نام ہوں گے یعنی ان کا نام محمد ہوگا اور ان کے باپ کا نام میرے والد گرامی کے نام پر ہوگا یعنی عبداللہ اور ان کی والدہ کا نام میری والدہ ماجدہ کے نام پر ہوگا یعنی آمنہ، آپ ﷺ نے یہ بھی فرما دیا کہ امام مہدی حکومت کریں گے روئے زمین پر انصاف کا بول بالا ہوگا اور ظلم و ستم کا خاتمہ ہوگا۔ مرزا قادیانی میں ان خصوصیات میں سے کوئی ایک بھی نہیں پائی جاتی کیونکہ اس کا نام غلام احمد ہے اس کی والدہ کا نام چراغ بی بی، اس کے والد کا نام غلام مرتضیٰ مغل ہے نہ تو اس کا اہل بیت کے ساتھ کوئی نسبى تعلق ہے کیونکہ وہ مغل خاندان سے متعلق ہے اور اس کے دور میں عدل و انصاف کا بول بالا ہوا اور نہ ہی اسے کبھی حکومت ملی بلکہ انگریز کا خود کاشٹہ پودا ہونے کی بنا پر اس نے انگریزی حکومت کے مفادات کی آبیاری کے لیے جہاد کو حرام قرار دے دیا تاکہ مسلمانان ہند پر غلامی کی تاریک رات اور طویل ہو جائے۔ اس لیے ہمارے لیے مسیح موعود یا امام مہدی کے پرکھنے کا معیار احادیثِ رسول ﷺ ہیں، عقل خانہ ساز نہیں کیونکہ بقول علامہ محمد اقبال:

عقل عیار ہے، سو بھیس بدلتی ہے
عشق بے چارہ نہ ملا، نہ زاہد، نہ حکیم

دوسری بات یہ کہ ہماری نظر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ارشاداتِ گرامی کے مقابلے میں کسی قسم کی تاویلات فاسدہ اور تصورات باطلہ اس قابل بھی نہیں کہ ان پر کان دھرا جائے۔

تصویرِ مسیح: احادیث کی روشنی میں

احادیثِ نبوی ﷺ میں دو طرح کے مسیحوں کا ذکر ملتا ہے:

- ۱۔ مسیح ابن مریم علیہما السلام
- ۲۔ مسیح کذاب یا مسیح دجال

حضور نبی اکرم ﷺ نے دونوں قسم کے مسیحوں کا ذکر صراحتاً فرما دیا ہے، لہذا ان کی پہچان اور ان کے مابین پائے جانے والے تفاوت میں کسی قسم کا کوئی ابہام باقی نہیں رہتا۔ ان کے مختصر احوال درج ذیل ہیں:

۱۔ مسیح ابن مریم علیہما السلام

مسیح ابن مریم علیہما السلام سے مراد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہیں جنہیں زندہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ آپ قربِ قیامت دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے۔ آپ کے احوال و واقعات گزشتہ صفحات میں تفصیل سے گزر چکے ہیں اس لیے انہیں یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں۔

۲۔ مسیح دجال یا مسیح کذاب

مسیح دجال کا ظہور بھی قربِ قیامت میں ہوگا۔ اس کافر و کذاب کے حوالے

سے چند مستند روایات درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں میں قیام فرما ہوئے اور اللہ ﷻ کی اس کی شان کے لائق حمد و ثنا بیان کی، پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

إِنِّي لَأُنْذِرُكُمْ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقْلَهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعُورٌ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعُورٍ. ^(۱)

”پھر آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں اس کے بارے میں خبردار کر رہا ہوں، ہر نبی نے اپنی قوم کو اس کے بارے میں خبردار کیا ہے، بے شک حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس کے بارے میں خبردار کیا لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی کہ جان لو کہ وہ بلاشبہ کانا ہوگا اور بے شک اللہ کانا نہیں۔“

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعُورَ الْكَذَّابَ إِلَّا إِنَّهُ أَعُورٌ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعُورٍ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: ك ف ر. ^(۲)

(۱) ۱۔ بخاری، الصحيح، کتاب أحادیث الأنبياء، باب قول الله تعالى: إنا

أرسلنا نوحا إلى قومه، ۳: ۱۲۱، رقم: ۳۱۵۹

۲۔ مسلم، الصحيح، کتاب الإیمان، باب ذكر المسيح ابن مريم والمسيح

الدجال، ۴: ۲۲۳۵، رقم: ۱۶۹

۳۔ ترمذی، السنن، کتاب الفتن، باب ما جاء في علامة الدجال، ۴: ۵۰۸،

رقم: ۲۲۳۵

(۲) ۱۔ مسلم، الصحيح، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ذكر الدجال، ۴:

رقم: ۲۹۳۳

”ہر نبی نے اپنی امت کو کانے کذاب (دجال) سے خبردار کیا ہے اور سنو! وہ بلا شبہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اُس (دجال) کی دو آنکھوں کے درمیان ک ف ر (کافر) لکھا ہوا ہوگا“

۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَالَ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرِ أَلَا وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيَمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عَنَبَةٌ طَافِئَةٌ.^(۱)

”رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے سنو مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا اس کی آنکھ ایسے ہو گی جیسے پھولا ہوا انگور۔“

۴۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الدَّجَالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيَسْرَى جُفَالَ الشَّعْرَ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ.^(۲)

..... ۲۔ ترمذی، السنن، کتاب الفتن عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء في قتل

عیسیٰ بن مریم الدجال، ۴: ۵۱۶، رقم: ۲۲۳۵

۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۷۶، رقم: ۱۳۹۵۵

(۱) مسلم، الصحيح، کتاب الإیمان، باب ذکر المسیح ابن مریم والمسیح

الدجال، ۴: ۲۲۳۷، رقم: ۱۶۹

(۲) ۱۔ مسلم، الصحيح، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ذکر الدجال

وصفته وما معه، ۴: ۲۲۳۸، رقم: ۲۹۳۳

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۸۳، رقم: ۲۳۲۹۸

۳۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۲: ۵۴۷، رقم: ۱۵۳۲

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور بال گھنے ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی اس کی دوزخ حقیقت میں جنت ہے اور اس کی جنت (حقیقت میں) دوزخ ہے۔“

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قال رسول الله ﷺ: يأتي الدجال المدينة فيجد الملائكة يحرسونها فلا يدخلها الطاعون ولا الدجال إن شاء الله. (۱)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال مدینہ طیبہ کے پاس آئے گا اور فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ پس نہ تو طاعون (بیماری) مدینہ طیبہ میں آئے گی اور نہ ہی دجال۔“

۶۔ حضرت ابو امامہ الباہلی سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال لوگوں سے کہے گا:

أنا نبي ولا نبي بعدي ثم يُشني فيقول: أنا ربكم. (۲)

”میں نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں پھر وہ دوبارہ کہے گا: میں تمہارا رب ہوں۔“

مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ دجال نبوت کا اور پھر خدائی کا دعویٰ کرے گا اس کے ساتھ جنت بھی ہوگی اور دوزخ بھی، سرزمین مدینہ منورہ پر اس کے ناپاک قدم نہیں لگیں گے، نیز یہ کہ دجال کانا ہوگا۔ ایک روایت کے مطابق دائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور ایک روایت کے مطابق بائیں آنکھ سے، یہاں یہ امر پیش نظر رہے کہ آپ ﷺ کی

(۱) ترمذی، السنن، کتاب الفتن، باب ما جاء في الدجال لا يدخل المدينة، ۴:

۵۱۴، رقم: ۲۲۳۲

(۲) ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم،

۲: ۱۳۶۰، رقم: ۴۰۷۷

اُمت میں فقط ایک نہیں بلکہ تیس دجال پیدا ہوں گے ان میں سے جو دجال اکبر ہوگا، وہ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اسے قتل کریں گے باقی سب چھوٹے دجال ہوں گے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريب من ثلاثين
كلهم يزعم أنه رسول الله. (۱)

”قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک جھوٹے دجالوں کو نہ بھیج دیا جائے جو تمہیں کے قریب ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“

مذکورہ بالا احادیث سے یہ امر ثابت شدہ ہے کہ مسیح ابن مریم علیہما السلام اور مسیح دجال قربِ قیامت ایک ہی زمانہ میں ہوں گے۔ مسیح دجال، مسیح ابن مریم علیہما السلام کے ہاتھوں قتل ہو کر جہنمِ واصل ہوگا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ باطل ہے کیونکہ مرزا صاحب میں مسیح ابن مریم علیہما السلام کی علامات میں سے کوئی ایک علامت بھی نہیں پائی گئی اور نہ مرزا صاحب کے زمانے میں اس دجال کا ظہور ہی ہوا جس کا ذکر احادیث میں ملتا ہے۔ البتہ مرزا صاحب کا شمار ان تیس دجالوں میں ممکن ہے جن کے فتنے سے حضور نبی اکرم ﷺ نے اُمت کو خبردار فرمایا ہے۔

(۱) ۱- مسلم، الصحيح، کتاب الفتن وأُشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة

حتى يمر الرجل بقبر الرجل، ۴: ۲۲۳۹، رقم: ۲۹۲۳

۲- ترمذی، السنن، کتاب الفتن عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء لا تقوم

الساعة حتى يخرج كذابون، ۴: ۴۹۸، رقم: ۲۲۱۸

۳- أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۳۶، رقم: ۷۲۷۷

۴- طبرانی، المعجم الصغير، ۲: ۱۸۲، رقم: ۹۹۳

باب سوم

مسئلہ ولادتِ امام مہدی علیہ السلام

ولادتِ امام مہدی علیہ السلام کا موضوع اگرچہ براہِ راست ختمِ نبوت سے متعلق نہیں، مگر چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت سے پہلے امام مہدی ہونے کا بھی دعویٰ کیا اور بعض دیگر گمراہانِ اُمت کی طرف سے بھی اس قسم کے دعوے کیے گئے اور آئے روز ہوتے رہتے ہیں، اس لیے ہم نے ضروری خیال کیا کہ اس عقیدہ کو احادیث کی روشنی میں بیان کر دیا جائے تاکہ مرزا صاحب کے دعویٰ مہدیّت کا ردّ بھی ہو اور آئندہ مدعیانِ مہدیّت کا علمی سطح پر سد باب بھی ہو سکے۔

ہر زمانے کا ایک مخصوص امام ہے اور کوئی دور ایسا نہیں جس میں اُمتِ مسلمہ کا کوئی امام نہ ہو۔ امام کی اہمیت کے باب میں کوئی کلام نہیں جیسا کہ قرآنِ حکیم میں واضح طور پر ارشاد ہوا ہے:

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ (۱)

”وہ دن (یاد کریں) جب ہم لوگوں کے ہر طبقے کو اُن کے امام (پیشوا) کے ساتھ بلائیں گے۔“

امام کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ایک معروف حدیث ہے:

عن معاوية قال: قال رسول الله ﷺ: من مات وليس له إمام مات ميتة جاهلية. (۲)

(۱) بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۱

(۲) ۱۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۰: ۴۳۴، رقم: ۴۵۷۳

۲۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۶: ۷۰، رقم: ۵۸۲۰

”حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بغیر کسی امام (کی معرفت) کے اس دنیا سے رخصت ہو گیا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔“

اس سلسلہ کے پہلے امام حضرت علی کرم اللہ وجہہ فاتح باب ولایت ہیں یعنی ولایت کا سلسلہ ان کی ذاتِ گرامی سے شروع ہوا اور حضرت مہدی علیہ السلام آخری امام ہوں گے یعنی ان پر امامت ختم ہو جائے گی۔

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے ہے

انعتقادِ قیامت جو کہ اس دنیائے فانی کے خاتمے اور انسانی اعمال کے محاسبے کا نام ہے امرِ حق ہے اور اس پر ایمان نہ رکھنے والا مسلمان نہیں ہے۔ قیامت کا قائم ہونا تو برحق ہے لیکن یہ قائم کب ہوگی؟ اس بات کو اللہ رب العزت نے اپنے اور اپنے نبی آخر الزماں ﷺ کے درمیان راز رکھا ہے۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ اس کی چند نشانیاں بھی مقرر فرمادیں تاکہ ان کو دیکھ کر اہل ایمان یہ جان لیں کہ اب انعتقادِ قیامت کا وقت قریب ہے۔ اللہ رب العزت نے قیامت کی نشانیوں کا ذکر قرآن مجید کی اس آیتِ مبارکہ میں یوں فرمایا ہے:

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرُهُمْ ۝ (۱)

”تو اب یہ (منکر) لوگ صرف قیامت ہی کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان پر اچانک آ پہنچے؟ سو واقعی اس کی نشانیاں (قریب) آ پہنچی ہیں، پھر انہیں ان کی نصیحت کہاں (مفید) ہوگی جب (خود) قیامت (ہی) آ پہنچے گی۔“

قیامت کی وہ علامات جن کا ظہور قیامت کے انتہائی قریبی زمانے میں ہوگا اور

جن کے ظہور کے بعد قیامت یک لخت واقع ہو جائے گی ان علامات کو قیامت کی علاماتِ کبریٰ کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ قیامت کے انتہائی قریبی زمانہ میں واقع ہوں گی اور ان کا ظہور پہ در پہ ہوگا۔ اُن کے ظہور کی یہ نشانی ہوگی کہ یہ ایک دوسرے کے ساتھ باہم منسلک ہو کر ظہور پذیر ہوں گی۔ اُن کے بارے میں کوئی واضح رہنمائی تو نہیں ملتی کہ یہ کب ظہور پذیر ہوں گی لیکن احادیثِ مبارکہ میں اُن کے زمانہ ظہور کا اشارہ ضرور دیا گیا ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے قیامت کی علاماتِ کبریٰ کے زمانہ ظہور کا ذکر اپنے ایک فرمانِ مبارکہ میں یوں کیا ہے:

عن أبي قتادة قال: قال رسول الله ﷺ الآيات بعد المائتين. (۱)

”حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیاں (کسی بھی ہزارویں سال کی) دوسری صدی ختم ہونے کے بعد ظاہر ہوں گی۔“

اس کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت کی علاماتِ کبریٰ جن کی تعداد دس ہے جب بھی ظاہر ہونا شروع ہوں گی وہ وقت کسی بھی ہزارویں سال کے شروع ہونے کے بعد پہلی دو صدیوں کے اختتام پر آئے گا۔ یعنی ہزارواں سال کوئی بھی ہو سکتا ہے خواہ وہ کئی ہزار برس کے بعد آئے یا لاکھوں برس کے بعد، اس امر کا تعین نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ اب سن ہجری کا دوسرا ہزارواں برس شروع ہے مثلاً اس وقت ۱۴۲۹ سن ہجری ہے۔ گویا سن ہجری کو شروع ہوئے پہلا ہزارواں سال ختم ہو چکا ہے، اس پر مزید چار صدیاں بھی بیت چکی ہیں اور ۲۸ سال اگلی صدی کے بھی گزر چکے ہیں، اب پندرہویں صدی ہجری جاری ہے۔ ”بعد المائتین“ کا معنی یہ ہوا کہ جس طرح پہلا ہزارواں سال ختم ہو چکا ہے اور اس کی پانچویں

(۱) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب الآيات، ۲: ۱۳۴۸، رقم: ۴۰۵۷

۲۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۴۷۵، رقم: ۸۳۱۹

۳۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۱۲۵، رقم: ۳۴۳

صدی جاری ہے۔ اسی طرح قیامت کی علامات کبریٰ کے ظہور کا زمانہ جب بھی شروع ہوگا اس کی ترتیب زمانی اور وقوع کی صورت یوں ہوگی کہ کسی زمانہ میں حسبِ سابق نیا ہزارواں سال شروع ہو کر اس کی پہلی دو صدیاں ختم ہو چکی ہوں گی اور اس ہزارویں برس کی تیسری صدی کی ابتداء ہوگی جب ظہورِ علامات کا آغاز ہوگا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ علاماتِ کبریٰ میں سے پہلی علامت امام مہدی علیہ السلام کی آمد ہے، حضرت امام مہدی علیہ السلام اُمتِ محمدی کے آخری مجدد ہوں گے بلکہ وہ مجددِ اعظم ہوں گے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت میں تجدیدِ دین کے لیے مجدد ہر صدی کے شروع میں آئے گا۔ مجدد کی پیدائش پچھلی صدی کے نصفِ آخر یا آخری تہائی میں ہوتی ہے اور نئی صدی کے آغاز پر وہ اپنا کام شروع کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔ اس لیے امام مہدی علیہ السلام اُس ہزارویں سال کی دوسری صدی کے دورِ اواخر میں پیدا ہو چکے ہوں گے اور جوں ہی تیسری صدی (بعد المائتین) کا زمانہ شروع ہوگا تو آپ کا ظہور اور اعلان ہو جائے گا۔ یہ قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے پہلی علامت ہوگی۔

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام اُمت کا اجماعی عقیدہ ہے

اُمتِ مسلمہ کے اجماعی اور متفق علیہ عقائد میں سے ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور اخیرِ زمانہ میں حق ہے اس لیے اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے۔ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور احادیثِ صحیحہ متواترہ اور اجماعِ اُمت سے ثابت ہے، اگرچہ ان کے ظہور کے حوالے سے بعض تفصیلات اخبارِ احاد سے ثابت ہیں۔ عہدِ صحابہ و تابعین سے لے کر آج تک امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کو شرق و غرب کے ہر طبقہ فکر کے علماء و محققین، ہر قرن اور ہر زمانہ میں نقل کرتے چلے آئے ہیں جن میں ان تمام احادیث اور آثارِ صحابہ کو جمع کیا گیا ہے۔

آمدِ مہدی علیہ السلام کے حوالے سے کثیر تعداد میں ائمہ حدیث نے اس موضوع پر روایت کی جانے والی احادیث کو متواتر کہا ہے۔ واضح رہے کہ متواتر احادیث کو ماننا واجب

کا درجہ رکھتا ہے اور ان پر ایمان نہ رکھنا گمراہی کی دلیل ہے۔ ظہورِ امام مہدی علیہ السلام کے باب میں مروی احادیث کو بیان کرنے والے ائمہ میں امام قرطبی، امام ابن قیم جوزی، امام ابن حجر عسقلانی، امام سخاوی، امام جلال الدین سیوطی، امام ابن حجر مکی، ملا علی قاری، امام زرقاتی، امام قسطلانی اور امام برزنجی رحمہم اللہ کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں جن ائمہ نے ان حدیث متواترہ سے استنباط کیا ہے ان میں امام سفیان ثوری، امام ابن حبان، امام بیہقی، امام ابو القاسم السہیلی، امام ابو عبد اللہ القرطبی، امام ابن تیمیہ، امام ابن القیم جوزی، امام ابن کثیر، امام جلال الدین سیوطی، امام ابن حجر مکی رحمہم اللہ شامل ہیں۔

اس سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ آمدِ امام مہدی علیہ السلام کا عقیدہ خالصتاً اسلامی عقیدہ ہے۔

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام پر ائمہ حدیث کی تصانیف

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام کے عقیدہ سے متعلق بہت سے ثقہ ائمہ حدیث نے اپنی تصانیف میں احادیث کی تخریج کی ہے۔ ذیل میں ایسی چند منتخب کتب کی فہرست عام استفادہ کے لیے پیش کی جا رہی ہے۔ اس سے اس امر کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آئمہ و محدثین و علمائے ملت کے نزدیک اس عقیدہ کی کتنی اہمیت ہے؟ ترتیبِ زمانی کے ساتھ فہرست کتب ملاحظہ ہو:

۱۔ عبد الرزاق بن ہمام (م ۲۱۱)، المصنف

۲۔ ابن ماجہ (م ۲۴۳)، السنن

۳۔ ابو داؤد (م ۲۴۵)، السنن

۴۔ ابو عیسیٰ ترمذی (م ۲۹۷)، السنن

۵۔ مقدسی (م ۳۵۵)، البدء والتاریخ

- ۶۔ طبرانی (م ۳۸۸)، المعجم الكبير
- ۷۔ ابوسليمان الخطابي (م ۳۸۸)، معالم السنن
- ۸۔ بغوی (م ۵۱۰)، مصابيح السنة
- ۹۔ ابن اثير جزري (م ۶۰۶)، جامع الأصول
- ۱۰۔ محي الدين ابن عربي (م ۶۳۸)، الفتوحات المكية
- ۱۱۔ ابن طلحة شافعي (م ۶۵۲)، مطالب السؤل
- ۱۲۔ ابن جوزي (م ۶۵۴)، تذكرة خواص الأمة
- ۱۳۔ عبد الحميد بن ابی الحريد (م ۶۵۵)، شرح نهج البلاغة
- ۱۴۔ منذري (م ۶۵۶)، مختصر سنن أبي داود
- ۱۵۔ محمد بن ابی بکر قرطبي (م ۶۷۱)، التذكرة
- ۱۶۔ ابن خلکان (م ۶۸۹)، وفيات الأعيان
- ۱۷۔ محب الدين طبري (م ۶۹۴)، ذخائر العقبى
- ۱۸۔ حموي خراساني (م ۷۳۲)، فرائد السمطين
- ۱۹۔ خطيب تبريزي (م ۷۳۷)، مشكاة المصابيح
- ۲۰۔ سراج الدين ابن الوردي (م ۷۴۹)، خريدة العجائب
- ۲۱۔ ابن قيم جوزيه حنبلي (م ۷۵۱)، المنار المنيف
- ۲۲۔ ابن كثير دمشقي (م ۷۷۴)، الفتن والملاحم
- ۲۳۔ سيد علي همداني (م ۸۷۶)، مودة القربى

- ۲۴۔ سعد الدین تفتازانی (م ۹۳۷)، شرح المقاصد
- ۲۵۔ نور الدین بیہقی الشافعی (م ۸۰۷)، مجمع الزوائد
- ۲۶۔ نور الدین بیہقی الشافعی (م ۸۰۷)، موارد الظمآن
- ۲۷۔ ابن الصباغ مالکی (م ۸۵۵)، الفصول المهمة
- ۲۸۔ سیوطی شافعی، العرف الوردی
- ۲۹۔ ابن طولون دمشقی (م ۹۵۳)، الائمة الإثني عشر
- ۳۰۔ عبد الوہاب شعرانی (م ۹۷۳)، البواقیت والجواهر
- ۳۱۔ احمد بن حجر بیہقی (م ۹۷۴)، الصواعق المحرقة
- ۳۲۔ احمد بن حجر بیہقی (م ۹۷۴)، الفتاویٰ الحدیثیہ
- ۳۳۔ علاء الدین متقی ہندی (م ۹۷۵)، کنز العمال
- ۳۴۔ احمد الدمشقی قرمانی (م ۱۰۰۸)، أخبار الدول وآثار الأول
- ۳۵۔ ملا علی قاری حنفی (م ۱۰۱۴)، مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح
- ۳۶۔ محمد بن عبد الرسول بزرنجی (م ۱۱۰۳)، الاشاعة من أشرار الساعة
- ۳۷۔ احمد بن علی منینی (م ۱۱۷۳)، فتح المنان شرح الفوز والأمان
- ۳۸۔ شمس الدین سفارینی (م ۱۱۸۸)، لوائح الأنوار الإلهیة
- ۳۹۔ محمد الصبان شافعی (م ۱۲۰۶)، اسعاف الراغبین
- ۴۰۔ سید مؤمن شہنشی (م ۱۲۹۰)، نور الابصار
- ۴۱۔ عبد الرؤف مناوی (م ۱۳۰۱)، فیض القدیور شرح الجامع الصغیر

- ۴۲۔ شیخ حسن خمرای مصری (م ۱۳۰۳)، مشارق الأنوار
- ۴۳۔ سید محمد صدیق قنوجی (م ۱۳۰۷)، الإذاعة لما كان وما يكون
- ۴۴۔ شهاب الدین حلوانی (م ۱۳۰۸)، القطر الشهدي في اوصاف المهدي
- ۴۵۔ محمد البليسي شافعي (م ۱۳۰۸)، العطر الوردي في شرح القطر
- ۴۶۔ خير الدين الوبي حنفي (م ۱۳۱۷)، غالية المواعظ
- ۴۷۔ شمس الحق العظيم آبادی (المتولد ۱۲۷۳)، عون المعبود شرح سنن ابو داود
- ۴۸۔ محمد بن جعفر کتانی (م ۱۳۴۵)، نظم المتناثر
- ۴۹۔ محمد عبدالرحمن مبارکپوری (م ۱۳۵۴)، تحفة الأخوذی
- ۵۰۔ شیخ الأزهري محمد النضر حسين (م ۱۳۷۷)، نظرة في أحاديث المهدي
- ۵۱۔ شیخ منصور علی ناصف (م ۱۳۷۱)، التاج الجامع للاصول
- ۵۲۔ احمد بن صديق مغربي (م ۱۳۸۰)، ابراز الوهم المکنون^(۱)
- ان ائمہ و محدثین کے علاوہ بھی اہل علم کی کثیر تعداد نے اس موضوع پر اپنی تحقیق پیش کی ہے۔

امام مہدی کے مسئلے پر تمام مذاہب اور مکاتب فکر کا اجماع

یہ بات قابل ذکر ہے کہ آمدِ امام مہدی علیہ السلام کے عقیدے پر ہر دور میں اُمت کا اجماع رہا ہے۔ یہ مسئلہ کبھی بھی صحابہ، تابعین، تبع تابعین کے ادوار میں ائمہ، فقہاء، مجتہدین، علماء و صوفیاء کے درمیان مختلف فیہ نہیں رہا۔ تمام مکاتب فکر و مذاہب کے ہاں اس مسئلے پر ہمیشہ اتفاق ہی رہا ہے۔ اہل تشیع اور اہل سنت کے درمیان صرف ایک نکتے پر

(۱) مہدی الفقیہ ایمانی، الإمام المہدی عند أهل السنة، المحتویات

اختلاف ہے کہ اہل تشیع کے عقیدے کے مطابق امام مہدی علیہ السلام پیدا ہونے کے بعد غائب ہو گئے اور ان کا دوبارہ ظہور قرب قیامت کے وقت ہوگا جبکہ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے اور ان کی ولادت ہونی ہے۔ اس اختلاف کے علاوہ اُمت میں ان کی آمد اور مقام و مرتبہ کے حوالے سے اور کوئی اختلاف نہیں۔ اہل سنت اور اہل تشیع کی کتب میں یہ اختلاف دیکھا جاسکتا ہے۔

آمدِ امام مہدی علیہ السلام کا حوالہ قرآن حکیم کے تناظر میں

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۚ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۖ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ٥ (۱)

”اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اُس کے نام کا ذکر کیے جانے سے روک دے اور انہیں ویران کرنے کی کوشش کرے انہیں ایسا کرنا مناسب نہ تھا (بلکہ ان کو تو یہ چاہیے تھا) کہ مسجدوں میں (اللہ سے) ڈرتے ہوئے داخل ہوتے، ان کے لیے دنیا میں بھی ذلت ہے اور ان کے لیے آخرت میں (بھی) بڑا عذاب ہے“

مذکورہ آیہ مبارکہ میں عمومی اطلاق اُمت کے لوگوں کے لیے ہے لیکن تاریخی شانِ نزول کے اعتبار سے مشہور تابعی امام سُدی (شاگرد حضرت عبد اللہ بن عباسؓ) روایت کرتے ہیں کہ ان سے مراد پرانے وقت کے رومی لوگ ہیں کہ جب بخت نصر غالب آیا تھا تو اس نے اللہ کے گھروں کو ویران کر دیا اور اللہ کے نام کو بلند کرنا بند کروا دیا تھا۔ ان رومیوں نے اپنے غلبے کے دوران بیت المقدس کو ویران کیا تھا۔ اب یہ لوگ جب

بھی بیت المقدس میں داخل ہوں گے تو خوفزدہ ہو کر اور گردنیں جھکاتے ہوئے داخل ہوں گے لیکن آج صورت حال یہ ہے کہ آج رومی نہ تو خائف ہیں اور نہ سر جھکائے ہوئے داخل ہوتے ہیں کیونکہ بیت المقدس تو یہودیوں کے قبضے میں ہے اور رومیوں پر تو پابندی ہی نہیں ہے بلکہ آج تو مسلمان سر جھکا کر داخل ہوتے ہیں اور ڈرتے پھرتے ہیں۔ امام ابن جریر طبری آیت کریمہ کے اس حصہ کے بارے میں امام سدی الکبیر سے روایت کرتے ہیں:

﴿لَهُمْ فِي الدُّنْيَا حِزْبٌ﴾ أما خزيهم في الدنيا فإنهم إذا قام

المهدي وفتحت القسطنطينية، قتلهم، فذاك الخزي. (۱)

”﴿ان کے لیے دنیا میں بھی ذلت ہے﴾ دنیا میں ان کی ذلت اُس وقت ہوگی جب امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اور قسطنطنیہ فتح ہوگا۔ امام مہدی انہیں ایک جنگ میں ہلاک کریں گے، پس یہ ان کی ذلت ہوگی۔“

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَآءِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ۖ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ ۚ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ۚ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ۚ إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ ۖ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۚ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا ۚ (۲)

(۱) طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱: ۵۰۱

(۲) بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۷-۷۸

”اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کو قطعی طور پر بتا دیا تھا کہ تم زمین میں دو مرتبہ ضرور فساد کرو گے اور (اطاعتِ الہی سے) بڑی سرکشی برتو گے ۵ پھر جب ان دونوں میں سے پہلی مرتبہ کا وعدہ آ پہنچا تو ہم نے تم پر اپنے ایسے بندے مسلط کر دیئے جو سخت جنگجو تھے پھر وہ (تمہاری) تلاش میں (تمہارے) گھروں تک جا گھسے اور (یہ) وعدہ ضرور پورا ہونا ہی تھا ۶ پھر ہم نے اُن کے اوپر غلبہ کو تمہارے حق میں پلٹا دیا اور پھر ہم نے اموال و اولاد (کی کثرت) کے ذریعے تمہاری مدد فرمائی اور ہم نے تمہیں افرادی قوت میں (بھی) بڑھا دیا ۷ اگر تم بھلائی کرو گے تو اپنے (ہی) لیے بھلائی کرو گے اور اگر تم برائی کرو گے تو اپنی (ہی) جان کے لیے۔ پھر جب دوسرے وعدے کی گھڑی آئی (تو اور ظالموں کو تم پر مسلط کر دیا) تاکہ (مار مار کر تمہاری نافرمانیوں اور سرکشی کی سزا کے طور پر) تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور تاکہ مسجد اقصیٰ میں (اسی طرح) داخل ہوں (غالب اور فاتح ہو کر) جیسے اس میں (حملہ آور) پہلی مرتبہ داخل ہوئے تھے اور تاکہ جس (مقام) پر غلبہ پائیں اس کو تباہ و برباد کر ڈالیں ۸“

ان آیات میں بنی اسرائیل، یروشلم اور القدس کا ذکر کیا گیا ہے نیز بیت المقدس پر مختلف اوقات میں ہونے والے پے در پے حملوں کے ہونے اور اس کا فتح کیا جانا مذکور ہے۔ اس دوسرے وعدے کی گھڑی کی تعبیرات مفسرین نے مختلف کی ہیں۔ بعضوں نے اسے ماضی سے متعلق کیا ہے اور بعضوں نے اسے مستقبل سے متعلق کیا ہے اگر اسے ماضی سے تعبیر کریں تو یہی ترجمہ ہو گا کہ پھر جب دوسرے وعدے کی گھڑی آئی اگر مستقبل سے متعلق ہو تو مطلب ہو گا کہ جب دوسرے وعدے کی گھڑی آئے گی تو تم پر اوروں کو مسلط کر دیں گے۔ مستقبل کے لحاظ سے آیت مبارکہ کے معانی کریں تو قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ قرآن حکیم کے ان مضامین میں شامل ہے جو قرآنی پیشین گوئیاں کہلاتی ہیں۔ جن میں آئندہ پیش آنے والے واقعات کا ذکر موجود ہوتا ہے۔

پیشین گوئیاں قرآن پاک کے مضامین کا ایک باب ہیں۔ درج بالا آیت نمبر ۷ کی ائمہ تفسیر، صحابہ، تابعین اور اکابرین نے مختلف حوالوں سے تعبیرات، اطلاقات اور انطباقات بیان کیے ہیں۔ تمام تعبیرات اپنی جگہ پر صحیح اور درست ہیں اور ان میں سے ایک تعبیر امام ابن جریر طبری نے 'جامع البیان فی تفسیر القرآن' میں روایت کی ہے اور یہ روایت صحابی رسول حضرت حذیفہ بن الیمان ؓ سے مروی ہے نیز اس روایت کو امام جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر 'الدر المنثور' میں بھی بیان کیا ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فهذا من صنعة حُلِيِّ بَيْتِ الْمَقْدَسِ وَيُرَدُّهُ الْمَهْدِي إِلَى الْبَيْتِ الْمَقْدَسِ، وَهُوَ أَلْفُ سَفِينَةٍ وَسَبْعُ مِائَةِ سَفِينَةٍ، يُرْسِي بِهَا عَلَى يَافَا، حَتَّى تُنْقَلَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدَسِ، وَبِهَا يَجْمَعُ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ. (۱)

”یہ بیت المقدس کے زیورات کی سرگزشت ہے، انہیں امام مہدی واپس بیت المقدس پہنچائیں گے۔ یہ زیورات سترہ سو بحری بیڑوں میں لدے ہوئے ہوں گے جنہیں یافا کے مقام پر لنگر انداز کیا جائے گا یہاں تک کہ انہیں بیت المقدس منتقل کر دیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بیت المقدس میں ہی اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا۔“

اس حدیث مبارکہ سے دو باتیں سامنے آتی ہیں:

- ۱۔ سیدنا امام مہدی علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو بیت المقدس (یروشلم) آخری بار آپ ہی کے ہاتھوں فتح ہوگا۔ آپ اپنی عالمی خلافت کا ہیڈ کوارٹر بیت المقدس کو بنائیں گے۔ آپ کا کل زمانہ خلافت مقبول اور مختار روایات کے مطابق ۷ سے ۹ برس یا ۲۰ برس ہے۔ اس سے زائد کا ذکر بھی موجود ہے مگر یہ روایات مقبول اور مختار ہیں۔ اب ان دو مختار

(۱) ۱۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱۵: ۲۲

۲۔ سیوطی، الدر المنثور، ۵: ۲۴۳

روایات کو جمع کیا جائے تو اس کی تطبیق یوں کی جاسکتی ہے کہ آپ مجموعی طور پر ۲۰ سال حکومت کریں گے اور ان ۲۰ سالوں میں سے ۷ یا ۹ سال کا عرصہ ایسا ہوگا جب آپ خلیفۃ اللہ فی الارض کے مرتبہ کو پہنچ جائیں گے، یعنی پوری زمین پر آپ کی حکومت ہوگی۔ روئے زمین پر سلطنتِ اسلامیہ، خلافتِ الہیہ اور خلافتِ محمدیہ قائم ہوگی۔ اسلام، دنیا کے سپریم پاور کے طور پر سامنے آئے گا اور امام مہدی علیہ السلام اس خلافت و سلطنت کے خلیفہ و سربراہ ہوں گے۔ یہ خلافت ۷ سے ۹ برس قائم ہوگی اور ۲۰ میں سے پہلے ۱۳، ۱۴ سالوں میں عرب سے لے کر شام، قسطنطنیہ، روم اور یورپ آپ کی سلطنت میں آجائے گا اور باقی سلطنتیں آپ بعد میں فتح کریں گے۔ ان کی فتح کے بعد عالمی خلافت قائم ہوگی جو کہ ۷ سے ۹ سال تک رہے گی۔

۲۔ دوسری بات اس حدیث سے یہ سامنے آتی ہے کہ بیت المقدس کی فتح کے وقت ۱۷۰۰ ہجری بیڑے استعمال ہوں گے۔ حدیث کا یہ دوسرا حصہ ان لوگوں کے لیے غور و فکر کا متقاضی ہے جو امام مہدی علیہ السلام کے پیدا ہو چکنے کے دعویدار رہتے ہیں اور ہمیشہ اگلے ”دو، تین“ سالوں میں ان کے ظہور کا اعلان کرتے رہتے ہیں نیز ان کے ”عنقریب“ ظہور کے حوالے سے اُمت کے اندر ایسے خیالات کو پروان چڑھایا جاتا رہا ہے۔ عرب و عجم کے کئی علماء نے کئی مرتبہ اس خیال کو فروغ دیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام پیدا ہو چکے ہیں۔ راقم ایسے کئی علماء کو جانتا ہے جو پچھلے کئی سالوں سے بلا ناغہ حج پر جا رہے ہیں تاکہ امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر براہ راست بیعت کرنے والوں میں شامل ہو جائیں حتیٰ کہ کئی افراد یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ وہ ۱۹۶۰ء میں پیدا ہو چکے ہیں اور عنقریب ایک دو سالوں میں اعلان کرنے والے ہیں۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی حکومت معجزانہ طور پر خود بخود ہی وجود میں نہیں آجائے گی، بلکہ دنیا کے واقعات پورے فطری عمل کے ساتھ اس طرح تبدیل ہوں گے کہ بالآخر ایک عالمگیر اسلامی حکومت کا قیام عمل میں آجائے گا۔

حالات کا معروضی سطح پر جائزہ لیا جائے تو دنیا کے موجودہ حالات دور دور تک بھی اس تصور کا اشارہ نہیں دیتے۔ نیز سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آج اُمتِ مسلمہ بیت المقدس کو فتح کرنے کے لیے ۱۷۰۰ ہجری بیڑے جمع کرنے کے قریب آگئی ہے..... نہیں، اُمتِ مسلمہ کی اس حوالے سے صورتحال ابھی اس مقام پر نہیں پہنچی۔ امام مہدی علیہ السلام کی آمد میں بھی اتنا وقت درکار ہے کہ تغیراتِ زمانہ بڑی بڑی تبدیلیاں لانے کا باعث بنے گا۔ بڑی بڑی طاقتیں اس وقت تک تاخت و تاراج ہو چکی ہوں گی عالمی سطح پر موجودہ طاقت کا توازن ٹوٹے گا۔ عالمی طاقت کے توازن میں دور رس تبدیلیاں رونما ہوں گی اور ایک عالمگیر خلافتِ اسلامیہ کی تشکیلِ نوعمل میں آئے گی۔

احادیث کے ضخیم ذخیرہ میں تلاشِ بسیار کے باوجود آج کی سپر پاور کا کہیں بھی اشارہ یا ذکر نہیں ملتا اور نہ یہ پتا چلتا ہے کہ اس وقت کون لوگ عالمِ کفر کی طاقت ہوں گے۔ اس سے توفیقِ الہی اور فیضِ مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے یہ تصور اور گمان غالب ہے کہ موجودہ بڑی طاقت کا ذکر نہ ملنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس زمانے کے آنے تک آج کی سپر طاقت مٹ چکی ہوگی اور دوسری طاقتیں امام مہدی علیہ السلام کے مد مقابل ہوں گی۔ احادیث کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کی بڑی طاقت غالباً یورپ ہو گا یعنی طاقت کا توازن اس کے پاس ہوگا اور یورپ کا دارالحکومت اس وقت روم ہوگا۔ جس طرح آج یورپ آپس میں متحد ہو رہا ہے اور بیلجیئم (Belgium) کے برسلز (Brussels) کو انہوں نے اس کے محل وقوع کی اہمیت کی وجہ سے اپنا دارالحکومت بنا رکھا ہے، ممکن ہے آنے والے وقتوں میں یورپ اپنا دارالحکومت روم کو بنا لے۔ پس امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے وقت کا تعین کرنے کے لیے اس بات کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا کہ کیا عالمی حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں اور بیت المقدس کی فتح کے لیے ۱۷۰۰ ہجری بیڑے اس وقت اُمتِ مسلمہ کے پاس موجود ہیں اور اگر نہیں تو اس صورتحال اور ان عالمی حالات تک پہنچنے میں کتنا وقت درکار ہوگا؟

سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی ولادت و حلیہ

احادیث و روایات کے مطابق سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی پیدائش مدینہ طیبہ میں اس وقت موجود ایک قصبہ قرعہ میں ہوگی اور ۳۰ سے ۴۰ سال کا عرصہ مدینہ طیبہ میں ہی گزاریں گے۔ بعد ازاں ایک حج کے موقع پر مکہ المکرمہ میں حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان آپ کے ہاتھ پر ۳۱۳ اکابرین اُمت بیعت کریں گے اور سات علماء اُمت پہلے بیعت کریں گے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام اس اُمت کے مجددِ اعظم اور آخری مجدد ہوں گے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا نام محمد ہوگا، والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا، آپ حنی حسینی سید ہوں گے۔ والد کی طرف سے حسینی اور والدہ کی طرف سے حسنی ہوں گے، حضرت فاطمہ کی اولاد سے ہوں گے، آپ کی داڑھی گھنی ہوگی، آپ کی دائیں گال میں ایک تل ہوگا، آپ کے کندھوں کے درمیان حضور نبی اکرم ﷺ کے اسم مبارک کی مہر ہوگی، اوپر اُونی چادریں پہن رکھی ہوں گی، ہاتھ میں حضور ﷺ کی تلوار ہوگی، جوان ہوں گے، عمر ۳۰ سے ۴۰ سال کے درمیان ہوگی، درمیانہ قد، اکہرا جسم، سیاہ زلفیں، بڑی سرگیں آنکھیں، چہرہ سفید سرخی مائل، چمکتے ہوئے ستارے محسوس ہوں گے، شخصیت و حسنِ عربی، جسامت عجمی (شخصیت عرب و عجم کے خواص کی جامع)، چوڑی پیشانی، ناک اونچی، دانت آگے سے کھلے ہوں گے اور ان سے نور نکلے گا، سر پر عمامہ، کملی اوڑھے ہوئے ہوں گے۔

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام سے قبل کے حالات

امام مہدی علیہ السلام کی آمد سے قبل زلزلے کثرت سے ہوں گے بعض اوقات ہم آج کل کے زلزلوں کو دیکھتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ شاید یہ وہی نشانی ہے جو آمدِ امام مہدی کی ہے۔ نہیں بلکہ یہ زلزلے تو ان زلزلوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ

کی حدیث مبارکہ اس کی وضاحت کرتی ہے:

عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول: يكون بعدي خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف في جزيرة العرب قلت: أي خسف بالأرض وفيها الصالحون؟ قال لها رسول الله ﷺ إذا كثرت أهلها الخبث. (۱)

”حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ایک خسف (وہ زلزلہ جس کے نتیجے میں زمین دھنس جائے گی) مشرق میں ہوگا اور ایک زلزلہ مغرب میں اور ایک زلزلہ جزیرہ عرب میں واقع ہوگا میں نے عرض کیا: کیا زمین دھنسا دی جائے گی درآں حال یہ کہ اس میں نیک لوگ ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: جب اس کے رہنے والوں میں برائی زیادہ ہو جائے گی۔“

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین بہت بڑے زلزلے زمین پر آئیں گے جس کے نتیجے میں زمین دھنس جائے گی، یہ زلزلے درج ذیل مقامات پر ہوں گے:

۱۔ کرۂ ارضی کے مشرق کی جانب

۲۔ کرۂ ارضی کے مغرب کی طرف

۳۔ سر زمین عرب پر

آپ ﷺ کے ظہور سے قبل سورج ایک خاص نشانی سے طلوع ہوگا اور یہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا نہیں بلکہ ایک اور نشانی ہوگی۔ مشرق کی طرف سے ایک بڑا روشن ستارہ بہت لمبی دم والا طلوع ہوگا، دنیا دیر تک اس کو دیکھے گی۔

(۱) ہیشمی، مجمع الزوائد، ۸: ۱۱

امام مہدی علیہ السلام کی آمد سے قبل رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو سورج گرہن ہوگا اور ایک ہی رمضان میں دو بار چاند گرہن ہوں گے اور یہ واقعہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوا ہوگا۔

جس سال حج کے موقع پر سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا اس حج پر منی کے میدان میں بہت بڑی جنگ ہوگی، قبائل کے درمیان مقاتلہ سے بہت زیادہ خون خرابہ اور تباہی ہوگی۔ اس کے بعد لوگ اپنی پناہ گاہ ڈھونڈیں گے کہ کسی کے دامن میں پناہ مل جائے پس وہ پناہ گاہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو بنایا گیا ہے۔

جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو سفینیانی نامی ایک شخص جس کا تعلق بدجنت اور ملعون یزید کے قبیلے سے ہوگا وہ ملک شام کے علاقے میں بہت بڑا مقاتلہ کرے گا جو کوفہ اور عراق کی سر زمین تک بہت سارے شہروں کے تقریباً ایک لاکھ افراد کو قتل کر دے گا۔ بعد ازاں سفینیانی سے بدلہ لینے کے لیے مشرق کی سر زمین سے (اور احادیث میں خراسان اور کوفہ کا لفظ آیا ہے) سیاہ رنگ کے جھنڈے لے کر لشکر نکلیں گے (حضور نبی اکرم ﷺ اکثر غزوات میں جو جھنڈا استعمال فرماتے اس کا رنگ بھی سیاہ ہوتا تھا) اور جنگ کرتے کرتے آگے بڑھیں گے، اس لشکر کی قیادت بنو تمیم کا ایک شخص شعیب بن صالح التیمی کر رہا ہوگا۔ یہ اکہرا بدن اور چھوٹی داڑھی والا جوان شخص ہوگا اور ملک شام سے بیت المقدس تک بہت سارے علاقے فتح کر لے گا۔

سفینیانی کو امام مہدی علیہ السلام کے مدینہ سے مکہ آنے کی خبر ہوگی وہ ایک بہت بڑے لشکر کو آپ کو گرفتار کرنے کی غرض سے بھیجے گا۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء (چٹیل میدان) پر زمین پھٹے گی اور اس کا سارا لشکر تباہ ہو جائے گا۔ بیسیوں احادیث میں امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے قبل مقام بیداء پر زمین کے پھٹنے اور سفینیانی لشکر کے تباہ ہونے کا ذکر موجود ہے۔ یہ واقعہ سن کر شام سے قافلے مکہ کی جانب چل پڑیں گے اور پوری دنیا سے ۴۰ ابدال اور سرزمین عراق کے کل اولیاء بھی مکہ کی جانب چل پڑیں گے اور

مکہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

امام مہدی علیہ السلام کے ایک بھائی ہوں گے جو ایک روایت کے مطابق باپ کی طرف سے ہوں گے اور دوسری روایت کے مطابق چچا زاد بھائی ہوں گے جنہیں ہاشمی کہا جائے گا۔ وہ بھی ایک لشکر لے کر چلیں گے اور یہ لشکر شعیب بن صالح تمیمی کے لشکر کے ساتھ مل کر دیگر قافلوں کے ہمراہ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے لشکر میں شامل ہو جائے گا اور ایک عظیم لشکر امام مہدی علیہ السلام کی قیادت میں سوئے شام اور قسطنطنیہ روانہ ہو جائے گا۔ عرب پر آپ کی حکومت قائم ہو جائے گی اور پھر عالمی خلافت قائم کرنے کے لیے قسطنطنیہ روانہ ہوں گے، اس وقت کا قسطنطنیہ آج کا استنبول ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کے پیدا ہونے کے دعویدار ذرا غور کریں کہ ابھی تو ترکی مسلمانوں کے پاس ہے اور جب امام مہدی علیہ السلام ترکی فتح کریں گے تو گویا اس وقت کے حالات بدل چکے ہوں گے۔ قسطنطنیہ فتح کرنے کے بعد آپ القدس پر حملہ کر کے بیت المقدس فتح کریں گے۔ بعد ازاں بلاد روم فتح ہوں گے۔ بیت المقدس کو فتح کر لینے کے بعد آپ اپنی افواج ہند اور سندھ (پاکستان اور ہندوستان) کو فتح کرنے کے لیے بھیجیں گے۔

ان احادیث کو بیان کرنے کا مقصد اس بات کو واضح کرنا ہے کہ جب ہندو سندھ کی فتوحات، بیت المقدس اور قسطنطنیہ کی فتوحات، بلاد روم و یورپ کی فتوحات اور چائنا کا فتح ہونا یہ سب امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں عمل میں آئے گا تو وہ احباب جو امام مہدی علیہ السلام کو اگلے ۴/۳ سالوں میں سامنے لانا چاہتے ہیں اُن کے لیے سوچنے کا مقام ہے کہ کیا وہ وقت آچکا ہے؟ کیا حالات اتنے سازگار ہو گئے ہیں؟ کیا عالمی طاقتوں کی طاقت کا توازن بکھر کر ایک نیا طاقت کا توازن تشکیل پذیر ہو چکا ہے؟

بیت المقدس کی فتح

حضرت امام مہدی علیہ السلام بیت المقدس کو فتح کریں گے۔ حدیث مبارکہ میں اس

فتح کی پیشین گوئی کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

عن أبي هريرة، عن رسول الله ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُوْدٌ، لَا يُرْذُهَا شَيْءٌ حَتَّى تُنْصَبَ بِإِيلِيَاءِ. (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے جنہیں کوئی بھی چیز نہ روک سکے گی یہاں تک کہ وہ بیت المقدس میں نصب کیے جائیں گے۔“

بیت المقدس کی فتح کے بعد چین بھی فتح ہوگا۔ امام ابن حجر مکی نے ’القول المختصر‘ میں بیان کیا ہے کہ چین بھی اُنہی غزوات کے دوران فتح ہوگا۔

فتحِ قسطنطنیہ اور غزوہ ہند کا پس منظر

روایات میں ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح کے لیے امام مہدی علیہ السلام لشکر روانہ کریں گے تو اس میں ایک لاکھ افراد مارے جائیں گے۔ یہ جنگ آپ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگی مگر آپ خود شریک نہ ہوں گے بلکہ آپ کا لشکر جنگ کرے گا۔ ابتدائی فتح کے دوران یہ خبر ملے گی کہ دجال نکل آیا ہے۔ اس خبر کو سننے کے بعد تمام لوگ امام مہدی علیہ السلام کی مدد کے لیے واپس پہنچ جائیں گے لیکن یہ خبر جھوٹی ہوگی اور صورتحال مختلف ہوگی۔ سیدنا امام مہدی علیہ السلام تمام لشکر اور افواج کو لے کر بلاد شام و روم کی فتوحات کے لیے بڑھیں گے جب آپ قسطنطنیہ کی طرف پیش قدمی کریں گے اس وقت آپ کے لشکر میں ۷۰ ہزار افراد شامل ہوں گے۔ پہلے معرکہ میں ۴۰ ہزار افراد مارے جائیں گے دوبارہ جب سیدنا امام مہدی علیہ السلام قیادت کر کے جنگ کریں گے تو یہ جنگ عالمی جنگ بن جائے گی۔ اس عالمی جنگ میں ۶ لاکھ افراد مارے جائیں گے اور امام مہدی کو فتح نصیب ہوگی۔ اس جنگ کی پیشین گوئی بھی حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمادی تھی:

(۱) أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۶۵، رقم: ۸۷۷۵

عن معاذ بن جبل عن النبي ﷺ قال: الملحمة العظمى وفتح
القُسْطَنْطِينِيَّةِ وخروج الدجال في سبعة أشهر. (۱)

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
جنگِ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح، دجال کا نکلنا یہ تینوں واقعات اکٹھے ۷ ماہ کے اندر
ظہور پذیر ہوں گے۔“

عن معاذ بن جبل رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: الملحمة الكبرى وفتح
القُسْطَنْطِينِيَّةِ وخروج الدجال في سبعة أشهر. (۲)

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
جنگِ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح، دجال کا نکلنا یہ تینوں واقعات اکٹھے ۷ ماہ کے اندر
ظہور پذیر ہوں گے۔“

دیگر احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور اور آپ کی بیعت
سے لے کر بیت المقدس کی فتح تک ۶ سال لگیں گے۔ قسطنطنیہ کی فتح کے بعد اس زمانے
میں بیت المقدس کی فتح ہو جائے گی اور ساتویں سال میں دجال نکلے گا۔ گویا جب امام
مہدی علیہ السلام کا تخت پر پہلا سال ہو گا تب دجال آئے گا۔

امام مہدی علیہ السلام کی عمر ظہور کے وقت تقریباً ۴۰ سال ہو گی اور اس کے بعد ۴۰
سال مزید امام مہدی علیہ السلام زندہ رہیں گے۔ گویا آپ کی عمر مبارک ۸۰ برس ہو گی اور
حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نزول کے بعد ۴۰ سال زندہ رہیں گے۔ اس طرح دجال بھی ظاہر
ہونے کے بعد ۴۰ سال تک رہے گا لیکن چونکہ اس کا ظہور امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے

(۱) ترمذی، السنن، کتاب الفتن، باب ما جاء في علامات خروج الدجال، ۴:

۵۰۹، رقم: ۲۲۳۸

(۲) ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب الملاحم، ۲: ۱۳۷۰، رقم: ۴۰۸۲

پہلے ہو چکا ہو گا اس لیے اس کے ۴۰ سال امام مہدی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے مکمل ہو چکے ہوں گے اس لیے وہ ان کے ہاتھوں قتل ہو جائے گا۔

سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی وفات کے بعد منصور نامی شخص کو خلیفہ بنایا جائے گا اور وہ ۲۱ سال حکومت کرے گا اس کے بعد ہشام المہدی کی حکومت ہوگی وہ ۳ سال ۴ ماہ اور ۱۰ دن حکومت کرے گا۔

خاتم سلسلہ ولایت امام مہدی علیہ السلام

اُمّتِ محمدی ﷺ میں فیض ولایت کا منبع و سرچشمہ سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام ہیں، گویا آپ فاتح ولایت یعنی باب ولایت کھولنے والے ہیں اور یہ سلسلہ ولایت کبریٰ بارہ ائمہ اہل بیت میں ایک مقررہ ترتیب سے چلایا جائے گا جن کے آخری فرد سیدنا امام محمد مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ جس طرح سیدنا مولا علی علیہ السلام اُمّتِ محمدی ﷺ میں فاتح ولایت کے درجے پر فائز ہوئے اسی طرح سیدنا امام مہدی علیہ السلام قربِ قیامت کے زمانے میں خاتم ولایت کے درجے پر فائز ہوں گے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ نے اپنے مکتوبات میں اس موضوع کے حوالے سے جو بیان فرمایا ہے ہم اسے ذیل میں من و عن درج کر رہے ہیں:

و راہی است کہ بقرب ولایت تعلق دارد: اقطاب و اوتاد و بدلا و نجباء و عامۃ اولیاء اللہ، بہمین راہ واصل اندرہا سلوک عبارت ازین راہ است بلکہ جذبۂ متعارفہ، نیز داخل ہمین است و توسط و حیلولت درین راہ کائن است و پیشوای، و اصلان این راہ و سرگروہ اینہا و منبع فیض این بزرگواران: حضرت علی مرتضیٰ است کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، و این منصب عظیم الشان بایشان تعلق دارد

درین مقام گوئیا ہر دو قدم مبارک آنسرور علیہ رحمۃ اللہ (الصلوٰۃ و السلام) برفرق مبارک اوست کر اللہ تعالیٰ ذہبہ حضرت فاطمہ و حضرات حسنین رضی اللہ عنہما درین مقام با ایشان شریکند، انکارم کہ حضرت امیر قبل از نشاء عنصرے نیز ملاذ این مقام بوده اند، چنانچہ بعد از نشاء عنصرے و ہر کرا فیض و ہدایت ازین راہ میر سید بتوسط ایشان میر سید چہ ایشان نزد نقطہ منتہائے این راہ و مرکز این مقام بایشان تعلق دارد، و چون دورہ حضرت امیر تمام شد این منصب عظیم القدر بحضرات حسنین ترتیباً مفوض و مسلم گشت، و بعد از ایشان بہریکے از ائمہ اثنا عشر علی الترتیب و التفصیل قرار گرفت و در اعصار این بزرگواران و همچنین بعد از ارتحال ایشان ہر کرا فیض و ہدایت میرسید بتوسط این بزرگواران بودہ و بحیلولة ایشانان ہر چند اقطاب و نجبای وقت بودہ باشند و ملاذ و ملجاء ہمہ ایشان بودہ اند چہ اطراف را غیر از لحوق بمرکز چارہ نیست۔^(۱)

”اور ایک راہ وہ ہے جو قربِ ولایت سے تعلق رکھتی ہے: اقطاب و افتاد اور ابدال اور نجباء اور عام اولیاء اللہ اسی راہ سے واصل ہیں، اور راہِ سلوک اسی راہ سے عبارت ہے، بلکہ متعارف جذبہ بھی اسی میں داخل ہے، اور اس راہ میں توسط ثابت ہے اور اس راہ کے واصلین کے پیشوا اور اُن کے سردار اور اُن کے

(۱) مجلّد الف ثانی، مکتوبات، ۳: ۲۵۱، ۲۵۲، مکتوب نمبر: ۱۲۳

بزرگوں کے منبع فیض حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہیں، اور یہ عظیم الشان منصب اُن سے تعلق رکھتا ہے۔ اس راہ میں گویا رسول اللہ ﷺ کے دونوں قدم مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مبارک سر پر ہیں اور حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اس مقام میں اُن کے ساتھ شریک ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ (سیدنا علی) اپنی جسدی پیدائش سے پہلے بھی اس مقام کے لجا و ماویٰ تھے، جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ جسدی پیدائش کے بعد ہیں اور جسے بھی فیض و ہدایت اس راہ سے پہنچی ان کے ذریعے سے پہنچی، کیونکہ وہ اس راہ کے آخری نقطہ کے نزدیک ہیں اور اس مقام کا مرکز ان سے تعلق رکھتا ہے، اور جب حضرت امیر رضی اللہ عنہ (سیدنا علی) کا دور ختم ہوا تو یہ عظیم القدر منصب ترتیب وار حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو سپرد ہوا اور ان کے بعد وہی منصب ائمہ اثنا عشرہ میں سے ہر ایک کو ترتیب وار اور تفصیل سے تفویض ہوا، اور ان بزرگوں کے زمانہ میں اور اسی طرح ان کے انتقال کے بعد جس کسی کو بھی فیض اور ہدایت پہنچی ہے انہی بزرگوں کے ذریعے پہنچی ہے، اگرچہ اقطاب و نجائے وقت ہی کیوں نہ ہوں اور سب کے لجا و ماویٰ یہی بزرگ ہیں کیونکہ اطراف کو اپنے مرکز کے ساتھ الحاق کیے بغیر چارہ نہیں ہے۔“

حضرت مجدد الف ثانی کے بیان سے مترشح ہوا کہ امام مہدی علیہ السلام منصب ولایت میں حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے ساتھ شریک کار ہوں گے۔ اس طرح مرتبہ ولایت کے حامل سب سے پہلے امام برحق مولا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مقرر ہوئے اور ولایت کا یہ سلسلہ اہل بیت اور آل اطہار میں ائمہ اثنا عشر (بارہ اماموں) میں جاری ہوا اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا تا آنکہ اُمت محمدی ﷺ میں آخری امام برحق جو بارہویں امام ہوں گے سیدنا امام مہدی علیہ السلام ہیں اور وہ آخری خلیفہ بھی ہوں گے۔ ان کی ذاتِ اقدس میں ظاہر و باطن کے دونوں راستے جو پہلے جدا جدا تھے اس طرح مجتمع کر

دیئے جائیں گے کہ بیک وقت ولایت اور خلافت کے دونوں مرتبے ان پر ختم کر دیئے گئے۔ سو اس بات پر اُمت کا اجماع ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا منکر وہ دین کی ظاہری اور باطنی خلافتوں کا منکر ہوگا۔ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور مظہریتِ محمدی ﷺ کی انتہا ہے اس لیے ان کا نام بھی محمد ہوگا اور وہ خلقِ محمدی ﷺ کے بھی وارث ہوں گے جس سے دنیائے انسانیت کو یہ بتلانا مقصود ہے کہ یہ امام آخر الزماں فیضانِ محمدی ﷺ کے ظاہر و باطن کا امین ہے اور ان کی تکذیب کرنے والا کافر ہو جائے گا۔

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام کے وقت ان کی ذاتِ اقدس تمام اولیاء کا مرجع ہوگی اور اُمتِ محمدی ﷺ کا امام ہونے کے باعث سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا کریں گے اور آپ کی امامت کا اعلان تمام روئے زمین پر کر دیا جائے گا۔

واضح رہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے حضور نبی اکرم ﷺ سے کثیر احادیث متواترہ، مرفوعہ، صحیح اور حسن کے درجے کو پہنچی ہوئی ہیں۔ راقم کے علم میں حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق دوسو سے زائد احادیث آئی ہیں۔ اس موضوع پر کل احادیث کی تعداد یقیناً اس سے کہیں زیادہ ہوں گی۔ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے فضائل و مناقب کے حوالے سے جو روایات کتبِ احادیث میں بیان ہوئی ہیں اُن میں سے بیشتر درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت امام مہدی علیہ السلام امام برحق اور بنو فاطمہ سے ہیں

۱۔ عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول:
المهدي من عترتي من ولد فاطمة. (۱)

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب الفتن، عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في

المهدي، ۴: ۵۰۵، رقم: ۲۲۳۱

۲۔ أبوداود، السنن، کتاب المہدی، ۴: ۱۰۷، رقم: ۴۲۸۳

۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۳۷۶، رقم: ۳۵۷۱

”اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔“

۲۔ عن أم سلمة رضي الله عنها زوج النبي ﷺ قالت: سمعتُ رسول الله ﷺ يذكر المهدي، فقال: هو حق وهو من بني فاطمة رضي الله عنها. (۱)

”اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (امام) مہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: مہدی حق ہے۔ (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔“

۳۔ عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: نحن ولد عبد المطلب سادة أهل الجنة أنا وحمزة وعلي وجعفر والحسن والحسين والمهدي. (۲)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خود فرماتے سنا ہے کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہوں گے یعنی میں حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی رضی اللہ عنہ۔“

۴۔ عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: ذكر رسول الله ﷺ المهدي وهو من ولد فاطمة. (۳)

(۱) حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۶۰۰، رقم: ۸۶۷۱

(۲) ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب خروج المہدی، ۲: ۱۳۶۸، رقم: ۴۰۸۷

(۳) حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۶۰۱، رقم: ۸۶۷۲

”اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مہدی کا تذکرہ فرمایا (اور اس میں فرمایا کہ) وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔“

۵۔ عن عائشة رضي الله عنها عن النبي ﷺ قال: هو رجل من عترتي، يقاتل على سنتي كما قاتلت أنا على الوحي. (۱)

”اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مہدی میری عترت (اہل بیت) سے ہوں گے، جو میری سنت (کے قیام) کے لیے جنگ کریں گے، جس طرح میں نے وحی الہی (کی اتباع) میں جنگ کی۔“

۶۔ عن أبي امامة عليه السلام مرفوعا قال: سيكون بينكم وبين الروم أربع هدن تقوم الرابعة على يد رجل من آل هرقل يدوم سبع سنين قيل يا رسول الله! من إمام الناس يومئذ؟ قال: من ولدي ابن أربعين سنة كان وجهه كوكب دري في خده الأيمن خال أسود عليه عباءتان قطوانيتان كأنه من رجال بني إسرائيل يملك عشر سنين يستخرج الكنوز ويفتح مدائن الشرك. (۲)

”حضرت ابو امامہ علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اور روم کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی۔ چوتھی صلح ایسے شخص کے ہاتھ

(۱) ۱۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۱، رقم: ۱۰۹۲

۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۷۴

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۸: ۱۰۱، رقم: ۷۴۹۵

۲۔ طبرانی، المسند الشاميين، ۲: ۴۱۰، رقم: ۱۶۰۰

۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۹

پر ہوگی جو آلِ ہرقل سے ہوگا اور یہ صلح سات سال تک برابر قائم رہے گی۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس وقت مسلمانوں کا امام کون شخص ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص میری اولاد میں سے ہوگا جس کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ اس کا چہرہ ستارہ کی طرح چمکدار، اس کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا، اور دو قطواناں عبائیں پہنے ہوگا، بالکل ایسا معلوم ہوگا جیسا بنی اسرائیل کا شخص، وہ دس سال حکومت کرے گا، زمین سے خزانوں کو نکالے گا اور مشرکین کے شہروں کو فتح کرے گا۔“

۷۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال: اسم المہدی محمد۔^(۱)
”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (امام) مہدی کا نام محمد ہوگا۔“

(۲) امام مہدی علیہ السلام کا دورِ خلافت آئے بغیر قیامت بپا نہیں ہوگی

۱۔ عن عبد اللہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا تذهب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اهل بیتي یواطیء اسمہ اسمی۔^(۲)
”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک شخص جو میرا ہم نام ہوگا عرب کا حکمران نہ بن جائے۔“

(۱) سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۷۳

(۲) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب الفتن عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی

المہدی، ۴: ۵۰۵، رقم: ۲۲۳۰

۲۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۲۸۸، رقم: ۸۳۶۴

۳۔ بزار، المسند، ۵: ۲۰۴، رقم: ۱۸۰۴

۴۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۲۸۹، رقم: ۱۱۸۱

۲۔ عن عبد الله ﷺ عن النبي ﷺ قال: يلي رجل من أهل بيتي يواطى اسمه إسمي قال عاصم: وحدثنا أبو صالح عن أبي هريرة ﷺ لو لم يبق من الدنيا إلا يوماً لطول الله ذالك اليوم حتى يلي. (۱)

”حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرمادے گا یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) خلیفہ ہو جائے۔“

۳۔ عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول: المهدي من عترتي من ولد فاطمة. (۲)

”اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔“

۴۔ عن أبي نصره قال: كنا عند جابر بن عبد الله رضي الله عنهما فقال: يوشك أهل الشام أن لا يجبى إليهم دينار ولا مدى قلنا: من أين ذالك قال: من قبل الروم ثم أسكت هنية ثم قال: قال رسول الله ﷺ: يكون في آخر أمتي خليفة يحثي المال حثيا ولا يعده

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب الفتن، باب ما جاء في المهدي، ۴: ۵۰۵، رقم:

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۳۷۶، رقم: ۳۵۷۱

(۲) ۲۔ ابو داود، السنن، کتاب المهدي، ۴: ۱۰۷، رقم: ۲۲۸۲

عدا قال: قلت لأبي نصره وأبي العلاء أتریان أنه عمر بن عبد العزيز فقالا: لا. (۱)

”ابونصرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر ﷺ نے فرمایا: رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ میری اُمت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو مال لبالب بھر بھر کے دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔“

اس حدیث کے راوی الحریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابونصرہ اور ابو العلاء سے دریافت کیا۔ کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیثِ پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا نہیں، یہ خلیفہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز کے علاوہ ہوں گے۔

۵۔ عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله ﷺ: لا تقوم الساعة حتى تملأ الأرض ظلماً وجوراً وعدواناً ثم يخرج من أهل بيتي من يملأها قسطاً وعدلاً. (۲)

- (۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل، ۴: ۲۲۳، رقم: ۲۹۱۳
- ۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۳۱۷، رقم: ۱۴۴۴۶
- ۳۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۷۵، رقم: ۶۶۸۲
- (۲) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحيحین، ۴: ۶۰۰، رقم: ۸۶۶۹
- ۲۔ ہیثمی، موارد الظمان، ۱: ۴۶۴، رقم: ۱۸۸۰

”حضرت ابوسعید خدری ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر جائے گی، بعد ازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلیفہ مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی)۔“

۶۔ عن أبي سعيد الخدري ؓ قال: قال رسول الله ﷺ: المهدي منّا أهل البيت أشم الأنف أفتى أجلى يملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت جوراً وظلماً يعيش هكذا وبسط يساره وإصبعين من يمينه المسبحة والأبهام وعقد ثلاثة. (۱)

”حضرت ابوسعید خدری ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مہدی میری نسل سے ہوں گے۔ ان کی ناک ستواں و بلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم و زیادتی سے بھر گئی ہوگی اور انگلیوں پر شمار کر کے بتایا کہ (وہ خلافت کے بعد) سات سال تک زندہ رہیں گے۔“

۷۔ عن علي ؓ عن النبي ﷺ قال: لو لم يبق من الدهر إلا يوم لبعث الله رجلاً من أهل بيتي يملأها عدلاً كما ملئت جوراً. (۲)

”حضرت علی ؓ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو دراز

(۱) حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۶۰۰، رقم: ۸۶۷۰

(۲) ۱۔ أبو داود، السنن، کتاب المہدی، ۴: ۱۰۷، رقم: ۴۲۸۳

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۵۱۳، رقم: ۳۷۶۳۸

فرمادے گا اور) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا فرمائے گا۔ جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ (اُن سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔“

ایک اور روایت میں ہے۔

۸۔ عن عبد الله ﷺ عن النبي ﷺ قال: يلي رجل من أهل بيتي يواطئ اسمه إسمي قال عاصم: وحدثنا أبو صالح عن أبي هريرة ﷺ لو لم يبق من الدنيا إلا يوم ما لطول الله ذالك اليوم حتى يلي. (۱)

”حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرمادے گا یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) خلیفہ ہو جائے۔“

(۳) امام مہدی علیہ السلام زمین پر معاشی عدل کا نظام نافذ کریں گے

۱۔ عن أبي سعيد الخدري ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ: المهدي مني أجلى الجبهة أقرنى الأنف يملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً ويملك سبع سنين. (۲)

”حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب الفتن عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء في

المهدي، ۴: ۵۰۵، رقم: ۲۲۳۱

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۳۷۶، رقم: ۳۵۷۱

(۲) ۲۔ أبو داود، السنن، کتاب المهدي، ۴: ۱۰۷، رقم: ۴۲۸۵

مہدی مجھ سے ہوں گے (یعنی میری نسل سے ہوں گے) ان کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مطلب یہ ہے کہ مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل و انصاف کا نام و نشان تک نہ ہوگا۔)“

۲۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: تملأ الأرض جوراً وظلماً فيخرج رجل من عترتي فيملك سبعا أو تسعا فيملأ الأرض عدلاً وقسطاً كما ملئت جوراً وظلماً.^(۱)

”حضرت ابوسعید خدری رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (آخری زمانہ میں) زمین جور و ظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانہ خلافت میں) زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور و ظلم سے بھر گئی ہوگی۔“

۳۔ عن أبي سعيد رضي الله عنه قال: ذكر رسول الله ﷺ بلاء يصيب هذه الأمة حتى لا يجد الرجل ملجأً يلجأ إليه من الظلم فيبعث الله رجلاً من عترتي وأهل بيتي فيملأ به الأرض قسطاً كما ملئت ظلماً وجوراً يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض لا تدع السماء من قطرها شيئاً إلا صبته مدراراً ولا تدع الأرض من ماءها شيئاً إلا أخرجه حتى تتمنى الإحياء الأموات يعيش في

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، المستند، ۳: ۷۰، رقم: ۱۱۶۸۳

۲۔ حاکم، المستند رک علی الصحیحین، ۴: ۶۰۱، رقم: ۸۶۷۴

ذالک سبع سنین أو ثمان سنین أو تسع سنین۔^(۱)

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک بڑی آزمائش کا ذکر فرمایا جو اس اُمت کو پیش آنے والی ہے۔ ایک زمانے میں اتنا شدید ظلم ہوگا کہ کہیں پناہ کی جگہ نہ ملے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد میں ایک شخص کو پیدا فرمائے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے پھر ویسا ہی بھر دے گا جیسا وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین اور آسمان کے رہنے والے سب ان سے راضی ہوں گے، آسمان اپنی تمام بارش موسلا دھار برسائے گا اور زمین اپنی سب پیداوار نکال کر رکھ دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگوں کو تمنا ہوگی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی و ظلم کی حالت میں گزر گئے ہیں کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے اسی برکت کے حال پر وہ سات یا آٹھ یا نو سال تک زندہ رہیں گے۔“

۴۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: لو لم يبق من الدنيا إلا ليلة لطوّل الله تلك ليلة حتّى يملك رجل من أهل بيتي يواطئ، اسمه إسمي وإسم أبيه إسم أبي، يملؤها قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً، ويقسم المال بالسوية، ويجعل الله الغنى في قلوب هذه الأمة، فيمكث سبعا أو تسعاً، ثم لا خير في عيش الحياة بعد المهدي۔^(۲)

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۵۱۲، رقم: ۸۲۳۸

۲۔ معمر بن راشد الازدی، الجامع، ۱۱: ۳۷۱

۳۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۲۵۸، رقم: ۱۰۳۸

۴۔ أبو عمرو الدانی، السنن الوادہ فی الفتن، ۵: ۱۰۴۹، رقم: ۵۶۲

(۲) ۱۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۴

۲۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۱۰: ۱۳۳، رقم: ۱۰۲۱۶

”حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دنیا (کے زمانہ) میں صرف ایک رات ہی باقی رہ گئی تو بھی اللہ رب العزت اس رات کو لمبا فرما دے گا یہاں تک کہ میری اہل بیت میں سے ایک شخص بادشاہ بنے گا جس کا نام میرے نام اور جس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا۔ وہ زمین کو انصاف اور عدل سے لبریز کر دیں گے۔ جس طرح وہ ظلم و زیادتی سے بھری ہوئی تھی اور وہ مال کو برابر تقسیم کریں گے اور اللہ رب العزت اس اُمت کے دلوں میں غنا رکھ (پیدا فرما) دے گا۔ وہ سات یا نو سال (تشریف فرما) رہیں گے۔ پھر (امام) مہدی کے (زمانے کے) بعد زندگی میں کوئی خیر (بھلائی) باقی نہیں رہے گی۔“

(۴) تمام اولیاء و ابدال امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کریں گے

۱۔ عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: يبايع رجل من أمتي بين الركن والمقام كعدة أهل بدر فيأتيه عصب العراق وأبدال الشام. (۱)

”حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کے ایک شخص (مہدی) سے رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لیے) آئیں گے۔“

..... ۳۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۱۰: ۱۳۵، ۱۰۲۲

۴۔ دانی، السنن الواردة في الفتن، ۵: ۱۰۵۵، رقم: ۵۷۲

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۴۷۸، رقم: ۸۳۲۸

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۶۰، رقم: ۳۷۲۲۳

۳۔ مناوی، فیض القدير، ۶: ۲۷۷

۲۔ عن أم سلمة رضي الله عنها زوج النبي ﷺ قال: يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من أهل المدينة هاربا إلى مكة فيأتيه ناس من أهل مكة فيخرجونه وهو كاره فيسابعونه بين الركن والمقام ويبعث إليه بعث من الشام فيخسف بهم بالبيداء بين مكة والمدينة فإذا رأى الناس ذلك أتاه أبدال الشام وعصائب أهل العراق فيسابعونه ثم ينشئ رجل من قريش أخواله كلب فيبعث إليهم بعثا فيظهرون عليهم وذاك كلب والخيبة لمن لم يشهد غنيمة كلب فيقسم المال ويعمل في الناس بسنة نبيه ﷺ ويلقى الإسلام بجرأته إلى الأرض فيلبث سبع سنين ثم يتوفى ويصلي عليه المسلمون. قال أبو داود وقال بعضهم عن هشام: تسع سنين وقال بعضهم: سبع سنين. (۱)

”حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں)

- (۱) ۱۔ أبو داود، السنن، کتاب المہدی، ۴: ۱۰۷، رقم: ۴۲۸۶
- ۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۶: ۳۱۶، رقم: ۲۶۷۳۱
- ۳۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۴۷۸، رقم: ۸۳۲۸
- ۴۔ ابن أبي شبيبہ، المصنف، ۷: ۴۶۰، رقم: ۳۷۲۲۳
- ۵۔ أبو یعلیٰ، المسند، ۱۲: ۳۶۹، رقم: ۶۹۴۰
- ۶۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۲۳: ۲۹۵، رقم: ۶۵۶
- ۷۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۲۳: ۳۸۹، رقم: ۹۳۰
- ۸۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۲۳: ۳۹۰، رقم: ۹۳۱
- ۹۔ اسحاق بن راہویہ، المسند، ۱: ۱۷۰، رقم: ۱۴۱
- ۱۰۔ أبو عمرو الدانی، السنن الوارده فی الفتن، ۵: ۱۰۸۴، رقم: ۵۹۵

اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کر لیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملکِ شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آ کر آپ سے بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی نہال قبیلہ کلب میں سے ہوگی خلیفہ مہدی اور ان کے اعوان و انصار سے جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے۔ اور خسارہ ہے اس شخص کے لیے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب مال تقسیم کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی ﷺ کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت، (امام) مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔“

۳۔ عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول: يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من بني هاشم فيأتي مكة فيستخرج الناس من بيته وهو كاره فيباعدونه بين الركن والمقام فيتجهز إليه جيش من الشام حتى إذا كانوا بالبيداء خسف بهم

فیاتیہ عصائب العراق وأبدال الشام وينشئ رجل بالشام وأحواله من كلب فيجهز إليه جيش فيهزمهم الله فتكون الدائرة عليهم فذالك يوم كلب، الخائب من خاب من غنيمه كلب فيفتح الكنوز ويقسم الأموال ويلقى الإسلام بجرانه إلى الأرض فيعيشون بذالك سبع سنين أو قال تسع.^(۱)

”اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر یہ صورت حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ ان پر بارِ خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ (کچھ لوگ انہیں پہچان کر کہ یہی مہدی ہیں) انہیں گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجرِ اسود و مقام ابراہیم کے درمیان زبردستی ان کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کر لیں گے (اُن کی بیعتِ خلافت کی خبر سن کر ایک لشکر مقابلہ کے لیے) شام سے اُن کی سمت روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء (مکہ و مدینہ کے درمیان میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اُن کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص شام سے (سفیانی) نکلے گا جس کی نہال قبیلہ کلب میں ہوگی اور وہ اپنا لشکر خلیفہ مہدی کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست سے دوچار فرما دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ پس وہ شخص

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳۵:۲، رقم: ۱۱۵۳

۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۱۷۶:۹، رقم: ۹۴۵۹

۳۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵:۱۵۹، رقم: ۶۷۷۷

۴۔ معمر بن راشد الازدی، الجامع، ۱۱: ۳۷۱

خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ پھر خلیفہ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب اموال تقسیم کریں گے اور اسلام پورے طور پر دنیا میں تمام ہو جائے گا۔ لوگ اسی (عیش و راحت کے ساتھ) سات یا نو سال رہیں گے، (یعنی جب تک خلیفہ مہدی حیات رہیں گے لوگوں میں فارغ البالی اور چین و سکون رہے گا۔)

۴۔ عن علي عليه السلام عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: قال رسول الله ﷺ: المهدي منّا أهل البيت يصلحه الله تعالى في ليلة. (۱)

”حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (امام) مہدی میرے اہل بیت سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُسے ایک ہی رات میں صالح بنا دے گا (یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جو اس کے لیے مطلوب ہوگا۔“

(۵) امام مہدی علیہ السلام خلیفۃ اللہ علی الاطلاق ہوں گے

۱۔ عن ثوبان عليه السلام يقتل عند كنزكم ثلاثة كلهم ابن خليفة ثم لا يصير إلى واحد منهم ثم تطلع الرايات السود من قبل المشرق فيقاتلونكم قتالا لم يقاثلوه قوم ثم ذكر شيئاً فقال: إذا رأيتموه

(۱) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب خروج المہدی، ۲: ۱۳۶۷، رقم:

۴۰۸۵

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۸۴، رقم: ۶۴۵

۳۔ أبو يعلى، المسند، ۱: ۳۵۹، رقم: ۴۶۵

۴۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۷: ۵۱۳، رقم: ۳۷۶۴۴

۵۔ بزار، المسند، ۲: ۲۲۳، رقم: ۶۴۴

۶۔ دیلمی، الفردوس، ۴: ۲۲۲، رقم: ۶۶۶۹

فبايعوه ولو حبوا على الثلج فإنه خليفة الله المهدي. (۱)

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے خزانے کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کوئی بات بیان فرمائی (جس کو یہ سمجھ نہ سکے) یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لیے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔“

ضروری وضاحت

حافظ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۳: ۸۱)، پر اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اس حدیث مذکور میں خزانہ سے مراد اگر وہ خزانہ ہے جس

(۱) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب خروج المہدی، ۲: ۱۳۶۷، رقم:

۴۰۸۴

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۷۷، رقم: ۲۲۴۴۱

۳۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۳: ۵۱۰، رقم: ۸۴۳۲

۴۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۳: ۵۴۷، رقم: ۸۵۳۱

۵۔ دیلمی، الفردوس، ۲: ۳۲۳، رقم: ۳۴۷۰

۶۔ رویانی، المسند، ۱: ۴۱۷، رقم: ۶۳۷

۷۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۱۱، رقم: ۸۹۶

کا ذکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ”یوشک الفرات أن يحسر عن كنز من ذهب“ (۱) (قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہو کر) سونے کا خزانہ ظاہر کر دے گا)۔ تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہورِ مہدی کے وقت رونما ہوں گے۔

۲۔ عن حذيفة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: المهدي رجل من ولدي، لونه لون عربي، وجسمه جسم إسرائيلي، على خده الأيمن خال كأنه كوكب دري، يملأ الأرض عدلاً كما ملئت جوراً، يرضى في خلافته أهل الأرض وأهل السماء والطير في الجوّ. (۲)

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا رنگ عربی اور ان کی جسمانی ساخت اسرائیلی ہوگی۔ ان کے دائیں رخسار پر تل ہوگا گویا وہ نور افشاں ستارہ ہوں گے۔ وہ (مہدی) زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی ان کی خلافت پر اہل زمین اور اہل آسمان سب راضی ہوں گے اور فضا میں پرندے بھی راضی (خوش) ہوں گے۔“

۳۔ عن أبي سعيد رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: يخرج في آخر الزمان خليفة يعطى الحق بغير عدد. (۳)

(۱) ۱۔ بخاری، الصحيح، ۶: ۲۶۰۵، رقم: ۶۷۰۲

۲۔ مسلم، الصحيح، ۴: ۲۲۱۹، رقم: ۲۸۹۳

۳۔ ترمذی، السنن، ۴: ۶۹۸، رقم: ۲۵۶۹

۴۔ ابوداؤد، السنن، ۴: ۱۱۵، رقم: ۴۳۱۳

(۲) ۱۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۴: ۲۲۱، رقم: ۶۶۶۷

۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۶

(۳) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۵۱۳، رقم: ۳۷۶۳۰

”حضرت ابو سعید خدریؓ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں ایک خلیفہ (مہدی) تشریف لائیں گے جو بغیر حساب کے (لوگوں کو اُن کا) حق عطا فرمائیں گے۔“

(۶) امام مہدی علیہ السلام کے ذریعے دین کا غلبہ و استحکام

۱۔ عن أبي الطفيل عن محمد بن الحنفية قال: كنا عند عليؓ فسأله رجل عن المهدي فقال عليؓ هيهات ثم عقد بيده سبعة فقال: ذاك يخرج في آخر الزمان إذا قال الرجل: الله الله قتل فيجمع الله تعالى له قوما قزع كقزع السحاب يؤلف الله قلوبهم لا يستوحشون إلى أحد ولا يفرحون بأحد يدخل فيهم على عدة أصحاب بدر لم يسبقهم الأولون ولا يدركهم الآخرون وعلى عدد أصحاب طالوت الذين جاوزوا معه النهر قال ابن الحنفية: أتريدہ قلت: نعم قال: إنه يخرج من بين هذين الخشتين قلت: لا جرم والله لا أديمهما حتى أموت فمات بها يعني بمكة حرسها الله تعالى. (۱)

”حضرت ابو الطفیلؓ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہؓ نے فرمایا: حضرت علیؓ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے ان سے (امام) مہدی کے بارے میں پوچھا؟ حضرت علیؓ نے (بر بنائے لطف) فرمایا۔ دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مہدی کا

..... ۲۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۵: ۵۰۱، رقم: ۸۹۱۸

۳۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۵۷، رقم: ۱۰۳۲

۴۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۴

(۱) حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۳: ۵۹۶، رقم: ۸۶۵۹

ظہور آخر زمان میں ہوگا (اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا (ظہور مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یگانگت و اُلفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے خوفزدہ ہوں گے اور نہ کسی کے انعام کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط و ضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحابِ بدر (غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایک ایسی (خاص) فضیلت حاصل ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی۔ نیز اس جماعت کی تعداد اصحابِ طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی۔ جنہوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجمع سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں تو انہوں نے (کعبہ شریف کے) دوستوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انہی کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابو الطفیل نے فرمایا بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا۔ (راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابو الطفیل کی وفات مکہ معظمہ ہی میں ہوئی۔“

۲۔ عن علي الهالبي رضی اللہ عنہ أنَّ رسول الله ﷺ قال لفاطمة: يا فاطمة والذي بعثني بالحق إن منهما. يعني من الحسن والحسين. مهدي هذه الأمة، إذا صارت الدنيا هرجاء ومرجاء وتظاهرت الفتن وتقطعت السبل وأغار بعضهم على بعض فلا كبير يرحم صغيراً ولا صغير يوقر كبيراً بعث الله عند ذلك منهما من يفتح حصون

الضلالة وقلوبها غلغفا، يقوم بالدين في آخر الزمان كما قمت في أول الزمان، ويملاً الأرض عدلاً كما ملئت جوراً.^(۱)

”حضرت علیؑ اہلِ علیؑ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا ”اے فاطمہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا بے شک ان دونوں یعنی حسن و حسین رضی اللہ عنہما (کی اولاد) میں سے اس امت کے مہدی پیدا ہوں گے۔ جب دنیا فتنہ و فساد کا شکار ہو جائے گی اور فتنوں کا ظہور ہوگا، اور راستے کٹ جائیں گے اور لوگ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں گے۔ کوئی بڑا چھوٹے پر رحم نہیں کرے گا اور کوئی چھوٹا بڑے کی عزت نہیں کرے گا تو اللہ رب العزت اس وقت ان دونوں (حسن و حسین کی اولاد) میں سے ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو گمراہی کے قلعوں کو فتح کریں گے اور بند دلوں کو کھولیں گے اس امت کے آخری زمانے میں دین کو قائم کریں گے جس طرح میں نے (اس امت کے) ابتدائی زمانے میں قائم فرمایا ہے اور وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح پہلے وہ ظلم سے بھری ہوگی۔“

۳۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه سمعت رسول الله ﷺ يقول: يخرج رجل من أهل بيتي يقول بسنتي، ينزل الله له القطر من السماء، و تخرج له الأرض من بركتها، تملأ الأرض منه قسطاً وعدلاً كما ملئت جوراً وظلماً، يعمل على هذه الأمة سبع سنين، وينزل

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۳: ۵۷، رقم: ۲۶۷۵

۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۳۲۸، رقم: ۶۵۴۰

۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۶۵

۴۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۶، ۶۷

بیت المقدس۔ (۱)

”سیدنا ابوسعید الخدریؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہوں گے جو میری سنت کی بات کریں گے، اللہ رب العزت اُن کے لیے آسمان سے بارش برسائے گا اور زمین ان کے لیے اپنی برکات نکال دے گی (یعنی اپنے خزانے اُگل دے گی)۔ زمین اُن کے ذریعے عدل و انصاف سے بھر جائیگی جس طرح پہلے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی۔ وہ اس اُمت پر سات سال تک حکومت کریں گے اور بیت المقدس میں نزول فرمائیں گے۔“

۴۔ عن أبي هريرةؓ قال: حَدَّثَنِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ: لَا يَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَيَضْرِبُهُمْ حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَى الْحَقِّ، قُلْتُ: وَ كَيْفَ يَمْلِكُ؟ قَالَ: خَمْسًا وَاثْنَيْنِ. (۲)

”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مجھے میرے خلیل ابو القاسمؓ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میری اہل بیت سے ایک شخص ظاہر نہ ہو جو لوگوں کا مقابلہ کرے گا حتیٰ کہ وہ حق کی طرف رجوع کر لیں گے میں نے عرض کیا: وہ کتنا عرصہ بادشاہ رہیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ اور دو (یعنی سات سال)۔“

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۱۵:۲، رقم: ۱۰۷۵

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۳۱۷:۷

۳۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۶۲:۲

(۲) ۱۔ أبو یعلیٰ، المسند، ۱۹:۱۲، رقم: ۳۳۳۵

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۳۱۵:۷

۳۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲:۲

۵۔ عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: يكون في أمتي خليفة يحثي المال في الناس حثيا لا يعدّه عدّا ثم قال: والذي نفسي بيده ليعودن. (۱)

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لبالب بھر بھر کے تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بناء پر شمار کیے بغیر کثرت سے لوگوں میں عطیات تقسیم کرے گا) اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، بالتحقیق (غلبہ اسلام کا دور) ضرور لوٹے گا (یعنی امرِ اسلام مضل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کر لے گا)۔“

(۷) امام مہدی علیہ السلام کے دورِ حکومت میں معاشی خوش حالی ہوگی

۱۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يخرج في آخر أمتي المهدي يسقيه الله الغيث ويخرج الأرض نباتها ويعطي المال صحاحا وتكثر الماشية وتعظم الأمة يعيش سبعا أو ثمانيا يعني حججا. (۲)

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے آخری دور میں مہدی پیدا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر خوب

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۵۰۱، رقم: ۸۴۰۰

۲۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۶۲، رقم: ۱۰۵۵

۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۳۱۶

(۲) ۲۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۶۰۱، رقم: ۸۶۷۳

بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دیں گے۔ ان کے زمانہ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت اور اُمت کی عظمت ہوگی۔ (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہیں گے۔“

۲۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: أبشركم بالمهدي يبعث في أمتي على اختلاف من الناس وزلزال فيملاً الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت جوراً وظلماً يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض يقسم المال صحاحاً، قال له رجل: ما صحاح؟ قال: بالسوية بين الناس ويملاً الله قلوب أمة محمد ﷺ غنى ويسعهم عدله حتى يأمر منادياً فينادي فيقول: من له في المال حاجة؟ فما يقوم من الناس إلا رجل واحد فيقول له: انت السدان يعني الخازن فقل له: إن المهدي يأمر أن تعطيني مالا فيقول له: إحث فيحني حتى إذا جعله في حجره وائثره ندم فيقول: كنت أجشع أمة محمد ﷺ نفساً أو عجز عني ما وسعهم؟ قال: فيردّه فلا يقبل منه فيقال له: إنّا لا نأخذ شيئاً أعطناه فيكون كذا لك سبع سنين أو ثمان سنين أو تسع سنين ثم لا خير في العيش بعده أو قال: ثم لا خير في الحياة بعده. ^(۱)

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۳۷، رقم: ۱۱۳۴۴

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۵۲، رقم: ۱۱۵۰۲

۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۴

میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری اُمت میں اختلاف و اضطراب کے زمانہ میں بھیجے جائیں گے تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ (ان سے پہلے) ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ زمین اور آسمان والے ان سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دیں گے (یعنی اپنی عطا میں وہ کسی سے امتیاز نہیں برتیں گے) اللہ تعالیٰ (اُن کے دورِ خلافت میں) میری اُمت کے دلوں کو استغناء و بے نیازی سے بھر دے گا۔ (اور بغیر امتیاز و ترجیح کے) اُن کا انصاف سب کو عام ہوگا وہ اپنے منادی کو حکم دیں گے کہ عام اعلان کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو (وہ مہدی کے پاس آ جائے اس اعلان پر) مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا۔ مہدی اس سے فرمائیں گے، خازن کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے (یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا) تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں (حسب تمنا) بھر لے چنانچہ وہ (حسب خواہش) دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور (اپنے دل میں کہے گا: کیا) اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا۔ میرے ہی لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی و وافی ہے۔ (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا۔ مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے۔ (امام) مہدی عدل و انصاف اور احسان و عطا کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہیں گے۔ ان کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خیر (یعنی لطفِ زندگی باقی) نہیں (رہے گا)۔“

۳۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال: ذكر رسول الله ﷺ المهدي قال: إنّ

قصر فسیع وإلا ثمان وإلا فتسع وليملأن الأرض قسطا كما ملئت ظلما وجورا. (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اگر ان کی مدت خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔“

۴۔ عن جابر رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: يكون في أمتي خليفة يحثي المال في الناس حثيا لا يعده عدا ثم قال: والذي نفسي بيده ليعودن. (۲)

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لبالب بھر بھر کے تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بناء پر شمار کیے بغیر کثرت سے لوگوں میں عطیات تقسیم کریں گے) اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، بالتحقیق (غلبہ اسلام کا دور) ضرور لوٹے گا (یعنی امرِ اسلام مضحک ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کر لے گا۔“

۵۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: يكون في أمتي المهدي أن قصر فسيع وإلا ثمان وإلا فتسع تنعم أمتي فيها نعمة لم ينعموا مثلها يرسل السماء عليهم مدرارا ولا يدخر الأرض شيئا من

(۱) ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۶

(۲) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۵۰۱، رقم: ۸۴۰۰

۲۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۶۲، رقم: ۱۰۵۵

۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۶

النبات والمال كدوس يقوم الرجل يقول: يا مهدي! اعطني فيقول: خذه.^(۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں ایک مہدی ہوگا (اُن کی مدتِ خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری اُمت اُن کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت) موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار اُگل دے گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسبِ خواہش خزانہ میں جا کر) خود لے لو۔“

۶۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ عن النبي ﷺ قال: يكون في أمتي المهدي إن قصر فسبع وإلا فتسع تنعم أمتي فيه نعمة لم ينعموا مثلها قط تؤتى الأرض أكلها لا تدخر عنهم شيئاً والمال يومئذ كدوس. يقوم الرجل يقول: يا مهدي! أعطني فيقول: خذ.^(۲)

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں مہدی ہوگا جو کم سے کم سات سال ورنہ

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۵: ۳۱۱، رقم: ۵۴۰۶

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۷

(۲) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب خروج المہدی، ۲: ۱۳۶۶، رقم: ۴۰۸۳

۲۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۶۰۱، رقم: ۸۶۷۵

۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۵۱۲، رقم: ۳۷۶۳۸

۴۔ أبو عمرو الدانی، السنن الواردة فی الفتن، ۵: ۱۰۳۵، رقم: ۵۵۰

نوسال تک رہے گا۔ اُن کے زمانے میں میری اُمت اتنی خوشحال ہوگی کہ اس سے قبل کبھی ایسی خوشحال نہ ہوئی ہوگی۔ زمین اپنی ہر قسم کی پیداوار اُن کے لیے نکال کر رکھ دے گی اور کچھ بچا کر نہ رکھے گی اور مال اُس زمانے میں کھلیان میں اناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا حتیٰ کہ ایک شخص کھڑا ہو کر کہے گا: اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے۔ وہ فرمائیں گے (جتنا مرضی میں آئے) اُٹھا لے۔“

۷۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ قال: خشينا أن يكون بعد نبينا حدث فسلنا نبي الله ﷺ قال: إنَّ في أمتي المهدي يخرج يعيش خمسا أو سبعا أو تسعا - زيد الشاك - قال: قلنا: وما ذالك؟ قال: سنين. قال: فيجئ إليه الرَّجل فيقول: يا مهدي! اعطني اعطني قال: فيحشي له في ثوبه ما استطاع أن يحمله. (۱)

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد وقوعِ حوادث کے خیال سے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کے بعد کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں مہدی ہوگا جو پانچ سات یا نو تک حکومت کرے گا۔ (زید راوی حدیث کو ٹھیک مدت میں شک ہے) میں نے پوچھا کہ اس عدد سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اس عدد سے مراد) سال ہیں۔ اُن کا زمانہ ایسی خیر و برکت کا ہوگا کہ ایک شخص اُن سے آ کر سوال کرے گا اور کہے گا کہ اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے، مجھے کچھ دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (امام) مہدی ہاتھ بھر بھر کر اس کو اتنا مال دے دیں گے جتنا وہ اُٹھانے کی استطاعت رکھتا ہوگا۔“

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب الفتن، باب ما جاء في المهدي، ۴: ۵۰۶، رقم:

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۱، رقم: ۱۱۱۷۹

(۸) امام مہدی علیہ السلام کی ولایت و سلطنت پر انعاماتِ الہیہ کی کثرت

۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا مُوسَى الْجَهَنِّي ثَنِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ
الْمَاصِرِ ثَنِي مُجَاهِدِ ثَنِي فُلَانٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ
الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتَّى تَقْتُلَ النَّفْسَ الزَّكِيَّةَ فَإِذَا قَتَلْتَ النَّفْسَ
الزَّكِيَّةَ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَأَتَى النَّاسَ
الْمَهْدِيَّ فَرَفُوهُ كَمَا تَزْفُ الْعُرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عَرَسِهَا وَهُوَ
يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا وَيَخْرِجُ الْأَرْضَ نَبَاتِهَا وَتَمْطُرُ السَّمَاءُ
مَطَرَهَا وَتَنْعَمُ أُمَّتِي فِي وَلايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ. (۱)

”امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے
کہا ”نفس زکیہ“ کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس
زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک
ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ (امام) مہدی علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور انہیں
دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور (امام) مہدی علیہ السلام زمین کو عدل و
انصاف سے بھر دیں گے۔ (اُن کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو
اُگل دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور میری اُمت پر اُن کی ولایت و
سلطنت میں اس قدر نعمتیں نازل ہوں گی کہ اتنی نعمتوں سے اسے پہلے کبھی نہیں
نوازا گیا ہوگا۔“

ضروری وضاحت

ایک نفس زکیہ محمد بن عبد اللہ بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں جنہوں نے

(۱) ابن ابی شیبہ، المصنف : ۵۱۴ : ۴ : رقم : ۳۷۵۳

خلیفہ منصور عباسی کے خلاف ۲۴۵ھ میں خروج کیا تھا اور شہید ہوئے تھے۔ حدیث بالا میں مذکور ”نفس زکیہ“ سے مراد یہ نہیں ہیں بلکہ اس نام کے ایک اور بزرگ ہوں گے جو ظہور امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ سے قبل ہوں گے۔

۲۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ أن رسول الله ﷺ قال: يكون في أمتي المهدي إن قصر فسبع وإلا فثمان وألا فتسع تنعم أمتي فيه نعمة لم ينعموا مثلها يرسل الله السماء عليهم مدرارا ولا تدخر الأرض بشئ من النبات والمال كدوس يقوم الرجل فيقول: يا مهدي! اعطني فيقول: خذه. ^(۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں (امام) مہدی ہوں گے جن کا زمانہ اگر کم ہوا تو سات سال ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگا۔ مہدی کے زمانے میں میری اُمت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ اللہ رب العزت آسمان سے (حسب ضرورت) بارش نازل فرمائے گا اور زمین اپنی تمام پیداوار اُگا دے گی۔ مال کھلیان کی طرح پڑا ہوگا۔ ایک آدمی اُٹھ کر عرض کرے گا: اے مہدی! مجھے عطا فرمائیں تو آپ ارشاد فرمائیں گے: (اپنی مرضی کے مطابق) لے لو۔“

۳۔ عن علي رضی اللہ عنہ قال: قلت: يا رسول الله! أمنا آل محمد المهدي أم من غيرنا؟ فقال: لا، بل منّا، يختم الله به الدين كما فتح بنا، وبنا ينقذون من الفتنة كما أنقذوا من الشرك، وبنا يؤلف الله بين قلوبهم بعد عداوة الفتنة كما ألف بين قلوبهم بعد عداوة

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۵: ۳۱۱، رقم: ۵۴۰۶

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۷

الشرك، و بنا يصبحون بعد عداوة الفتنة إخوانا كما أصبحوا بعد عداوة الشرك إخواناً في دينهم. (۱)

”حضرت علیؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: میں نے (حضور ﷺ کی خدمت میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا (امام) مہدی ہم آلِ محمد میں سے ہوں گے یا ہمارے علاوہ کسی اور سے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ وہ ہم ہی میں سے ہوں گے۔ اللہ رب العزت اُن پر (سلطنت) دین اسی طرح ختم فرمائے گا جیسے ہم سے آغاز فرمایا ہے اور ہمارے ذریعے ہی لوگوں کو فتنہ سے بچایا جائے گا۔ جس طرح اُنہیں شرک سے نجات عطا فرمائی گئی ہے اور ہمارے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد محبت و اُلفت پیدا فرمائے گا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے شرک کی عداوت کے بعد اُن کے دلوں میں (ہمارے ذریعے) اُلفت پیدا فرمائی اور ہمارے ذریعے ہی فتنہ (و فساد) کی عداوت کے بعد لوگ آپس میں بھائی بھائی ہو جائیں گے، جس طرح وہ شرک کی عداوت کے بعد اس دین میں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔“

(۹) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امام مہدی علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا فرمانا

۱۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ كيف أنتم إذا نزل ابن مريم فيكم وإمامكم منكم. (۲)

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۱: ۵۶، رقم: ۱۵۷

۲۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۰، رقم: ۱۰۸۹

۳۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۱، رقم: ۱۰۹۰

۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۷۱

۵۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۱

(۲) ۱۔ بخاری، الصحيح، کتاب أحادیث الأنبياء، باب نزول عیسی ابن مريم،

۳: ۱۲۷۲، رقم: ۳۲۶۵

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کا اُس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم ﷺ (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔“

مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ اپنے نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے اور امام خود حضرت عیسیٰ ﷺ نہیں ہوں گے، بلکہ اُمت کا ایک فرد یعنی خلیفہ مہدی ہوں گے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر بحوالہ مناقب الشافعی از امام ابو الحسین آجری لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ ﷺ ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے۔^(۱)

۲۔ عن جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: لا تزال طائفة من أمتي يقاتلون على الحق ظاهرين إلى يوم القيامة قال: وينزل عيسى ابن مريم ﷺ فيقول: أميرهم تعال صلّ لنا فيقول: لا، إنّ بعضكم على بعض أمراء تكرمة الله هذه الأمة. (۲)

..... ۲۔ مسلم، الصحيح، کتاب الإيمان، باب نزول عیسی ابن مریم حاکما بشریعة نبینا محمد، ۱: ۱۳۶، رقم: ۱۵۵

۳۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۲۱۳، رقم: ۶۸۰۲
(۱) عسقلانی، فتح الباری، ۶: ۴۹۳

(۲) ۱۔ مسلم، الصحيح، کتاب الإيمان، باب نزول عیسی ابن مریم حاکما بشریعة نبینا محمد، ۱: ۱۳۷، رقم: ۱۵۶

۲۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۲۳۱، رقم: ۶۸۱۹

۲۔ ابن مندہ، الإيمان، ۱: ۵۱۷، رقم: ۴۱۸

۳۔ ابن جارود، المنتقى، ۱: ۲۵۷، رقم: ۱۰۳۱

۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۹: ۱۸۰

۵۔ أبو عوانة، المسند، ۱: ۹۹، رقم: ۳۱۷

”حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری اُمت میں سے ایک جماعت قیامِ حق کے لیے کامیاب جنگِ قیامت تک کرتی رہے گی۔ حضرت جابر علیہ السلام کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: آخر میں (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے تو مسلمانوں کا امیر، اُن سے عرض کرے گا: تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے۔ اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: (اس وقت) میں امامت نہیں کروں گا۔ تمہارا بعض، بعض پر امیر ہے۔ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرما دیں گے اُس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو عطا کی ہے۔)“

۳۔ عن جابر ؓ قال: قال رسول الله ﷺ: يخرج الدجال في خفة من الدين وذكر الدجال ثم قال: ينزل عيسى ابن مريم ؑ فينادي من السحر فيقول: يا أيها الناس! ما يمنعكم أن تخرجوا إلى هذا الكذاب الخبيث فيقولون: هذا رجل جنى فينطلقون فإذا هم بعيسى ابن مريم ؑ فتقام الصلاة فيقال له: تقدم يا روح الله! فيقول: ليتقدم إمامكم فليصل بكم فإذا صلوا صلاة الصبح خرجوا إليه قال: فحين يراه الكذاب ينمات كما ينمات الملح في الماء. (۱)

”حضرت جابر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین کے کمزور ہو جانے کی حالت میں دجال نکلے گا اور دجال سے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا: بعد ازاں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۴۴۴، رقم: ۱۴۹۹۷

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۴۴۴

گے اور بوقتِ سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) آواز دیں گے کہ اے مسلمانو! تمہیں اس جھوٹے خبیث (دجال) سے مقابلہ کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی جناتی مخلوق ہے۔ پھر آگے بڑھ کر دیکھیں گے تو انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے۔ پھر نمازِ فجر کے لیے اقامت ہوگی تو اُن کا امیر کہے گا: اے روح اللہ! امامت کے واسطے آگے تشریف لائیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے (اور اس وقت کے امام سیدنا مہدی علیہ السلام ہوں گے)۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں) دجال سے مقابلہ کے لیے نکلیں گے۔ دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو (خوف کے مارے) نمک کے پگھلنے کی طرح پگھلنے لگے گا۔“

۴۔ عن أبي أمانة الباهلي رضی اللہ عنہ مرفوعاً فقالت أم شريك بنت أبي العكر: يا رسول الله! فأين العرب يومئذ؟ قال: هم يومئذ قليل وجلهم بيت المقدس وإمامهم رجل صالح قد تقدم يصلي بهم الصبح إذ نزل عليهم ابن مريم الصبح فرجع ذلك الإمام ينكص يمشي القهقري ليتقدم عيسى ابن مريم يصلي بالناس فيضع عيسى يده بين كتفيه ثم يقول له: تقدم فصل فإنها لك أقيمت فيصلي بهم إمامهم.^(۱)

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دین

(۱) ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم،

کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب اس وقت کم ہوں گے اور اُن میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام و امیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اُتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں۔ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام امام کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے تو ان کے امام (مہدی) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔“

۵۔ عن عثمان بن أبي العاصؓ مرفوعاً وينزل عيسى ابن مريمؑ عند صلاة الفجر فيقول له الناس: يا روح الله! تقدم فصلّ بنا فيقول: إنكم معاشر أمة محمد أمراء بعضكم على بعض فتقدم أنت فصلّ بنا فيتقدم الأمير فيصلي بهم. (۱)

”حضرت عثمان بن ابو العاصؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نماز فجر کے وقت (آسمان سے) اُتریں گے تو لوگ اُن سے عرض کریں گے: اے روح اللہ! آگے تشریف لائیے، اور ہمیں نماز پڑھائیے، عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: تم اُمتِ محمدیہ کے لوگ ہو۔ اس اُمت کا بعض بعض پر امیر ہے۔ پس آپ ہی آگے بڑھیں اور ہمیں نماز پڑھائیں تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا۔“

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۵۲۴، رقم: ۸۴۷۳

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۹: ۶۰، رقم: ۸۳۹۲

۶۔ عن عبد الله بن عمرو رضی اللہ عنہ قال: المهدي الذي ينزل عليه عيسى ابن مريم ويصلي خلفه عيسى. ^(۱)

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام امام مہدی کے بعد نازل ہوں گے اور ان کے پیچھے (ایک) نماز ادا فرمائیں گے۔“

۷۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: منّا الذي يصلي عيسى ابن مريم خلفه. ^(۲)

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسی اُمت میں سے ایک شخص ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نماز ادا فرمائیں گے۔“

۸۔ عن حذيفة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ يلتفت المهدي وقد نزل عيسى ابن مريم كأنما يقطر من شعره الماء فيقول المهدي: تقدم صل بالناس فيقول عيسى عليه السلام: إنما أقيمت الصلاة لك فيصلّي خلف رجل من ولدي. ^(۳)

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اُن کو دیکھ کر یوں معلوم ہوگا گویا اُن کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اُس وقت (امام) مہدی علیہ السلام اُن کی طرف مخاطب ہو

(۱) ۱۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۳: ۴۳، رقم: ۱۱۰۳

۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۷۸

(۲) ۱۔ محمد بن ابی بکر الدمشقی، المنار المنيف، ۱: ۱۴۷، رقم: ۳۳۷

۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۴

(۳) سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۸۱

کر عرض کریں گے: تشریف لائیے اور لوگوں کو نماز پڑھا دیجئے۔ وہ فرمائیں گے: اس نماز کی اقامت تو آپ کے لیے ہو چکی ہے اس لیے نماز تو آپ ہی پڑھائیں چنانچہ وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) یہ نماز میری اولاد میں سے ایک شخص کے پیچھے ادا فرمائیں گے۔“

۹۔ عن ابن سیرین قال: المهدي من هذه الأمة وهو الذي يؤم عيسى ابن مريم عليهما السلام. (۱)

”ابن سیرین سے روایت ہے کہ (امام) مہدی علیہ السلام اسی امت میں سے ہوں گے اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی امامت سرانجام دیں گے۔“

(۱۰) امام مہدی علیہ السلام کی اطاعت واجب اور تکذیب کفر ہوگی

۱۔ عن شهر بن حوشب رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ في المحرم ينادي من السماء: ألا إن صفوة الله فلان، فاسمعوا له وأطيعوا، في سنة الصوت والمعمة. (۲)

”حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: محرم (کے مہینے) میں آواز دینے والا آسمان سے آواز دے گا: خبردار (آگاہ ہو جاؤ!) بیشک فلاں بندہ اللہ رب العزت کا چنا ہوا (منتخب کردہ) شخص ہے۔ پس تم اُن کی بات سنو اور اُن کی اطاعت کرو۔“

۲۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ من كذب

(۱) ۱۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۴: ۵۱۳، رقم: ۳۷۶۳۹

۲۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۳، رقم: ۱۱۰۷

(۲) ۱۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۲۲۶، ۳۳۸، رقم: ۷۲۳۰، ۹۸۰

۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۷۶

بالدجال فقد كفر، ومن كذب بالمهدي فقد كفر. (۱)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دجال (کے آنے) کا انکار کیا یقیناً اس نے کفر (کا ارتکاب) کیا۔ جس نے (امام) مہدی علیہ السلام (کے تشریف لانے) کا انکار کیا یقیناً اس نے (بھی) کفر کیا۔“

۳۔ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: يخرج المهدي وعلى رأسه عمامة، فيأتي مناد ينادي: هذا المهدي خليفة الله فاتبعوه. (۲)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (امام) مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اور اُن کے سر پر عمامہ ہوگا۔ پس ایک منادی یہ آواز بلند کرتے ہوئے آئے گا: یہ مہدی ہیں جو اللہ کے خلیفہ ہیں۔ سو تم ان کی اتباع و پیروی کرو۔“

(۱۱) امام آخر الزمان علیہ السلام، مہدی الارض والسماء ہوں گے

۱۔ عن سلمان بن عيسى قال: بلغني أنه على يدي المهدي يظهر تأبوت السكينة من بحيرة طبرية حتى يحمل فيوضع بين يديه بيت مقدس، فإذا نظرت إليه اليهود أسلمت إلا قليلاً منهم. (۳)

(۱) سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۷۳

(۲) ۱۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۲: ۷۱، رقم: ۹۳۷

۲۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۵: ۵۱۰، رقم: ۸۹۲۰

۳۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۱

(۳) ۱۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۶۰، رقم: ۱۰۵۰

۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۸۳

”حضرت سلمان بن عیسیٰ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بحیرہ طبریہ سے (امام) مہدی علیہ السلام کے ذریعے تابوت سکینہ ظاہر ہوگا۔ یہاں تک کہ بیت المقدس میں آپ کے سامنے اسے اٹھا کر رکھ دیا جائیگا۔ جب یہود اس (تابوت) کو دیکھیں گے تو چند لوگوں کے سوا تمام اسلام قبول کر لیں گے۔“

۲۔ عن کعب بن علقمہ قال: یطلع نجم من المشرق قبل خروج المهدي، له ذنب یضیء۔^(۱)

”حضرت کعب بن علقمہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: امام مہدی علیہ السلام کے خروج (ظہور) سے پہلے جانبِ مشرق سے ایک ستارہ طلوع ہوگا جس کی چمکتی ہوئی دم ہوگی۔“

۳۔ عن شریک قال: بلغنی أنه قبل خروج المهدي ینکسف القمر فی شهر رمضان مرتین۔^(۲)

”حضرت شریک علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ (امام) مہدی علیہ السلام کے خروج (ظہور) سے پہلے رمضان المبارک کے مہینے میں دو مرتبہ چاند گرہن ہوگا۔“

۴۔ عن علی بن ابی طالب، قال: إذا نادى مناد من السماء إنَّ الحق فی آل محمد فعند ذلک یتظہر المهدي علی أفواه الناس، ویشرّبون

(۱) ۱۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۲۲۹، رقم: ۶۴۲

۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۸۲

(۲) ۱۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۲۲۹، رقم: ۶۴۲

۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۸۲

حبہ، ولا يكون لهم ذكر غيره.^(۱)

”حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب آسمان سے آواز دینے والا آواز دے گا: حق آلِ محمد میں ہے تو اُس وقت لوگوں کی زبانوں پر (امام) مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ لوگوں کو اُن کی محبت (اس طرح) پلا دی جائے گی کہ وہ اُن کے سوا کسی (اور) کا تذکرہ نہیں کریں گے۔“

۵۔ عن ثوبان علیہ السلام قال: قال رسول الله ﷺ: إذا رأيتم الرايات السود قد أقبلت من خراسان فأتوها ولو حبوا على الثلج، فإن فيها خليفة الله المهدي.^(۲)

”حضرت ثوبان علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ پرچموں (کا قافلہ) آتے ہوئے دیکھو تو اُس میں ضرور شامل ہو جانا اگرچہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔“

۶۔ عن أبي الجبل قال: تكون فتنة بعدها فتنة، الأولى في الآخرة

(۱) ۱۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۳۳۴: ۱، رقم: ۹۶۵

۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۸

(۲) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب خروج المہدی، ۲: ۱۳۶۷، رقم:

۴۰۸۴

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۷۷، رقم: ۲۲۴۴۱

۳۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۱۱، رقم: ۸۹۶

۴۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۲: ۳۲۳، رقم: ۳۴۷۰

۵۔ أبو عمرو الدانی، السنن الواردة فی الفتن، ۵: ۱۰۳۲، رقم: ۵۴۸

۶۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۳

کشمرة السوط يتبعها ذباب السيف، ثم يكون بعد ذلك فتنة استحل فيها المحارم كلها، ثم تأتي الخلافة خير أهل الأرض وهو قاعد في بيته.^(۱)

”حضرت ابو الجلد سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ایک فتنہ (برپا) ہوگا جس کے بعد ایک (اور) فتنہ ہوگا۔ پہلا (فتنہ) دوسرے (فتنہ) کے ساتھ بالکل ویسے ہوگا جیسے کوڑے کا تسمہ۔ پھر اس کے بعد تلواروں کی دھاریں ہونگی۔ اس کے بعد پھر ایک (اور) فتنہ ہوگا جس میں تمام محارم (اللہ کی حرام کردہ چیزوں) کو حلال کر دیا جائے گا۔ پھر تمام زمین والوں میں سب سے بہتر شخص کے ذریعے خلافت آئے گی جبکہ وہ (خلیفہ) اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے ہوں گے۔“

۷۔ عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال: يحجج الناس معاً، ويعرفون معاً، على غير إمام، فبينما هم نزول بمنى إذ أخذهم الكلب، فثارت القبائل بعضهم إلى بعض، فاقتلوا حتى تسيل العقبة دماً، فيفزعون إلى خيرهم فيأتونه وهو ملصق وجهه إلى الكعبة، يبكي كأنّي أنظر إلى دموعه، فيقولون: هلم إلينا، فلنبايعك، فيقول: ويحكمكم من عهد نقضتموه، وكم من دم سفكتموه! فبايع كرها، فإن أدر كتموه فبايعوه، فإنه المهدي في الأرض والمهدي في السماء.^(۲)

(۱) ۱۔ ابن أبي شيبه، المصنف، ۷: ۵۳۱، رقم: ۳۷۷۵۳

۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۵

(۲) ۱۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۲۲۷، رقم: ۶۳۲

۲۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۲۱، رقم: ۹۸۷

۳۔ أبو عمرو الدانی، السنن الواردة فی الفتن، ۵: ۱۰۴۲، رقم: ۵۶۰

۴۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۷۶

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا: لوگ اکٹھے حج (ادا) کریں گے اور بغیر امام کے عرفات میں اکٹھے ہوں گے۔ پس منیٰ میں ان کے نزول کے دوران ایک فتنہ اُنہیں کتے کی طرح دبوج لے گا (جس کی وجہ سے مختلف) قبائل ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیں گے۔ پس وہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے یہاں تک کہ گھاٹی خون سے بہنے لگے گی (اس گھبراہٹ کے عالم میں) وہ سب سے بہتر ہستی کی پناہ لینے کے لیے اُن کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے جبکہ وہ کعبۃ اللہ سے اپنا چہرہ لگائے رو رہے ہوں گے۔ گویا میں اُن کے آنسوؤں کو دیکھ رہا ہوں۔ پس وہ اُن کی خدمت میں عرض کریں گے: آپ ہمارے پاس تشریف لائیں تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں وہ فرمائیں گے: تم پر افسوس تم نے کتنے ہی عہد توڑے ہیں اور کتنے ہی خون بہائے ہیں! پس وہ مجبوراً اُن کی بیعت قبول فرمائیں گے۔ اگر تم اس ہستی کو پالو تو اُن کی بیعت کرنا کیونکہ وہ زمین میں مہدی (ﷺ) ہوں گے اور آسمان میں بھی مہدی (ﷺ) ہوں گے۔“

(۱۲) امام مہدی ﷺ بارہویں امام اور آخری خلیفۃ اللہ ہوں گے

۱۔ عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله يقول: لا يزال هذا الدين قائماً حتى يكون عليكم اثنا عشر خليفة كلهم تجتمع عليه الأمة. فسمعت كلاماً من النبي ﷺ لم أفهمه، قلت لأبي: ما يقول؟ قال: كلهم من قريش. ^(۱)

”حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ تم

(۱) أبو داود، السنن، کتاب المہدی، ۴: ۱۰۶، رقم: ۴۲۷۹

پر بارہ خلفاء ہوں گے۔ اُن تمام پر اُمت مجتمع ہوگی پھر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے (کچھ) گفتگو سنی جسے میں سمجھ نہ سکا تو میں نے اپنے باپ سے عرض کیا: آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا: میرے باپ نے بتایا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ تمام (بارہ خلفاء) قریش سے ہوں گے۔“

۲۔ عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: لا يزال هذا الدين عزيزا إلى اثني عشر خليفة قال: فكبر الناس وضجوا، ثم قال كلمة خفية قلت لأبي: يا أبت! ما قال؟ قال: كلهم من قریش. ^(۱)

”حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ دین بارہ خلفاء کے آنے تک غالب رہے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (اس پر) لوگوں نے (بلند آواز) سے ”اللہ اکبر“ کہا اور شور برپا ہو گیا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے آہستہ آواز میں ایک کلمہ ارشاد فرمایا۔ میں نے اپنے باپ سے عرض کیا: اباجان! آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ (انہوں نے بتایا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ سب (بارہ خلفاء) قریش میں سے ہوں گے۔“

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ الحاوی للفتاویٰ میں ابو داؤد کی مذکورہ بالا روایات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

عقد أبو داود في سننه بابا في المهدي وأورد في صدره حديث جابر بن سمرة عن رسول الله ﷺ: لا يزال هذا الدين قائماً حتى يكون اثنا عشر خليفة كلهم تجتمع عليه الأمة. وفي رواية: لا

(۱) أبو داود، السنن، كتاب المهدي، ۴: ۱۰۶، رقم: ۴۲۸۰/۴۲۸۱

یزال هذا الدين عزيزاً إلى اثني عشر خليفة كلهم من قريش، فأشار بذلك إلى ما قاله العلماء إن المهدي أحد الإثني عشر. (۱)

”امام ابو داود نے اپنی کتاب السنن میں امام مہدی علیہ السلام پر ایک باب باندھا ہے جس کے شروع میں رسول اللہ ﷺ سے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت درج فرمائی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”یہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلفاء ہوں گے جن پر یہ اُمت مجتمع ہوگی“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”یہ دین بارہ خلفاء تک غالب رہے گا اور وہ تمام خلفاء قریش سے ہوں گے۔“ امام ابو داود نے گویا یہ باب باندھ کر علماء کے اس قول کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اُن بارہ خلفاء میں سے ایک ہیں۔“

امام سیوطی نے اس سے واضح طور پر یہ استنباط فرمایا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام روئے زمین پر بارہویں اور آخری امام ہوں گے کیونکہ امام ابو داود، امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں باب کا آغاز ان دو احادیث سے کر کے پھر حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی یہ حدیث لائے ہیں:

عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول: المهدي من عترتي من ولد فاطمة. (۲)

”حضرت اُم سلمہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: امام مہدی علیہ السلام میری عترت اور اولادِ فاطمہ سے ہوں گے۔“

اور اس سے پہلے وہ حدیث بھی لائے ہیں جس میں ارشاد ہے: ”قیامت میں سے خواہ ایک ہی دن کیوں نہ بچ جائے اللہ رب العزت میری اہل بیت میں سے ایک

(۱) سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۸۵

(۲) ابو داود، السنن، کتاب المہدی، ۳: ۱۰۶، رقم: ۸۲۸۴

شخص (مہدی) کو بھیجے گا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم سے بھری گئی تھی۔“

۳۔ عن أبي سعيد رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ يكون عند انقطاع من الزمان وظهور من الفتن رجل يقال له المهدي، يكون عطاؤه هنيئاً. (۱)

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں جب بہت سے فتنے ظاہر ہوں گے تو اُس وقت ایک آدمی ہوگا جس کو ”مہدی“ کہا جائے گا۔ اُن کی عطائیں (بڑی) خوش گوار ہوں گی۔“

۴۔ عن الزهري قال: إذا التقى السفينان والمهدي للقتال يومئذ يسمع صوت من السماء: ألا إن أولياء الله أصحاب فلان. يعني المهدي. وقالت أسماء بنت عميس: إن أماراة ذلك اليوم أن كفاء من السماء مدلاة ينظر إليها الناس. (۲)

”امام الزہری سے روایت ہے آپ نے فرمایا: جب سفینان (کا لشکر) اور امام مہدی علیہ السلام کا لشکر قتال کے لیے آمنے سامنے ہوں گے، تو اُس دن آسمان سے ایک آواز سنائی دے گی، خبردار! (آگاہ رہو) بیشک (امام) مہدی علیہ السلام کے احباب ہی اللہ کے ولی اور دوست ہیں۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اُس دن کی علامت یہ ہوگی کہ آسمان سے لٹکا ہوا ہاتھ نظر آئے گا جس کو (تمام) لوگ دیکھیں گے۔“

۵۔ عن علي رضی اللہ عنہ قال: قلت: يا رسول الله! أمنا آل محمد المهدي أم من غيرنا؟ فقال: لا، بل منّا، يختم الله به الدين كما ففتح بنا، وبنا

(۱) سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۳

(۲) سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۷۶

ينقذون من الفتنة كما أنقذوا من الشرك، وبنا يؤلف الله بين قلوبهم بعد عداوة الفتنة كما ألف بين قلوبهم بعد عداوة الشرك، وبنا يصبحون بعد عداوة الفتنة إخوانا كما أصبحوا بعد عداوة الشرك إخواناً في دينهم. (۱)

”حضرت علیؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: میں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا (امام) مہدی ہم آلِ محمد میں سے ہوں گے یا ہمارے علاوہ کسی اور سے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ وہ ہم میں سے ہوں گے۔ اللہ رب العزت ان پر (سلطنت) دین اسی طرح ختم فرمائے گا جیسے ہم سے آغاز فرمایا تھا۔ اور ہمارے ذریعے ہی لوگوں کو فتنہ سے بچایا جائیگا جس طرح انہیں شرک (اور کفر) سے نجات عطا فرمائی گئی ہے اور ہمارے ذریعے ہی اللہ ان کے دلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد (محبت اور) اُلفت پیدا فرمائیگا۔ جس طرح اللہ نے شرک کی عداوت کے بعد ان کے دلوں میں (ہمارے ذریعے) اُلفت پیدا فرمائی اور ہمارے ذریعے ہی فتنہ (فساد) کی عداوت کے بعد لوگ آپس میں بھائی بھائی ہو جائیں گے، جس طرح وہ شرک کی عداوت کے بعد اس دین میں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔“

۶۔ عن أرطاة قال: ثم يخرج رجل من أهل بيت النبي ﷺ مہدي حسن السيرة، يغزو مدينة قيصر، وهو آخر أمير من أمة

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۱: ۵۶، رقم: ۱۵۷

۲۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۰، رقم: ۱۰۸۹

۳۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۱، رقم: ۱۰۹۰

۴۔ ہیشمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۷۱

۵۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۱

محمد ﷺ ثم يخرج في زمانه الدجال وينزل في زمانه عيسى ابن مريم. (۱)

”حضرت اراطہ سے مروی ہے پھر اہل بیت نبی ﷺ سے حسن سیرت کے پیکر ایک شخص (امام) مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا جو قیصر روم کے شہر میں جنگ کریں گے اور وہ اُمتِ محمدی کے آخری امیر ہوں گے۔ پھر اُن کے زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا اور اُن کے زمانہ میں ہی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) نازل ہوں گے۔“

امام سیوطیؒ نے ’الحاوی للفتاویٰ‘ میں امام منتظر (امام مہدی علیہ السلام) کے ظہور کے وقت کے آثار و علامات درج کرنے کے بعد لکھا ہے:

هذه الآثار كلها لخصتها من كتاب ”الفتن“ لنعيم بن حماد، وهو أحد الأئمة الحفاظ، وأحد شيوخ البخاري. (۲)

”یہ تمام آثار و علامات ہیں جن کی تلخیص میں نے نعیم بن حماد کی کتاب ’الفتن‘ سے کی ہے اور وہ (نعیم بن حماد) ائمہ حفاظ میں سے ہیں اور (امام) بخاری کے شیوخ (اساتذہ) میں سے ایک ہیں۔“

۷۔ عن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: يكون في آخر أمتي خليفة يحثي المال حثيًا ولا يعده عدًا. (۳)

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱) ۱۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۴۰۲، ۴۰۸، رقم: ۱۲۱۴، ۱۲۳۴

۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۸۰

(۲) سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۸۰

(۳) سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۰، ۶۱

میری اُمت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال لبالب بھر بھر کے دے گا اور اُسے شمار نہیں کرے گا۔“

۸۔ عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: یكون فی أمتی خلیفة یحیی المال فی الناس حتی لا یعده عدا ثم قال: والذی نفسی بیده لیعودن. ^(۱)

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لبالب بھر بھر کے تقسیم کرے گا اور اُسے شمار نہیں کرے گا۔ قسم ہے اُس ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، بالتحقیق (غلبہ اسلام کا دور) ضرور لوٹے گا۔ (یعنی امر اسلام مضحل ہو جانے کے بعد اُن کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کر لے گا۔)“

۹۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو لم یبق من الدنیا إلا لیلة لطلو اللہ تلک لیلة حتی یملک رجل من أهل بیتی یواطئ، اسمه اسمی واسم أبیه اسم أبي، یملؤها قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً، ویقسم المال بالسّویة، ویجعل اللہ الغنی فی قلوب هذه الأمة، فیمکث سبعا أو تسعاً، ثم لا خیر فی عیش الحیاة بعد المہدی. ^(۲)

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۵۰۱، رقم: ۸۴۰۰

۲۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۶۲، رقم: ۱۰۵۵

۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۶

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۱۰: ۱۳۳، رقم: ۱۰۲۱۶

۲۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۱۰: ۱۳۵، رقم: ۱۰۲۲۴

۳۔ أبو عمرو الدانی، السنن الواردة فی الفتن، ۵: ۱۰۵۵، رقم: ۵۷۲

۴۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۴

”حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: اگر دنیا (کے زمانہ) میں صرف ایک رات ہی باقی رہ گئی تو بھی اللہ رب العزت اُس رات کو لمبا فرما دے گا یہاں تک کہ میری اہل بیت میں سے ایک شخص بادشاہ بنے گا جس کا نام میرے نام اور جس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا۔ وہ زمین کو انصاف اور عدل سے لبریز کر دیں گے جس طرح وہ ظلم و زیادتی سے بھری ہوئی تھی اور وہ مال کو برابر تقسیم کریں گے اور اللہ رب العزت اس اُمت کے دلوں میں غنا پیدا فرما دے گا۔ وہ سات یا نو سال رہیں گے۔ پھر (امام) مہدی کے (زمانے کے) بعد زندگی میں کوئی خیر (یعنی لطف زندگی باقی) نہیں (رہے گا)۔“

خلاصہ کلام

مذکورہ بالا احادیث و روایات کی روشنی میں ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ قربِ قیامت امام مہدی (علیہ السلام) کی ولادت و ظہور عین اسلامی عقیدہ ہے۔ حضور نبی اکرم (ﷺ) نے امام مہدی (علیہ السلام) کی آمد سے پہلے کے حالات و واقعات، ان کی ولادت، ظہور اور شخصی اوصاف کو واضح طور پر بیان فرما دیا ہے۔ امام مہدی (علیہ السلام) کی ولادت اُسی وقت ہوگی جب احادیث میں مذکور علامات کا ظہور ہوگا اور وہی شخص امام مہدی (علیہ السلام) ہوگا جو احادیث میں مذکور صفات کا حامل ہوگا۔ اس کے علاوہ کوئی آمدِ امام مہدی (علیہ السلام) کا ہزار بار اعلان کرتا پھرے یا امام مہدی ہونے کا لاکھ بار دعویٰ کرے سب جھوٹ اور دجل و فریب ہے۔ مذکورہ احادیث بایں طور حضور نبی اکرم (ﷺ) کی ختم نبوت کی دلیل ہیں کہ امام مہدی (علیہ السلام) کا ظہور قربِ قیامت ہوگا اور وہ حضور نبی اکرم (ﷺ) ہی کی امت میں سے ہوں گے۔ آپ (ﷺ) نے ان کے احوال تفصیلاً بیان فرمادے تاکہ ان کی پہچان میں کسی قسم کا مغالطہ نہ رہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی شخصیت کو ان احادیث کے آئینے میں دیکھا جائے تو

وہ کسی لحاظ سے بھی امام مہدی علیہ السلام کے معیار پر پورا نہیں اُترتے، سو دیگر دعاوی کی طرح ان کا دعویٰ مہدیت بھی مبنی بر کذب و افترا اور جہالت و گمراہی ہے۔

مآخذ و مراجع

- ۱- القرآن الحکیم۔ المنزل من اللہ ﷻ
- ۲- احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/ ۷۸۰-۸۵۵ء)۔ المسند۔ مصر: مؤسسة قرطبة
- ۳- بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/ ۸۱۰-۸۷۰ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔
- ۴- بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰-۲۹۲ھ/ ۸۲۵-۹۰۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔
- ۵- بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ (۳۸۳-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔
- ۶- ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ (۲۱۰-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ الجامع الصحيح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث۔ دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔
- ۷- حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔
- ۸- حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز
- ۹- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔
- ۱۰- ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۶۳ھ)

- ۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۳۹ء)۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔
- ۱۱۔ ابو داؤد، سلیمان بن أشعث سمیعانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/۸۱۷-۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔
- ۱۲۔ دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ الہمدانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ مسند الفودوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔
- ۱۳۔ رازی، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی التیمی الشافعی (۴۳۳-۶۰۶ھ/۱۱۴۹-۱۲۱۰ء)۔ التفسیر الکبیر۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔
- ۱۴۔ ابن راشد، معمر ازدی (۱۵۱ھ)۔ الجامع۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔
- ۱۵۔ ابن راہویہ، ابو یعقوب إسحاق (۱۶۱-۲۳۷ھ/۷۷۸-۸۵۱ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔
- ۱۶۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء) + محلی، جلال الدین محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن احمد بن ہاشم (۷۹۱-۸۶۲ھ/۱۳۸۹-۱۴۵۹ء)۔ تفسیر الجلالین۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔ قاہرہ، مصر: دار الحدیث
- ۱۷۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۳ء۔ دار المعرفۃ
- ۱۸۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ الحاوی للفتاویٰ۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔
- ۱۹۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۶-۸۴۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ۱۴۰۹ھ۔

- ٢٠- طبرانی، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ع)-
مسند الشاميين- بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٩٨٣هـ/١٤٠٥ع-
- ٢١- طبرانی، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ع)-
المعجم الأوسط- رياض، سعودى عرب: مكتبة المعارف، ١٩٨٥هـ/١٤٠٥ع-
قاهرة، مصر، دار الحرمين-
- ٢٢- طبرانی، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ع)-
المعجم الصغير- بيروت، لبنان: دار المکتب الإسلامی، ١٩٨٥هـ/١٤٠٥ع-
- ٢٣- طبرانی، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ع)-
المعجم الكبير- موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديث-
- ٢٤- طبرانی، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ع)-
المعجم الكبير- القاهرة، مصر: مكتبة ابن تيمية-
- ٢٥- طبرى، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (٢٢٣-٣١٠هـ/٨٣٩-٩٢٣ع)- جامع البيان
في تفسير القرآن- بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٩٨٠هـ-١٤٠٠ع- دار الفكر،
١٤٠٥هـ-
- ٢٦- ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (٣٦٨-٤٦٣هـ/٩٤٩-١٠٤١ع)-
التمهيد- مغرب (مراكش): وزات عموم الاوقاف والشؤون الاسلاميه، ١٣٨٤هـ-
- ٢٧- عبد الرزاق، ابو بكر بن همام بن نافع صنعاني (١٢٦-٢١١هـ/٤٢٢-٨٢٦ع)-
المصنف- بيروت، لبنان: المکتب الإسلامی، ١٤٠٣هـ-
- ٢٨- ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين دمشقي (٢٩٩-
٥٤١هـ/١١٠٥-١١٤٦ع)- تاريخ مدينة دمشق (المعروف ب: تاريخ ابن
عساکر)- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٩٩٥ع-
- ٢٩- ابو عمرو الداني، أبو عمرو عثمان بن سعيد بن عثمان بن سعيد بن عمر الاموي الداني المقرئ

- (۳۷۱-۴۴۴ھ)۔ السنن الواردة في الفتن۔ الرياض: دارالعاصمہ، ۱۴۱۶ھ۔
- ۳۰۔ ابو عوانہ، یعقوب بن بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/۸۴۵-۹۲۸ء)۔
المسند۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۹۹۸ء۔
- ۳۱۔ قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ (۲۸۳-۳۸۰ھ/۸۹۷-۹۹۰ء)۔
الجامع لأحكام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔
- ۳۲۔ ابن کثیر، ابو القداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱-۷۷۷ھ/۱۳۰۱-۱۳۷۷ء)۔ تفسیر
القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔ لاہور، پاکستان:
المجدا کیڈمی ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲
- ۳۳۔ کنانی، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲-۸۴۰ھ)۔ مصباح الزجاجة في
زوائد ابن ماجه۔ بیروت، لبنان: دار العربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔
- ۳۴۔ ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/۸۲۴-۸۸۷ء)۔ السنن۔
بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔
- ۳۵۔ مجدد الف ثانی، شیخ احمد سرہندی (م: ۱۱۳۴ھ)۔ مکتوبات۔ لاہور، پاکستان:
نور کینی
- ۳۶۔ مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶-۲۶۱ھ/۸۷۵-۸۷۵ء)۔
الصحيح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔
- ۳۷۔ مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/۱۵۴۵-۱۶۲۱ء)۔
فیض القدير شرح الجامع الصغير۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔
- ۳۸۔ مہدی، الفقہ ایمانی، الامام المہدی عند اهل السنة، اصحان، ایران: مکتبۃ
الامام امیر المؤمنین العامۃ۔
- ۳۹۔ ابن مندہ، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰-۳۹۵ھ/۹۲۲-۱۰۰۵ء)۔
الإيمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

- ۴۰۔ نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء۔
- ۴۱۔ نعیم بن حماد (م ۲۸۸ھ)۔ الفتن۔ قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔
- ۴۲۔ ہاشمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔
- ۴۳۔ ہاشمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمان إلى زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۴۴۔ ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔
- ۴۵۔ غلام احمد قادیانی، مرزا۔ رسالہ تحفہ بغداد۔ سیالکوٹ: پنجاب پریس، ۱۳۱۱ھ۔
- ۴۶۔ غلام احمد قادیانی، مرزا۔ شہادۃ القرآن۔ سیالکوٹ: پنجاب پریس، ۱۸۹۳ء۔
- ۴۷۔ غلام احمد قادیانی، مرزا، براہین احمدیہ۔ امرتسر: ۱۸۸۰ء۔ لاہور، پاکستان: احمدیہ انجمن، ۱۹۷۰ء۔
- ۴۸۔ غلام احمد قادیانی، روحانی خزائن، ربوہ۔

- ✽ حیاتِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے؟
 - ✽ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفعِ آسمانی محض روحانی تھا؟
 - ✽ نزولِ مسیح علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی ختمِ نبوت کے منافی نہیں؟
 - ✽ مرزا غلام احمد قادیانی نے ممتِ مسیح کا عقیدہ کیوں وضع کیا؟
 - ✽ ولادتِ امام مہدی علیہ السلام کا علم کن علامات سے ہوگا؟
 - ✽ کیا ظہورِ امام مہدی علیہ السلام اُمت کا متفق علیہ عقیدہ ہے؟
 - ✽ امام مہدی علیہ السلام کا دور کیسا ہوگا؟
 - ✽ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مسیحیت و مہدیت کی حقیقت کیا ہے؟
- یہ اور ان جیسے بہت سے اہم سوالات کے جوابات اور دیگر اہم حقائق اس کتاب میں بیان کیے گئے ہیں۔



منہاج القرآن پبلیکیشنز

365-M, Model Town, Lahore- Pakistan
 Tel: (+92-42) 5168514, 111-140-140, Fax: 5168184
 Yousaf Market, Ghazni Street, 38 Urdu Bazar, Lahore. Ph: 7237695
 www.minhaj.org, e-mail: sales@minhaj.org



* 8 8 - 0 0 0 7 - 1 *